مجرم

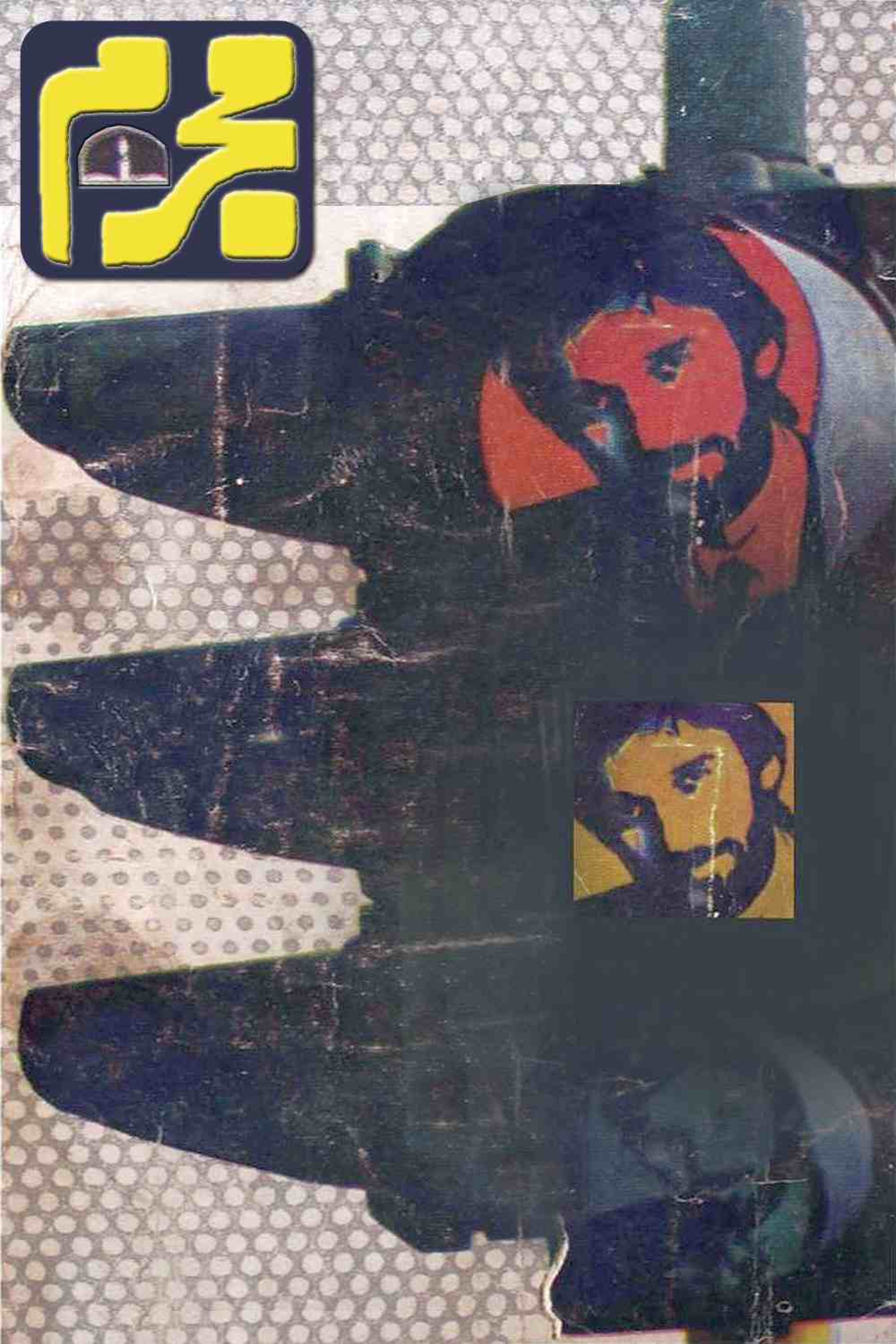

www.taemeernews.com

جون ۱۹۸۵

مجرم

نگراں : یوسف دہلوی مدیر : الیاس دہلوی

مدیراعزازی : یونس دہلوی - ادریس دہلوی

مجرم میں شائع ہونے والے تمام ادبی مواد میں نام واقعات اور ادارے قطعی فرضی ہوتے ہیں اور حقیقی افراد، مقامات، واقعات یا اداروں سے ان کی کوئی مطابقت محض اتفاقیہ ہے جس کے لئے ایڈیٹر پبلشر یا مصنف پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی مجرم میں شائع ہونے والے مضامین اور تصاویر کے جملہ حقوق طبع ونقل بحق پبلشر محفوظ ہیں کسی طرح بھی اس کے کسی حصہ کی اشاعت یا کسی بھی استعمال سے پہلے تحریری اجازت لینی ضروری ہے۔

طابع وناشر: محمد یونس دہلوی

مطبوعہ شمع پریس، جی بی روڈ فرینڈس کالونی، دہلی ۳۲

ٹائیٹل : رین بو پرنٹر. بلیماران، دہلی

مالکان : شمع میگزین

مقام اشاعت : آصف علی روڈ نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

تار کا پتہ : شمع، نئی دہلی

ٹیلی فون : ۲۰۰۰۶۶-۲۷۲۰۰۶۷-۲۷۲۰۰۸-۲۷۲۰۰۸ تین لائنیں

ٹیلکس

3:6: . . .

اشاعت کا بیسواں سال - ۲۳۷واں شمارہ

ناول میت کے کھلونے	قانون والا

عام شمارہ چھ روپے • سالانہ قیمت : چھہتّر روپے

www.taemeernews.com

ناول

موت کے کھلونے

قانون والا

www.taemeernews.com

ناول

موت کے کھلونے

قانون والا

۱

ناشتہ کی ٹیبل پر اخبار پڑھتے پڑھتے جاوید نے سر اٹھاتے ہوئے کہا "ایک دلچسپ خبر سنئے - آزونا کی کھلونے بنانے والی ایک فرم نے اعلان کیا ہے کہ نئے زمانے کے بچوں کے لئے " لائف لائک" کھلونے بنائے گی - میری سمجھ میں نہیں آیا یہ " لائف لائک" کیا چیز ہوگی؟"

سیما نے آملیٹ کا ٹکڑا موہنہ میں رکھتے ہوئے کہا "کبھی انگریزی پڑھی ہے؟"

"پتہ نہیں" جاوید نے موہنہ بسورتے ہوئے کہا "ویسے یونیورسٹی والوں نے ایک ڈگری مجھے دی تھی جس پر ایم - ایس - سی لکھا تھا - میں تو ایم ایس سی کا مطلب بھی نہیں جانتا"

"تو سنو. لائف معنی زندگی اور لائک معنی جیسے - یعنی زندگی جیسے"

"ویری گڈ" جاوید نے باچھیں پھیلا کر کہا - "اس کا مطلب ہے ان کھلونوں میں انسانوں یا جانوروں جیسی زندگی ہوگی"

زاہد نے اپنے کپ میں کافی انڈیلتے ہوئے کہا "مجھے ایک لطیفہ یاد آرہا ہے"

"آپ بھی سنا ڈالئے" جاوید بولا " لیکن ہنسنے کی شرط بالکل نہیں، کیونکہ تین دن سے میرے نچلے ہونٹ میں تکلیف ہے، میں ہنس نہیں سکتا"

زاہد نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا "ایک شخص اپنی پالتو بلی کا ایک فوٹو لے کر فوٹو گرافر کی دوکان پر گیا اور بولا اس کو لائف سائز میں بڑا بنا دیجئے"

www.taemeernews.com

"آپ کا مطلب ہے ٹی جتنی بڑی ہوتی ہے اتنا ہی بڑا فوٹو" جاوید بولا۔
"ارے تمہیں تو انگریزی آتی ہے" زاہد نے حیرت کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا "بہرحال نہیں بھی آتی تو اتفاق سے تم نے "لائف سائز" کا صحیح مطلب سمجھ لیا۔"

"آپ لطیفہ کِل" کررہے ہیں۔ میرا مطلب ہے لطیفہ کو قتل کررہے ہیں"

فوٹو گرافر نے اس فوٹو کو انلارج کر کے لائف سائز بنا دیا۔ زاہد نے لطیفہ جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کچھ دن بعد وہی گاہک فوٹو گرافر کے پاس اپنے کتے کا فوٹو لایا اور بولا۔ اس کو لائف سائز میں انلارج کر دیجئے" فوٹو گرافر نے کتے کی تصویر بھی کتے کے اصل سائز کے مطابق بڑی بنا دی۔

اس کے بعد تیسری بار وہی گاہک قطب مینار کا فوٹو لے کر فوٹو گرافر کے پاس گیا اور بولا" اس کو لائف سائز بنا دیجئے" بے چارہ فوٹو گرافر یہ سنتے ہی بے ہوش ہوگیا۔

جاوید نے ناک سکیڑتے ہوئے کہا" آپ ترش کر دیجئے کہ ہم لوگ اس لطیفہ پر ہنس لئے، کم از کم لطیفے کی یہ بات میری سمجھ میں ضرور آگئی کہ فوٹو گرافر قطب مینار کے سائز کی تصویر نہیں بنا سکتا تھا اس لئے بے ہوش ہوگیا۔ لیکن بات "لائف لائک" کھلونوں سے چلی تھی۔

"ہوسکتا ہے اخبار میں غلط لفظ چھپ گیا ہو" زاہد بولا" یہاں بھی لائف سائز کھلونے بنانے کی ہی بات ہو"

"تو اس کا مطلب ہے وہ فرم اگر ہاتھی کا کھلونا بنائے گی تو ہاتھی کے سائز کا ہی بنائے گی — تم نے خبر تو پوری پڑھ لی ہے" سیما نے سوال کیا۔

"تم نے پڑھنے ہی کب دی ہے" بہرحال میں باقی خبر آرام سے پڑھتا ہوں"

.... فرم کے مالکوں نے اخباروں کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ یہ سائنس کا زمانہ ہے۔ بچے کھلونوں سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں اس لئے ہم لائف لائک کھلونے بنانے کی ابتدا کر رہے ہیں۔ یعنی ہماری فرم بچوں کے لئے جو موٹر کاریں بنائے گی ان میں اصل کاروں کی طرح "منی انجن" یعنی ننھے ننھے انجن رکھے جائیں گے جو بڑی کاروں کی طرح ہی پٹرول سے چلیں گے۔ اس طرح بچے بچپن سے ہی کار کے انجن اور اس کے فنکشن کے بارے میں جان سکیں گے"

اسی طرح ہم ٹینک، ریوالور، مشین گنیں وغیرہ کھلونوں کی شکل میں بنائیں گے فرق صرف یہ ہوگا کہ ان کھلونا نما ٹینک کی توپوں، ریوالوروں اور مشین گنوں سے گولے، گولیاں ربڑ کی بنی نکلیں گی۔ کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔ لیکن ان کھلونا ہتھیاروں کے استعمال سے بچے بچپن سے ہی ماڈرن ہتھیاروں کے میکنزم سے واقف ہوجائیں گے۔ بڑے ہوکر جب

www.taemeernews.com

ان میں سے کچھ فوج میں بھرتی ہوں گے تو معمولی سی ٹریننگ کے بعد ہی وہ تجربہ کار سپاہیوں کی طرح کام کر سکیں گے"۔

خبر پڑھ کر جاوید نے اخبار رکھتے ہوئے کہا "میرا خیال ہے خبر دلچسپ ہے، لیکن میں حیران ہوں وہ کھلونے خریدے گا کون۔؟"

"امیر لوگوں کے بچے" سیما بولی "میں سمجھتی ہوں یہ نہایت احمقانہ خیال ہے کہ کھلونوں میں اصل مشینوں جیسی مشینیں لگائی جائیں"۔

زاہد نے سوچتے ہوئے کہا "آئیڈیا برا نہیں اگر وہ فرم ہتھیار کھلونے بنانے کی بجائے دوسری قسم کی مشینوں کے کھلونے بنائے یعنی جیسے پریس مشین کا کھلونا، موٹروں کے پرزے بنانے والی مشینوں کے کھلونے۔ کپڑا بننے کی مشینوں کے کھلونے اور یہ کھلونے بجلی یا پٹرول سے چلنے کے بجائے ہاتھ سے چلائے جائیں"۔

"پھر بھی ان کی قیمت اتنی ہوگی کہ عام بچے وہ کھلونے نہیں خرید سکیں گے"۔

"یہ تو ہے لیکن اسکولوں اور ٹیکنیکل اداروں میں یہ کھلونے بہت کام آسکیں گے" اسی وقت اندر کمرے میں فون کی گھنٹی بجی۔ زاہد نے جاوید سے کہا۔

"جاوید ذرا دیکھنا کس کا فون ہے"۔

"ہوگا کس کا" جاوید اٹھتے ہوئے بولا "زرینہ کا ہوگا"۔

"زرینہ کون"۔

"ایک لڑکی نما چیز ہے۔ خوب صورت ہونے سے بال بال بچ گئی ہے۔ کیوں کہ اس کے اچھے خاصے زنانے چہرے پر مونچھیں صاف نظر آتی ہیں۔ مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے"۔

"اگر اس کے مونچھیں ہیں تو ضرور شادی کر لو" سیما ہنس کر بولی "وہ تمہارے ساتھ جایا کرے گی تو دوسری عورتیں تمہارا باڈی گارڈ سمجھ کر تم سے دور رہیں گی"۔

جاوید سیما کو گھور کر بڑبڑاتا ہوا فون سننے چلا گیا۔ دو منٹ بعد ہی واپس آکر بولا "فون زرینہ سے زیادہ خطرناک شخص کا تھا"۔

"کس کا تھا"۔

"جنرل کیدا آپ کو یاد فرما رہے ہیں"۔

"شاید بڑے میاں اپنی شادی کے بارے میں میرا مشورہ چاہتے ہیں" زاہد نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اپنی شادی کے بارے میں" جاوید حیرت سے بولا۔

www.taemeernews.com

"ہاں — ان کی سکریٹری دو ماہ کی چھٹی گئی ہے اس کی جگہ ان ہی کی ہم عمر ایک لیڈی آگئی ہے جو جنرل کے کمرے میں داخل ہوتی ہے تو ان کو بالکل اس طرح گھورتی ہے جیسے ان سے شادی کرنا چاہتی ہو۔"

"تو آپ گرانڈ اولڈ ڈیڈی کو مشورہ دیجئے کہ وہ فوراً شادی کرلیں۔ کیوں کہ ہمیں اپنی گرانڈ اولڈ مدر سے ملنے کا بہت شوق ہے۔"

"کب بلایا ہے انہوں نے۔"

"وہ تو کہہ رہے تھے کہ میں آپ کو فون کے ذریعے ہی ٹرانسمٹ کردوں مگر میں نے کہا آپ ناشتہ کر رہے ہیں۔"

سیما بولی "رات ہی آپ کہہ رہے تھے کہ آپ کی زندگی کا یہ اٹھارہ دن کا عرصہ آپ کی چھٹی کا سب سے لمبا عرصہ ہے اور آپ کے اعضا کو زنگ لگنے لگا ہے۔ جنرل کیو آپ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے انہوں نے آپ کے اعضا کا زنگ دور کرنے کے لئے کوئی کیس کسی کونے کھدرے سے نکال لیا ہو۔"

"مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔"

"خدا کے لئے ابھی ہندوستان سے باہر جانے کا کوئی پروگرام مت بنائیے جاوید بولا

"کیوں۔"

"اس لئے کہ میں نے گولڈا کے لئے ایک کتیا" میرا مطلب ہے خاتون ڈاگ دیکھ لی ہے۔ بڑے اچھے خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ گولڈا بہت شرمیلا ہے مگر اس نے بھی جھجک کر شادی کے لئے ہاں کردی ہے۔"

"تم نے اپنے ہونے والے سمدھی اور سمدھن کی نسل کے بارے میں چھان بین کرلی۔"

"جی ہاں — باپ خالص السیشین تھا اور ماں انڈین روڈ بریکر — یعنی سڑکوں پر گھومنے والی۔"

"اس السیشن نے تمہاری چھان بین نہیں کی۔" سیما بولی۔

جاوید غرّا کر بولا "تمہاری زبان تو گولڈن کی منگیتر سے بھی دو ہاتھ زیادہ لمبی ہے" زاہد سمجھ گیا کہ اب دونوں میں زبان درازی کا مقابلہ شروع ہو جائے گا۔ اس لئے وہ جلدی اپنے کمرے میں چلا گیا۔

www.taemeernews.com

۲

جنرل کیو نے حسبِ عادت اپنے سائز کے سگار کا کش لیا اور بادلوں کا دھواں چھوڑتے ہوئے زاہد سے بولے

"آج کا اخبار دیکھا ہے؟"

"جی ہاں" زاہد نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس میں کوئی خاص خبر دیکھی؟"

"اگر آپ کا مطلب "لائف لائک" کھلونے بنانے والی خبر سے ہے تو وہ خبر میں نے خود نہیں پڑھی۔ جاوید نے پڑھ کر سنائی تھی؟"

"میں اسی خبر کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔"

اس بار زاہد حیرت سے بولا "کیا اس خبر کی کوئی اہمیت ہے سر؟"

"ابھی مجھے بھی پتہ نہیں۔ تم آزونا میں ہمارے ایجنٹ کاک سے مل چکے ہو نا؟"

"شاؤلی کاک" زاہد بولا "جی ہاں۔ اچھا آدمی ہے۔ ذہین بھی ہے۔"

"کل اس کی لاش دریا سے ملی ہے۔"

"اوہ" زاہد کے منہ سے نکلا۔ "اس کا مطلب ہے اس کا راز کھل چکا تھا؟"

"پتہ نہیں۔ ایک مہینہ پہلے اس نے ایک رپورٹ بھیجی تھی اسی کھلونے بنانے والی فرم کے بارے میں"

"کھلونے بنانے والی فرم کے بارے میں؟" زاہد حیرت سے بولا۔

www.taemeernews.com

"ہاں ۔ اس نے کوڈ پیغام سے اطلاع دی تھی کہ کچھ گڑبڑ نظر آتی ہے ۔ کیوں کہ فرم کے چار حصہ داروں میں سے ایک ہانگ کانگ کی مافیا کا باس بھی ہے ۔ میں اس بارے میں سوچتا رہا ہوں ۔ اصلی مشینری اور ہتھیاروں کے "منی ایچر" کھلونے بنانے پر کروڑوں روپے لاگت آئے گی ۔ ان کی مارکیٹ کہاں ہوگی ۔ اتنے قیمتی کھلونے وہ کن خریداروں کو بیچیں گے ۔ میں سمجھ رہا تھا ضرور اخبار والوں کو اس بارے میں کوئی مغالطہ ہوا ہے ۔ لیکن کل جب مجھے کاک کی لاش ملنے کی خبر ملی تو مجھے احساس ہوا کہ کچھ گڑبڑ ضرور ہے ۔"

"اس فرم کے بارے میں آپ کو پہلی بار کاک سے ہی پتہ چلا تھا ؟"

"ہاں ۔ کاک نے اپنی رپورٹ کے ساتھ وہاں کے ایک میگزین کی کٹنگ بھی بھیجی تھی جس میں اس فرم کے منیجنگ ڈائرکٹر کا انٹرویو چھپا تھا ۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ منیجنگ ڈائرکٹر آزونا کی حکومت میں سوشل ویلفیر منسٹر بھی ہے ۔ مجھے حیرت ہوئی کہ ہانگ کانگ کی مافیا کا باس اور آزونا کا منسٹر ایک فرم میں حصہ دار کیسے بن گئے ۔ یہ بات بڑی عجیب سی لگتی ہے لیکن چونکہ اس فرم کا ہم سے یا ہمارے ملک سے کوئی تعلق نہیں تھا اس لئے میں نے اس رپورٹ پر زیادہ توجہ نہیں دی تھی ۔"

"کیا کاک نے اپنی رپورٹ میں کچھ اشارہ کیا تھا کہ اسے کسی گڑبڑ کی توقع ہے ۔"

"بس یہ لکھا تھا کہ فرم شاید کسی بہت بڑے پلان کے کور اپ کے لئے کھولی جا رہی ہے مجھے توقع ہے کہ میں جلد ہی اس بارے میں حیرت انگیز انکشاف کرنے والا ہوں ۔"

زاہد نے کچھ سوچتے ہوئے کہا " سوال یہ ہے کہ وہ کس پلان کا کور اپ ہو سکتا ہے جو اس نے آپ کو رپورٹ بھیجنا ضروری سمجھا ۔"

"سوری کرنل میری سمجھ میں خود کچھ نہیں آ رہا ہے ۔ لیکن چونکہ کاک کی لاش اس نامکمل رپورٹ کے بعد ملی ہے اس لئے ہم یہ سوچ سکتے ہیں کہ ہو سکتا ہے اسے فرم کے اس خفیہ پلان کا پتہ چل گیا ہو اور فرم کے ہونے والے مالکوں کو یہ پتہ چل گیا ہو کہ کاک ان کا پلان جان چکا ہے چنانچہ انہوں نے کاک کو قتل کر دیا ۔"

"کاک کے قتل کی اطلاع ملتے ہی میں نے آزونا میں اپنے دوسرے ایجنٹوں سے رابطہ قائم کیا اور ان سے کہا کہ وہ اس فرم اور فرم کے مالکوں کے بارے میں چھان بین کر کے تفصیلی رپورٹ بھیجیں ۔ آج ابھی پہلی رپورٹ آئی ہے ۔"

"اس رپورٹ میں کیا لکھا ہے ۔"

"رپورٹ کے مطابق تین چار سال پہلے کھلونے بنانے والی اس فرم کے لئے کئی سو ایکڑ زمین شہری آبادی سے کافی دور خریدی گئی تھی جس پر اب ایک بستی بسائی جا چکی ہے ۔ جس میں فیکٹری

www.taemeernews.com

میں کام کرنے والے لوگ رہتے ہیں۔ بہت سی پرزے بنانے والی مشینیں لگ چکی ہیں۔ بہت سی مشینیں دنیا کے مختلف حصوں سے آرہی ہیں اور لگائی جارہی ہیں اور کھلونے بنانے کا کام ہونے لگا ہے۔"

"کمپنی تقریباً ایک کھرب کے سرمائے سے شروع کی گئی ہے فی الحال اس کے چار پارٹنر ہیں وہ بین الاقوامی سطح پر کام کرنا چاہتے ہیں۔"

"وہ چار پارٹنر کون کون ہیں" زاہد نے سوال کیا۔

"ایک تو وہی آزونا کا سوشل ویلفیئر منسٹر ہے۔ مسٹر جیفری اس کا نام ہے۔ دوسرا ہانگ کانگ کی مافیا کا باس ہے۔ جو انڈرورلڈ یعنی دنیا کے جرائم پیشہ حلقوں میں مسٹر شنکر کے نام سے مشہور ہے۔"

"کیا ہندوستانی ہے" زاہد نے حیرت سے پوچھا۔

تم نے نام غلط سُنا۔ نام شینکر نہیں شیکر ہے۔ انگریزی کا لفظ شیکر جس کا مطلب ہے ہلانے والا۔ کیوں کہ وہ ناجائز اشیاء کی مارکیٹ میں جب چاہے زلزلہ لا سکتا ہے اس لئے لوگ اس کو مسٹر شیکر کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ویسے اس کا اصل نام، می کائی شیک ہے ماں چینی تھی، باپ انگریز، اس لئے دوغلی نسل کا ہے۔"

"باقی دو کون ہیں" زاہد نے سوال کیا۔

تیسرا شخص ایک یہودی کھرب پتی مسٹر سیموئیل ہے۔ امریکہ میں اس کی ہتھیار بنانے کی کئی فیکٹریاں ہیں، کہا جاتا ہے کہ اسرائیل کی پارلیمنٹ کی آدھے ممبر اس کے سرمائے سے جیت کر آتے ہیں۔

اور تمہیں سن کر حیرت ہوگی چوتھا پارٹنر فزکس کا ایک سائنس داں ہے جو پروفیسر لاری کے نام سے مشہور ہے۔

"ویری گڈ" زاہد بولا۔ "بڑا عجیب کمبی نیشن ہے یعنی چاروں شخص اپنی اپنی جگہ اہم ہیں۔ حیرت ہے کہ جب ان سب لوگوں کے اپنے کاروبار ہیں تو کھلونوں کی اس فرم میں حصہ دار بننے کی کیا ضرورت ہے۔"

"بظاہر تو یہ ایک بزنس ایڈونچر ہے۔ سرمایہ دار لوگ سنکی تو ہوتے ہی ہیں اس لئے ہمیں ان پر کسی طرح کا شک کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن کاک کی رپورٹ اور موت نے میرے دل میں شبہ ڈال دیا ہے۔"

زاہد بولا "لیکن یہ بھی تو ممکن ہے کاک کی موت کا اس فرم سے کوئی تعلق نہ ہو۔"

www.taemeernews.com

"ہاں" جنرل نے سر ہلاتے ہوئے کہا "یہ بھی ممکن ہے پھر چیک کر لینے میں کیا حرج ہے ویسے بھی آج کل تم فرصت میں ہو۔ کیا آپ کے ذہن میں کوئی آئیڈیا ہے؟"

"نہیں" جنرل نے جواب دیا۔ "لیکن کاک کی رپورٹ کے وہ الفاظ کھٹک رہے ہیں کہ کھلونوں کی فرم ایک بڑے پلان کا کور اپ ہے۔ میں رات پھر اس بارے میں سوچتا رہا ہوں۔ تم نے ٹھیک ہی کہا تھا۔ فرم کے مالکوں کا بڑا عجیب کمبی نیشن ہے۔ ایک سیاست دان ایک جرائم پیشہ دنیا کا بے تاج بادشاہ، ایک کھرب پتی جس کی ہتھیار بنانے کی فیکٹریاں ہیں اور ایک سائنس دان ذرا اپنے ذہن کے کسی خالی خانے میں ان چاروں کو رکھ کر ملاؤ اور دیکھو مرکب کیا بنتا ہے۔"

"میں سمجھ گیا" زاہد بولا "مرکب کوئی انٹرنیشنل سازش ہو سکتی ہے۔"

"بالکل ٹھیک۔ میں بھی اسی نتیجے پر پہنچا ہوں۔ تو آپ چاہتے ہیں میں آزونا چلا جاؤں"

"ہاں"

"سوری سر، میں سمجھا نہیں، جب آپ نے وہاں کے اپنے ایجنٹوں کو اس بارے میں چھان بین کرنے کے لئے لگا دیا ہے تو ....."

جنرل نے بات کاٹ کر کہا "میں تمہیں ایک اہم شخصیت بنا کر بھیجنا چاہتا ہوں۔"

"کس طرح کی اہم شخصیت"

"میں چاہتا ہوں کہ تم ہندوستان کے کروڑپتی بیوپاری کی حیثیت سے آزونا جاؤ، اس فرم کے مالکوں سے براہِ راست ملو ۔۔۔ کس لئے"

سارے ہندوستان کے لئے ان کے کھلونوں کی سول ایجنسی لینے کے لئے ظاہر ہے اپنے کھلونے بیچنے کے لئے ان کو دنیا کے ہر ملک میں ایجنٹوں کی ضرورت ہوگی۔ تم اپنے ملک کے لئے سول ایجنسی لے سکتے ہو، اس طرح تم فرم کے ان مالکوں سے دوستانہ انداز میں مل سکو گے۔ ان کی فیکٹری بھی دیکھ سکو گے اور اندازہ لگا سکو گے کہ کیا واقعی وہ کھلونے بنانا چاہتے ہیں یا اس آڑ میں کوئی انٹرنیشنل سازش کر رہے ہیں۔"

زاہد چند لمحے سوچتا رہا، پھر بولا "تجویز بری نہیں۔ آپ مجھے کب تک بھیجنا چاہتے ہیں"

"تمہارے لئے شناختی کاغذات تیار کرانے ہوں گے اس لئے ایک ہفتہ ضرور لگ جائے گا۔"

"اوکے سر۔ میں جانے کی تیاری ابھی سے شروع کر دیتا ہوں"

یہ کہہ کر زاہد واپس آ گیا۔

www.taemeernews.com

۳

جنرل کیو سے گفتگو کے ٹھیک دس دن بعد زاہد اور جاوید آزونا جانے والے جہاز میں سوار تھے۔ زاہد کے پاس مسٹر بھاسکر کے نام کا پاسپورٹ تھا۔ مسٹر بھاسکر واقعی بمبئی کا ایک ارب پتی کاروباری تھا۔ دو ہفتے ہوئے اس کے دل کا آپریشن ہوا تھا۔ اس کے بعد وہ آرام کرنے کے لئے سوئٹزرلینڈ چلا گیا تھا۔ زاہد اسی کی جگہ جا رہا تھا۔ محکمہ انٹیلی جنس کے دو آدمی سوئٹزرلینڈ پہنچ چکے تھے تاکہ جب تک زاہد واپس نہ آجائے اصل بھاسکر سوئٹزرلینڈ نہ چھوڑے۔

یہ احتیاط اس لئے برتی گئی تھی کہ اگر کھلونے بنانے والی فرم کے مالکان اس کے بارے میں چھان بین کریں تو ان کو پتہ چل جائے کہ واقعی وہ سیٹھ بھاسکر ہے۔

جاوید سیٹھ بھاسکر کے سکریٹری کی حیثیت سے ساتھ جا رہا تھا

زاہد کے اٹیچی کیس میں مسٹر پرویز کے نام کا ایک پاسپورٹ اور بھی تھا اس پر بھی زاہد کا ہی فوٹو تھا۔ دوسرے پاسپورٹ کا مقصد یہ تھا کہ اگر کسی وجہ سے سیٹھ بھاسکر کی شخصیت کو ختم کرنا پڑے تو زاہد فوراً دوسری شناخت کے ساتھ کام شروع کرسکے۔

سیٹھ بھاسکر کے روپ میں زاہد نے ہونٹوں کے کناروں تک قلمیں بڑھا رکھی تھیں ایک خاص کیمیکل لگا کر رنگ کالا کر لیا تھا۔ آنکھوں پر عینک لگا لی تھی اور بالوں کی دو تین لٹیں سفید کرلی تھیں۔

www.taemeernews.com

جاوید مسٹر جاوید کے نام سے ہی سفر کر رہا تھا۔ دونوں جہاز کے فرسٹ کلاس والے کیبن میں سفر کر رہے تھے۔ جاوید زاہد کے پیچھے بیٹھا تھا۔

جہاز فضا میں آگیا تو ایک ہوسٹس فرسٹ کلاس کے مسافروں سے پوچھنے آئی کہ وہ کیا پینا پسند کریں گے۔ وہسکی، وائن۔ کولڈ اور کافی۔

ہوسٹس خوب صورت تھی وہ زاہد کے قریب آئی تو اس نے پوچھا۔

"آپ کیا پئیں گے مسٹر بھاسکر"

زاہد نے چونک کر ہوسٹس کی طرف دیکھا اور پائپ ہونٹوں سے نکال کر بولا۔

"تم کو ہمارا نام کیسے معلوم ہوا"

"آپ کا نام مسافروں کی لسٹ میں ہے سر اور سیٹ نمبر بھی" ہوسٹس نے مسکرا کر کہا۔ اگر میں غلطی نہیں کرتی تو آپ ساؤتھ کے کاٹن کنگ مسٹر بھاسکر ہیں"

زاہد نے ہوسٹس کی جانب بھاسکر کی نظروں سے دیکھا اور انگریزی میں بولا۔

"مجھے خوب صورت لڑکیاں اچھی لگتی ہیں۔ لیکن زیادہ عقل مند اور مجسس لڑکیاں بالکل پسند نہیں چاہے وہ خوب صورت ہی کیوں نہ ہوں"

"میں تو صرف یہ پوچھ رہی تھی سر کہ آپ کیا پئیں گے"

زاہد نے انگوٹھے سے پیچھے کی جانب اشارہ کر کے کہا" ہمارے سکریٹری سے پوچھو"

فرسٹ کلاس کیبن میں کل چھ مسافر تھے جن میں سے چار اگلی سیٹوں پر بیٹھے تھے۔ زاہد کے پیچھے صرف جاوید تھا۔ ہوسٹس اس کے پاس گئی اور بولی۔

"آپ مسٹر بھاسکر کے سکریٹری ہیں"

"یس مادام" جاوید بولا۔

"مسٹر بھاسکر اس وقت کیا پیتے ہیں"

"صرف پائپ"

"آپ کا مطلب ہے وہ کولڈ ڈرنک یا کافی وغیرہ نہیں لیں گے"

جاوید نے اس کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے کہا" مسٹر بھاسکر وہسکی صرف اس وقت پیتے ہیں جب پلانے والی ٹاپ لیس ڈریس میں ان کے سامنے بیٹھی ہو۔ کولڈ ڈرنک پی کر ان کو نزلہ ہو جاتا ہے اور کافی پی کر ڈائجشن یعنی ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے اس لئے ان کو پائپ پینے دو۔ مجھ سے پوچھو میں کیا پینا چاہتا ہوں"

"آل رائٹ، آپ بتایئے"

www.taemeernews.com

"میں وہسکی پی سکتا ہوں بشرطیکہ آپ میری برابر والی سیٹ پر بیٹھ کر مجھے اس طرح پلائیں جیسے کوئی ماں ضدی بچے کو دودھ پلاتی ہے یعنی اس گلاس میں سے ایک سپ آپ لیں اور ایک سپ میں لوں۔"

ہوسٹس نے مسکرا کر کہا "آپ دونوں کے شوق بڑے عجیب ہیں۔ مسٹر بھاسکر کی بات تو سمجھ میں آتی ہے کیوں کہ وہ ہندوستان کے کاٹن کنگ ہیں، آپ ان کے ساتھ رہ کر اپنی عادتیں کیوں خراب کر رہے ہیں۔"

اس لئے کہ میں مسٹر بھاسکر کے ساتھ ان کی ٹیبل پر بیٹھ کر ڈنر کھاتا ہوں، ان کی کھانے کی میز پر تندوری چکن ضرور ہوتے ہیں جو وہ نہیں کھاتے۔ اسی طرح جن لڑکیوں کو وہ ریجکٹ کر دیتے ہیں وہ میرے حصہ میں آتی ہیں۔"

"اس وقت بات صرف پینے کی ہو رہی ہے۔"

"تو اپنا فون نمبر مجھے دے دیجئے۔ ویسے ہم آزونا کے ہوٹل رائل میں ٹھیریں گے۔ سویٹ نمبر تھری فور ٹو پاس کے لئے بک ہے۔ میرا کمرہ چوتھے فلور پر ہے اور چار سو بیس نمبر ہے۔" ہوسٹس نے ہنس کر کہا "یہ آپ کا نمبر ہے یا کمرے کا۔"

"دونوں کا نمبر ایک ہی ہے۔ میں جب بھی کسی ہوٹل میں ٹھیرتا ہوں اس نمبر کا کمرہ اپنے لئے ریزرو کراتا ہوں۔ آپ کا فون نمبر پلیز۔" جاوید نے جیب سے قلم اور ڈائری نکالتے ہوئے کہا۔

"میں ہوٹل ایر لائن میں ٹھیرتی ہوں۔"

"ویری گڈ۔۔ آپ کا نام۔"

لڑکی بھی جاوید میں دلچسپی لینے لگی تھی۔ مسکرا کر بولی "نام ایک شرط پہ بتا سکتی ہوں ۔۔ شرط کیا ہے۔"

"اس کے بعد آپ میرا پتہ، میری عمر اور میرا ناپ نہیں پوچھیں گے۔"

تو یہ باتیں پہلے بتا دیجئے، نام بعد میں بتائیے۔ لیکن خیر نہیں۔ عمر اور ناپ بتائیے" میرا خیال ہے پچیس سے زیادہ آپ کی عمر نہیں ہوگی ۔۔ اور ناپ ۔۔ ہم ۔۔ ناپ۔ چھتیس ۔۔ اٹھائیس ۔۔ سینتیس ہو سکتا ہے۔ کیا میں نے کریکٹ اندازہ لگایا۔"

"آپ کی نظریں ہیں یا کپڑا ناپنے کا میٹر" ہوسٹس نے ہنستے ہوئے کہا

"میں دو سال تک ایک لیڈیز ٹیلر ماسٹر کا سکریٹری رہ چکا ہوں۔"

"پھر تو آپ نے بہت زبردست ترقی کی۔ ایک ٹیلر ماسٹر کے سکریٹری سے آپ ایک

www.taemeernews.com

کروڑپتی کے سکریٹری بن گئے۔

"میں نے ترقی نہیں کی۔ ہیڈ ماسٹر ترقی کر کے ارب پتی بن گئے ہیں۔ کاٹن کا کاروبار کرنے سے پہلے مسٹر بھاسکر لیڈیز ٹیلر ماسٹر تھے اور میری ڈیوٹی عورتوں کا ناپ لینا تھا۔"

"ویری گڈ۔ آپ کم از کم مسٹر بھاسکر سے زیادہ دل چسپ باتیں کرتے ہیں۔ اس لئے اب بتایئے کیا پئیں گے۔"

"پہلے اپنا نام بتایئے۔"

"ریتا۔"

"اوکے ریتا۔ میرے لئے فی الحال کافی لے آؤ۔"

"کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ آپ لوگ آزونا کیوں جا رہے ہیں۔"

"تم پوچھ سکتی ہو۔ مگر میں تمہیں یہ کبھی نہیں بتاؤں گا کہ باس کی ایک جاپانی محبوبہ آزونا آنے والی ہے۔ باس نسل و رنگ کے معاملے میں بہت محتاط رہتے ہیں جس لڑکی سے عشق کرتے ہیں اسی ملک کی آب و ہوا میں جا کر اس سے ملتے ہیں۔"

"لیکن آزونا کا جاپان سے کوئی تعلق نہیں۔"

"دونوں ملک بحر پیسیفک میں ہیں اس لئے دونوں کی آب و ہوا ایک جیسی ہے۔"

"اچھا میں آپ کے لئے کافی لاتی ہوں۔"

یہ کہہ کر ہوسٹس چلی گئی۔ اس کے جانے کے بعد جاوید نے ذرا سا آگے جھکتے ہوئے کہا۔ "ہوسٹس ضرورت سے زیادہ دل چسپی لے رہی ہے۔"

"اس سے عشق کرو۔" زاہد نے حکم دیا۔

"کیا زمانہ آگیا ہے" جاوید نے ٹھنڈا سانس بھر کر کہا "کسی زمانے میں عشق ہو جایا کرتا تھا، اب آرڈر دے کر کرایا جاتا ہے۔"

یہ کہہ کر جاوید سگریٹ سلگانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد ہی ہوسٹس اس کے لئے کافی لے کر آگئی۔

نئے ڈیزائن کی کشیدہ کاریاں

زینت کشیدہ کاری : ۱۴ روپیے۔ رابعہ کشیدہ کاری : ۲۱ روپیے۔ فردوس کشیدہ کاری : ۱۲ روپیے
شمع کشیدہ کاری : ۱۰ روپیے

www.taemeernews.com

۴

زاہد کے آزونا روانہ ہونے سے سیٹھ بھاسکر کی جانب سے ایک خط آزونا کی کھلونے بنانے والی اصل فرم کے نام بھیج دیا گیا تھا جس میں سیٹھ بھاسکر نے ہندوستان کے لئے ان کے بنائے ہوئے کھلونوں کی سول ایجنسی لینے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ وہ اس حساب سے بھیجا گیا تھا کہ زاہد کے پہنچنے سے ایک دن پہلے وہ خط فرم کے ڈائریکٹروں کو مل چکا ہو۔

چار بجے ان کا جہاز آزونا شہر کے ایرپورٹ پر اترا۔ ہوٹل رائل میں ایک سویٹ زاہد کے لئے اور ایک کمرہ جاوید کے لئے پہلے ہی ریزرو کرا دیا گیا تھا۔ ایرپورٹ سے ٹیکسی لے کر وہ دونوں ہوٹل رائل پہنچے اور اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔ اپنے سویٹ میں پہنچ کر سب سے پہلے زاہد نے کمرے کا دروازہ بند کر کے سوٹ کیس سے ایک آلہ نکالا جو دیواروں یا گل دانوں میں چھپے ہوئے الیکٹرونک آلات کا پتہ چلا سکتا تھا۔ اس آلے سے اس نے سویٹ کے دونوں کمروں کی دیواروں کا ایک ایک حصہ چیک کیا۔ یہی کام جاوید نے بھی اپنے کمرے میں پہنچ کر کیا۔ جب اطمینان ہو گیا کہ کمرے میں کوئی مائکروفون چھپا ہوا نہیں ہے تو زاہد نے نہا دھو کر اپنے لئے کافی منگائی۔ اس کے بعد فون پر جاوید کے کمرے کا نمبر ملا کر کہا

"مسٹر جیفری کو فون کرو کہ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"او کے باس" جاوید نے جواب دیا۔ زاہد نے فون رکھ دیا تو جاوید نے مسٹر جیفری کا

www.taemeernews.com

نمبر اپریٹر سے مانگا۔ تھوڑی دیر بعد ہی ایک لڑکی کی آواز سنائی دی۔
"یس"۔
"میں مسٹر جیفری سے بات کرنا چاہتا ہوں" جاوید نے کہا۔
"کون صاحب بول رہے ہیں"۔
"میں مسٹر بھاسکر کا سکریٹری بول رہا ہوں۔ مسٹر بھاسکر آج ہی ہندوستان سے آزونا آئے ہیں مجھے امید ہے ان کی کھاد نوں کی فرم کو ہمارا خط مل چکا ہوگا جس میں ہم نے خواہش ظاہر کی تھی کہ ہم ہندوستان میں ان کے کھادوں کی سول ایجنسی لینا چاہتے ہیں"۔
"پلیز ویٹ"۔ لڑکی نے کہا۔
جاوید انتظار کرنے لگا۔ دو تین منٹ بعد۔ ایک مردانہ آواز نے کہا۔
"جیفری اسپیکنگ"۔
"یور ایکسیلنسی" جاوید نے بڑے ادب سے کہا "میں مسٹر بھاسکر کا سکریٹری بول رہا ہوں۔ کیا آپ کو ہمارا سول ایجنسی لینے کے بارے میں خط مل گیا"؟
"جی ہاں آپ کا خط مل گیا تھا" جیفری نے جواب دیا۔
"باس آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ نے ہمارے ملک میں ابھی تک کسی کو سول ایجنسی نہیں دی ہوگی"۔
"ایجنسیاں دینے کا کام مسٹر شنکر کر رہے ہیں"۔ جیفری نے جواب دیا۔ "مجھے خوشی ہے مسٹر بھاسکر خود یہاں تشریف لائے ہیں۔ آج مسٹر سیموئیل کی جانب سے ہوٹل ریگا میں پارٹی دی جارہی ہے۔ میں مسٹر سیموئیل کی جانب سے مسٹر بھاسکر کو اس پارٹی میں شامل ہونے کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر وہ آٹھ بجے ہوٹل ریگا میں پہنچ سکیں تو ہم سب کو ان سے مل کر خوشی ہوگی"۔
جاوید نے جواب دیا "باس یقیناً آپ حضرات سے ملنا پسند کریں گے۔ وہ آزونا محض سول ایجنسی کے معاملے میں بات کرنے آئے ہیں"۔
"سوری میں اس سلسلہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ سول ایجنسی دینے کا فیصلہ مسٹر شنکر ہی کریں گے۔ مسٹر شنکر بھی اس پارٹی میں شریک ہوں گے"۔
"تو ٹھیک ہے ـــ میں باس کو آپ کا دعوت نامہ پہنچا دیتا ہوں وہ آٹھ بجے ہوٹل ریگا میں پہنچ جائیں گے"۔
"ویری گڈ ـــ ہمیں ان سے مل کر خوشی ہوگی"۔ یہ کہہ کر دوسری جانب سے

www.taemeernews.com

فون رکھ دیا گیا۔ جاوید نے دوسری بار زاہد کے سوئیٹ کا نمبر ملا کر کہا۔ آٹھ بجے ہوٹل ریگا پہنچنا ہے۔ مسٹر سیموئیل کی جانب سے آج کوئی پارٹی دی جا رہی ہے۔ مسٹر جیفری نے آپ کو مسٹر سیموئیل کی جانب سے پارٹی میں شامل ہونے کی دعوت دی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ سول انجینئر فیصلہ مسٹر شیکر کریں گے۔"

"ویری گڈ۔ تم آٹھ بجے میرے لئے ایک ٹیکسی گیٹ پر منگا دینا" زاہد نے جواب دیا۔

"ہو گئے باس" جاوید نے جواب دیا اور فون رکھ دیا۔

وہ دونوں اگرچہ اپنے کمروں کو پوری طرح چیک کر چکے تھے پھر بھی وہ احتیاط سے کام لے رہے تھے اور فون پر اسی طرح بات کر رہے جیسے سیٹھ بھاسکر اپنے سکریٹری سے بات کر رہا ہو۔"

فون پر بات کرنے کے بعد جاوید ہوٹل کی لان میں آیا۔ کچھ دیر لابی میں گھومتا رہا۔ پھر بار میں گیا۔ ایک پیگ وہسکی لے کر ایک ٹیبل پر اکیلا بیٹھا رہا اور آنے جانے والوں کو دیکھتا رہا۔ جب اسے یقین آگیا کہ کوئی شخص اس کی ذات میں دلچسپی نہیں لے رہا ہے تو اٹھ کر زینے سے تیسری منزل پر پہنچا اور زاہد جس سوئیٹ میں ٹھیرا ہوا تھا اس کے دروازے پر دستک دی۔ دو بار دستک دے کر کچھ دیر خاموش رہا۔ پھر دو بار دستک دی۔ اس بار اندر سے زاہد کی آواز سنائی دی۔

"اندر آجاؤ۔۔۔ دروازہ کھلا ہے۔"

جاوید اندر داخل ہوا۔ زاہد نے اس کی طرف دیکھ کر کہا "کیا تم نے اپنا کمرہ چیک کر لیا ہے۔"

"جی ہاں۔ کچھ دیر لابی میں اور بار روم میں گھوم کر آیا ہوں۔ بظاہر کسی شخص نے ہم لوگوں میں دلچسپی نہیں لی ہے۔"

"تم نے جہاز کی ہوسٹس کا نام پوچھا تھا۔"

"جی ہاں۔۔۔ ربینا اس کا نام ہے۔"

"میں ہوٹل ریگا جانے سے پہلے اپنے لوکل ایجنٹ سے ملنے جاؤں گا۔ ہوسٹس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔"

وہ ضرورت سے زیادہ دلچسپی دکھا رہی تھی۔ وہ آپ کے بارے میں میرا مطلب ہے سیٹھ بھاسکر کے بارے میں جانتی تھی سیٹھ ساد ھو انڈیا کا ٹن کنگ ہے۔"

اس کی دلچسپی۔ اس لئے بھی ہو سکتی ہے کہ خوب صورت لڑکیاں کروڑپتی لوگوں

www.taemeernews.com

کو زیادہ پسند آتی ہیں۔"

"پھر بھی ہمیں اس کے بارے میں چھان بین کرنی چاہئے۔"

"آل رائٹ میں لوکل ایجنٹ سے کہوں گا کہ وہ لڑکی کے بارے میں جنرل کو اطلاع دے کر اس کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔"

"کیا میں آپ کے ساتھ چلوں" جاوید نے پوچھا۔

"جیفری نے تمہیں میرے ساتھ آنے کی دعوت دی ہے۔"

"نہیں۔"

"پھر تمہارے جانے کی ضرورت نہیں۔"

"تو میں آپ کا تعاقب کروں۔"

"پھر میں سمجھتا ہوں اس کی ضرورت نہیں، مجھے یقین ہے ابھی وہ لوگ سیٹھ بھاسکر کے بارے میں چھان بین کر رہے ہوں گے۔ تو یہ شام کسی اچھے ہوٹل میں گذار سکتے ہو۔ بلکہ میرا مشورہ یہ ہے کہ تم ہوٹل کی معرفت ایک پرائیویٹ کار کرائے پر لے لو۔"

"اوکے باس۔"

"اسی وقت فون کی گھنٹی بجی۔ زاہد نے رسیور اٹھایا۔ ایک مردانہ آواز نے کہا۔

"مسٹر بھاسکر؟"

"میں بول رہا ہوں۔"

"مسٹر بھاسکر میں سیموئیل بول رہا ہوں۔ ابھی ابھی مسٹر جیفری کی سکریٹری نے فون کر کے مجھے بتایا ہے کہ آپ آزونا آئے ہوئے ہیں۔ سول ایجنسی کے لئے آپ کا خط ہمیں مل گیا ہے۔ آج رات میں ہوٹل ریگا میں ایک پارٹی دے رہا ہوں۔ آج بزنس کی بات تو شاید نہ ہو سکے گی پھر بھی میری خواہش ہے کہ آپ پارٹی میں شرکت کریں۔"

"تھینک یو مسٹر سیموئیل۔" زاہد نے جواب دیا "مسٹر جیفری آپ کی جانب سے پارٹی میں شرکت کی دعوت دے چکے ہیں —— میں آپ دونوں کی مہمان نوازی کا شکر گذار ہوں اور ہوٹل ریگا پہنچ رہا ہوں۔"

"یہ میرے لئے عزت افزائی ہے مسٹر بھاسکر۔ تھینک یو۔"

یہ کہہ کر دوسری جانب سے فون رکھ دیا گیا۔

آٹھ بجنے میں پانچ منٹ پر زاہد اپنے کمرے سے نکلا۔ ہوٹل کی لابی سے گذرتے ہوئے

www.taemeernews.com

وہ گیٹ پر آیا اور چوکی دار سے بولا۔
"میرے لئے ایک ٹیکسی آئی ہوگی ۔"
"یس سر" چوکی دار نے سیلوٹ دے کر کہا اور سامنے کھڑی ٹیکسی کو اشارہ کیا دو منٹ میں ہی ایک کیڈلاک کار دروازے کے پاس آکر کھڑی ہوگئی۔ چوکی دار نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔ زاہد اندر بیٹھ کر دس روپے کے نوٹ کے برابر ایک مقامی کرنسی کا نوٹ چوکی دار کو دے دیا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے پوچھا۔
"کہاں چلوں سر۔"
"پیلس اسکوائر پر جنرل اسٹور چلو پہلے مجھے کچھ شاپنگ کرنی ہے ۔"
ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلا کر گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

جنسی معلومات پر عمدہ کتابیں

کام شاستر	اردو/ہندی	۱۰ روپے	جنسی تعلقات	حکیم خاں	۱۵ روپے
پریم شاستر	اردو/ہندی	۱۰ روپے	شادی کا جنسی پہلو	حکیم خاں	۱۵ روپے
گربھ شاستر	اردو/ہندی	۱۰ روپے	جنسی مسائل کا حل	حکیم خاں	۱۵ روپے
صحت اور زندگی	اردو/ہندی	۱۰ روپے	آج کی بات	جگدیش بل	۶ روپے

کامیاب ازدواجی زندگی حکیم خاں ۲۰ روپے

مشمع بک ڈپو، آصف علی روڈ، نئی دہلی ۲۔۔۔۔

www.taemeernews.com

۵

جنرل اسٹور ایک بہت بڑی دوکان تھی جس پر ضرورت کا ہر سامان ملتا تھا۔ اسٹور کئی حصوں میں بٹا ہوا تھا۔ ٹیکسی اسٹور کے سامنے جاکر رک گئی تو زاہد نے ڈرائیور سے کہا۔

"تم انتظار کرو۔ میں دس، پندرہ منٹ میں آتا ہوں۔"

"او کے سر" ڈرائیور نے جواب دیا۔

زاہد اندر داخل ہوا۔ اسٹور کے کاسمیٹک والے حصہ میں جاکر اس نے کاؤنٹر کلرک سے کہا۔

"مجھے ایک سنیٹ چاہیے۔ بلڈی روز"

کلرک نے زاہد کی جانب غور سے دیکھا اور بولا "سوری سر بلڈی روز تو اس وقت نہیں مل سکے گا۔ البتہ اسی کمپنی کا "رافیلیا سنیٹ مل جائے گا۔

"بلڈی روز اور رافیلیا دونوں شناختی کوڈ تھے۔ زاہد بولا۔

"آل رائٹ۔ وہی دے دیجئے۔"

"کیا آپ دس منٹ انتظار کر سکتے ہیں۔ میں آپ کے لئے سنیٹ پیک کرا دیتا ہوں۔"

"ہاں میں انتظار کر لوں گا" زاہد نے جواب دیا۔

www.taemeernews.com

"تھینک یو سر۔ دراصل اتنے قیمتی سٹیٹ خریدنے والے یہاں بہت کم آتے ہیں، اس لئے ہم ایسے سٹیٹ الماریوں میں نہیں رکھتے۔ پلیز آپ اندر دفتر میں چند منٹ تشریف رکھیئے۔" زاہد نے شکریہ ادا کیا اور اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس پر دفتر کی تختی لگی تھی۔

اندر کمرے میں ایک ادھیڑ عمر کا آدمی بیٹھا تھا۔ زاہد اندر داخل ہوا تو وہ شخص انٹرکام کا ریسیور رکھ رہا تھا۔ زاہد سمجھ گیا کہ کلرک نے اندر والے کو اس کے آنے کی اطلاع کی ہوگی۔ وہ شخص زاہد کو دیکھتے ہی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا کر بولا۔

"ویل کم سر۔ میں آپ کا انتظار ہی کر رہا تھا۔ آج مجھے صبح ہیڈ کوارٹر سے اطلاع مل گئی تھی کہ آپ آ رہے ہیں۔"

اس شخص کا نام مسٹر سافو تھا۔ یہ مقامی باشندہ تھا لیکن ہندوستانی انٹیلی جنس کا ایجنٹ تھا۔ زاہد اس سے پہلے بھی مل چکا تھا۔ زاہد نے مصافحہ کرنے کے بعد اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کاک کی موت کے بارے میں تحقیق آپ نے کی تھی۔"

"یس سر۔"

"میں ذرا اس کا فائل دیکھنا چاہتا ہوں۔"

وہ شخص ایک لوہے کی الماری کے پاس گیا۔ الماری کھولی اور ایک فائل نکال کر لے آیا۔ زاہد نے شکریہ ادا کر کے فائل لے لی۔ کچھ دیر فائل میں لگے کاغذات پڑھتا رہا پھر فائل بند کر کے بولا۔

"کاک کے جسم پر ٹارچر کے نشان تھے۔"

"نو سر۔"

"پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کیا ہے۔"

"وہ ڈوب کر مرا ہے۔"

"کیا وہ تیرنا جانتا تھا۔"

"نو سر۔"

"آپ نے اس کی موت کے بعد اس کے فلیٹ کی تلاشی لی تھی۔"

"یس سر۔ لیکن ہم سے پہلے اس کے فلیٹ کی تلاشی لی جا چکی تھی۔"

"کیسے پتہ چلا۔"

"کاک کی ڈائری نہ اس کی جیب میں ملی نہ فلیٹ پر۔ اس کے علاوہ اگرچہ

www.taemeernews.com

تلاشی لینے والوں نے بہت احتیاط سے کام لیا تھا لیکن کچھ ایسے نشانات رہ گئے تھے جن سے پتہ چلتا تھا کہ کوئی شخص اس کے سامان کو اُلٹ پلٹ کرتا رہا ہے۔"

"کاک نے پہلی رپورٹ آپ کی معرفت ہی بھیجی تھی۔"

"یس سر۔"

"رپورٹ کے علاوہ اس نے کچھ آپ سے کہا تھا؟"

"اس نے فون پر مجھ سے کہا تھا کہ ابھی میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ کھلونے بنانے والی فرم کھلونے بنانے کے علاوہ بھی کچھ کر رہی ہے۔"

"اس نے یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ فرم کھلونے بنانے کے علاوہ کیا کر رہی ہے ۔ میرا مطلب ہے اسے کس بات کا شک تھا اور شک کی کیا وجہ تھی۔"

"نو سر۔ اس نے کہا تھا کہ یہ بہت جلد وہ یقینی طور پر کچھ بتا سکے گا۔"

"اس نے یہ بھی نہیں بتایا تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے۔"

"صرف یہ بتایا تھا کہ اس کا ایک دوست اس فرم میں انجینیر ہے وہ اس سے ملنے جا رہا ہے۔"

"کہاں۔"

"گلیکسی گاؤں۔"

زاہد نے حیرت سے کہا "کیا یہ کوئی نئی بستی ہے۔"

"یس سر۔ کھلونے بنانے والی فرم نے اپنا نام گلیکسی ٹوائزر رکھا ہے جہاں انہوں نے فیکٹری بنائی ہے اور جہاں فیکٹری میں کام کرنے والے لوگ رہتے ہیں اس بستی کا نام گلیکسی ٹاؤن رکھا ہے۔"

"کیا آپ کاک کے اس انجینیر دوست کو جانتے ہیں۔"

"نو سر۔"

زاہد کچھ دیر خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے پوچھا۔
"یہاں آپ کے پاس ٹرانسمیٹر ہے۔"

"یس سر۔"

"جہاز پر ریتا نام کی ایک ایئر ہوسٹس تھی۔ آپ اس کے بارے میں کچھ جانتے ہیں۔"

"نو سر۔"

"تو آپ ہیڈ کوارٹر کو میرا پیغام بھیج دیجیے کہ ہوسٹس ریتا کے بارے میں چھان بین کی جائے۔"

www.taemeernews.com

"اوکے سر۔ میں ابھی پیغام بھیج دوں گا۔"

"تھینکس۔ یہ گلیکسی ٹاؤن یہاں سے کتنی دور ہے۔"

"کوئی چالیس میل دور پہاڑی کے درمیان یہ بستی بسائی گئی ہے۔"

فیکٹری میں کھلونے بنانے کا کام کب سے شروع ہوا اور فیکٹری کی حفاظت کا بندوبست کس طرح کا ہے۔"

"دو سال سے کام ہو رہا ہے سر۔ عام طور پر فیکٹریوں میں جس طرح کا حفاظتی بندوبست ہوتا ہے ویسا ہی ہے کوئی غیر معمولی انتظام نہیں ہے۔"

"لیکن کاک کو شک ہوا تھا اس کی کوئی وجہ ہوگی۔"

"میں کہہ نہیں سکتا سر۔"

"مجھے اس علاقے کا نقشہ مل سکتا ہے جہاں گلیکسی ٹاؤن ہے۔"

"مل جائے گا سر۔ صبح میں آپ کے ہوٹل بھجوا دوں گا۔ کیا میں آپ کے ہوٹل میں فون کر سکتا ہوں۔"

"ویسے تو میں نے چیک کر لیا ہے، پھر بھی احتیاط ضروری ہے۔ میں خود فون کر لوں گا"

اس شخص نے ایک کاغذ پر فون نمبر لکھ کر زاہد کو دیتے ہوئے کہا" تو اس نمبر پر فون کر لیجئے۔ شناختی کوڈ یہی رہیں گے۔"

زاہد نے نمبر کو غور سے دیکھا اور ذہن میں محفوظ کر کے کاغذ پھاڑ کر ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا، پھر اٹھتے ہوئے کہا۔

"آل رائٹ میں چلتا ہوں۔ اس وقت میں ہوٹل ریگا جا رہا ہوں جہاں فرم کے ایک ڈائرکٹر نے کسی طرح کی پارٹی دی ہوئی ہے اور مجھے اس میں شامل ہونے کو کہا گیا ہے"

"بہت اچھا۔ میں صبح آپ کے فون کا انتظار کروں گا۔"

زاہد اٹھ کھڑا ہوا اور سافو سے مصافحہ کر کے باہر چل دیا۔ کاؤنٹر پر پہنچا تو کلرک نے ایک پیکٹ اس کی جانب بڑھا کر کہا۔

آپ کا سنیڈ سر۔"

زاہد نے پیکٹ لے لیا ـــ پیکٹ کے ساتھ بل بھی تھا۔ اس نے کاؤنٹر پر بل کی رقم ادا کی اور اسٹور سے باہر آگیا۔

www.taemeernews.com

۶

ہوٹل ریگا آزونا کافی مہنگا ہوٹل تھا۔ اس نے کاؤنٹر پہ جاکر پوچھا۔

"یہاں ایک پارٹی ہے۔ مسٹر سیمویل نے مجھے دعوت دی ہے۔"

کلرک کے جواب دینے سے پہلے ایک زنانہ آواز نے پیچھے سے کہا۔

"ہیلو کیا آپ مسٹر بھاسکر ہیں۔"

زاہد نے پلٹ کر دیکھا۔ ایک خوب صورت اور نوجوان لڑکی ہاتھ میں وہسکی کا گلاس لئے کھڑی مسکرا رہی تھی۔ اس نے اس قدر چست لباس پہن رکھا تھا کہ لگتا تھا کپڑا اس کے جسم پر رکھ کر سیا گیا ہے زاہد نے حیرت سے کہا۔

"آپ کی تعریف۔"

میں اپنی تعریف بعد میں بتاؤں گی۔ وہ بولی "پہلے آپ بتائیے کیا آپ مسٹر بھاسکر ہیں۔"

"جی ہاں میں بھاسکر ہی ہوں۔"

پھر تو میں کہوں گی آپ نے مجھے حیرت میں ڈال دیا ہے۔ میں تو سمجھ رہی تھی آپ کروڑپتی لوگوں کی طرح بھدے، بوڑھے اور بدمزاج ہوں گے۔ مجھے پتہ نہیں تھا کہ ہندوستان کے دولت مند لوگ اتنے خوب صورت ہوتے ہیں۔

www.taemeernews.com

"کمپلی منٹ کا شکریہ" زاہد نے مسکرا کر کہا۔ اب اپنی تعریف فرما دیجئے۔"
لڑکی نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا کر کہا۔ "میرا نام مونا ہے اور میں مسٹر جیفری کی پرسنل سکریٹری ہوں۔"
"پھر تو آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔" زاہد نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا "اور آپ کو دیکھ کر اندازہ ہوا کہ مسٹر جیفری کافی باذوق شخص ہیں۔"
"مسٹر جیفری نے مجھے آپ کے استقبال کے لئے ہی بھیجا تھا۔ ویسے آپ اٹھارہ منٹ لیٹ ہیں۔"
"ویری سوری۔ راستے میں کچھ شاپنگ میں دیر ہو گئی۔" یہ کہہ کر زاہد نے سنیٹ کا پیکیٹ مونا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "یہ رافیلیا سینٹ ہے۔ مجھے بلاری روز زیادہ پسند ہے ـــ دوکاندار نے یہ مجھے دے دیا ہے کیا میں یہ آپ کو پیش کر سکتا ہوں۔"
"اوہ ـــ رافیلیا" مونا خوش ہو کر بولی۔ "آپ کو کیسے پتہ چلا کہ مجھے رافیلیا بہت پسند ہے۔"
"اس لئے کہ آپ نے وہی سینٹ لگا رکھا ہے۔"
"تھینک یو ویری مچ مسٹر کھاسکر۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ اچھی چیزوں کے معاملے میں آپ کا ذوق بھی مسٹر جیفری سے کم نہیں۔ پلیز اس طرف تشریف لائیے۔"
زاہد اس کے ساتھ چل دیا۔
پارٹی ہوٹل کے ایک بڑے سے کمرے میں تھی۔ پچیس تیس مہمان تھے جن میں خوبصورت لڑکیاں زیادہ تھیں۔ ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی چھوٹے قد کا ایک شخص جو بہترین تراش کا سوٹ پہنے ہوئے تھا تیزی سے چلتا آگے آیا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا۔
"ہیلو مسٹر کھاسکر۔ ویل کم۔ ویل کم۔"
مونا بولی "مائی باس۔ ہز ایکسیلنسی مسٹر جیفری۔"
زاہد نے جیفری سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا "تھینک یو ایکسیلنسی۔ آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔"
جیفری نے اس کا بازو تھامتے ہوئے کہا۔ "آئیے میں آپ کو اپنے دوستوں سے ملا دوں"
سب سے پہلے وہ ایک ادھیڑ عمر شخص کے پاس زاہد کو لے گیا جو یوروپین لگتا تھا اس کی بھنویں جھاڑیوں کی طرح گھنی تھیں اور بیچ میں سے ملی ہوئی تھیں۔ چہرے سے پتہ چلتا

www.taemeernews.com

تھا کہ وہ بہت سنگ دل ہوگا۔ جیفری نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔
"ان سے ملئے ۔ یہ کمپنی کے ڈائرکٹر مسٹر سیموئیل ہیں۔"
سیموئیل نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا "ویل کم مسٹر بھاسکر۔"
زاہد نے مسکرا کر جواب دیا "آپ نے مجھے دعوت دے کر عزت افزائی کی ہے۔"
کچھ رسمی باتوں کے بعد اس کو پروفیسر لاری سے ملایا گیا جو پچاس پچپن سال کی عمر کا شخص تھا اور پھر باقی لوگوں سے تعارف کرایا گیا ۔ جب تعارف مکمل ہو گیا تو زاہد نے پوچھا
"مسٹر شیکر سے ملاقات نہیں ہوئی۔"
جیفری نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا "مسٹر شیکر کو ہانگ کانگ سے آنا تھا مجھے یقین ہے ان کا جہاز اس وقت ایئرپورٹ پر لینڈ کر چکا ہوگا۔ وہ آنے والے ہوں گے۔"
"کیا میں پوچھ سکتا ہوں، آج کی پارٹی کس خوشی میں دی گئی ہے۔"
"جی ہاں ۔ ہماری فیکٹری کے کھلونوں کا پہلا کھیپ تیار ہوا ہے۔"
"پھر تو میری جانب سے بھی مبارک باد قبول فرمائیے۔"
"تھینک یو" "آئیے پلیز کچھ لیجئے" یہ کہہ کر جیفری نے ایک بیرے کو اشارے سے بلایا اور وہسکی کا گلاس خود اٹھا کر زاہد کے ہاتھ میں تھما کر مونا سے کہا ۔ "مونا مسٹر بھاسکر کا خیال رکھنا۔"
"اوہ باس آپ فکر نہ کریں۔"
جیفری دوسرے مہمانوں سے باتیں کرنے لگا تو مونا بولی "مسٹر بھاسکر سنا ہے آپ اپنے ملک میں کائن کنگ مانے جاتے ہیں۔"
"جی ہاں ۔ لوگ یہی کہتے ہیں۔"
"پھر آپ کھلونوں کی ایجنسی کیوں لینا چاہتے ہیں۔"
زاہد نے مسکرا کر کہا "مس مونا آپ ابھی سرمایہ داروں کے مزاج کو نہیں سمجھ سکتیں۔ آدمی کے پاس جتنی دولت آتی ہے اتنی ہی اس کی زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کی ہوس بڑھتی ہے ۔ میرے پاس کروڑوں روپیہ بے کار پڑا ہے۔ کاروبار میں لگے گا تو وہ روپیہ بڑھے گا ہی اس کے علاوہ مونا مجھے خوب صورت لڑکیاں بھی پسند ہیں اور میں نے سنا تھا کہ آزونا میں لڑکیاں بہت خوب صورت ہوتی ہیں ۔ آپ کو دیکھ کر یقین بھی ہو گیا۔"
اس پر مونا نے ایک قہقہہ لگا کر کہا ۔ دولت مند آدمیوں کو خوب صورت لڑکیوں کی کیا کمی ہوتی ہے۔"

www.taemeernews.com

ایک دولت مند اور باذوق آدمی میں فرق ہوتا ہے — کیا آپ کے جملہ حقوق صرف ہزایکسیلنسی مسٹر جیفری کے نام محفوظ ہیں "

"جی نہیں میں ان کی صرف سکریٹری ہوں "

"پھر تو میں امید کرسکتا ہوں تم اس پارٹی کے علاوہ بھی آپ سے ملاقات ہو سکے گی"

"یقیناً ہوگی آپ نے مسٹر سیمویل کو دیکھ لیا۔ لیکن صورت سے بہ قائمی ریچھ لگتے ہیں۔ مسٹر شیکر بلڈاگ کی نسل سے معلوم ہوتے ہیں۔ آج تک میں جتنے کروڑ پتی لوگوں سے ملی ہوں ان سب کو دیکھ کر مجھے کوئی نہ کوئی درندہ یاد آجاتا ہے۔ آپ پہلے دولت مند انسان ہیں مسٹر بھاسکر جن کو دیکھ کر مجھے پتہ چلا کہ خوب صورت لوگ بھی دولت مند ہوسکتے ہیں "

زاہد نے جواب دینے سے پہلے کوئی سوا چھ فٹ قد کا ایک دیو ہیکل شخص اندر داخل ہوا۔ اس کی صورت سے واقعی یہ پتہ چل رہا تھا کہ وہ بلڈاگ کی نسل سے ہے۔ مونا بولی "لیجئے مسٹر شیکر آگئے "

شیکر نے کمرے میں داخل ہوکر گونجتی ہوئی آواز میں کہا " ہیلو ایوری باڈی "

یہ کہتے ہوئے اس نے وہیں رک کر سارے مہمانوں پر ایک نظر ڈالی پھر سیدھا زاہد اور مونا کی طرف آیا اور قریب آکر بولا۔

"اگر میں غلطی نہیں کرتا تو آپ مسٹر بھاسکر ہیں "

"اور آپ مسٹر شیکر ہیں " زاہد نے مسکرا کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

آپ نے بالکل ٹھیک پہچانا۔ آپ کا ایجنسی کے لئے خط ہمیں مل گیا تھا اس بارے میں ابھی میں آپ سے بات کروں گا، ذرا دوسرے دوستوں سے مل لوں "

یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا۔

ایک گھنٹہ بعد جب وہ لوگ کھانے کے لئے میز پر بیٹھے تو مونا اس کے بالکل پہلو میں بیٹھی تھی۔ مونا کو تھوڑا اسا نشہ ہوگیا تھا۔ وہ زاہد پر گری پڑ رہی تھی — کھانا کھاتے ہوئے شیکر بولا۔

"مسٹر بھاسکر" ہم لوگ الجھن میں پڑ گئے ہیں "

"کیا الجھن ہے" زاہد بولا۔

"ہندوستان کے لئے سول ایجنسی لینے کے لئے ہمیں تین فرموں نے لکھا ہے "

"کیا میں ان فرموں کے نام جان سکتا ہوں " زاہد نے پوچھا۔

www.taemeernews.com

"سوری ہم ان کے نام نہیں بتا سکتے۔"
"تو پھر میری طرف سے پیشکش ہے کہ میں بیس کروڑ روپے تک آپ کو ایڈوانس دے سکتا ہوں"
"ہمارے کھلونے دیکھے بغیر ہی" سیموئیل بولا۔
آپ جیسے ذہین اور دولت مند شخص اتنا بڑا سرمایہ ھگا کر جو بھی چیز بنائیں گے اس کو دیکھنے کی خواہش کوئی احمق ہی کر سکتا ہے۔ پھر جو کچھ اخباروں میں میں نے پڑھا ہے اس سے یہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ کھلونے کس قسم کے ہوں گے۔"
جیفری نے شنکر کو مخاطب کر کے کہا "مسٹر شنکر، مسٹر بھاسکر سے ملنے کے بعد میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہمیں دوسرے ملکوں کو سول ایجنسیاں دینی ہی ہیں تو ہندوستان کے لئے ہمیں مسٹر بھاسکر سے بہتر آدمی نہیں مل سکتا۔"
"لیکن یور ایکسیلینسی آپ جانتے ہیں ہم نے ابھی تک ایجنسیاں دینے کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا۔" یہ کہہ کر شنکر نے زاہد سے کہا۔ "مسٹر بھاسکر دراصل ہمارا پلان یہ ہے کہ ہم ہر ملک میں خود اپنے ڈسٹری بیوشن آفس کھولیں۔"
"تو وہ ڈسٹری بیوشن آفس کھولنے کے لئے بھی تو آپ کو ایک تنظیم کی ضرورت ہوگی، اس صورت میں آپ چاہیں تو مجھے اپنی فرم میں حصہ دار بنا سکتے ہیں۔"
سیموئیل مسکرا کر بولا "مسٹر بھاسکر آپ کو ابھی اندازہ نہیں کہ وہ فرم کتنے سرمائے سے شروع کی گئی ہے۔"
زاہد نے کاندھے اچکا کر کہا۔ "مجھے اس کی پرواہ نہیں اگر آپ مجھے حصہ دار بنا سکتے ہیں تو میں ضرورت پڑنے پر پچاس کروڑ تک روپیہ لگا سکتا ہوں۔"
پچاس کروڑ، مونا اس کے کان میں منمنائی " اوہ ڈیر۔ تم سچ مچ دولت مند ہو اور بہت بڑے دل کے مالک ہو۔"
دلچسپ بات ہے۔" سیموئیل بولا۔ "مسٹر بھاسکر آپ ہمارے پلان کے بارے میں جانے بغیر اتنا روپیہ لگانے کو تیار ہیں۔"
زاہد نے مسکرا کر کہا۔ "میں بے وقوف نہیں ہوں جب اتنا بڑا سرمایہ لگانے کی نوبت آئے گی تو میں اپنے ماہرین کے ساتھ پورے پلان کو آتشی شیشے سے چیک کروں گا۔"
مونا اٹھلا کر بولی "کیا آپ لوگ بزنس کی باتیں کسی اور وقت نہیں کر سکتے۔"
مونا ٹھیک کہتی ہے۔" جیفری بولا "مسٹر شنکر ہم بزنس کی باتیں کرنے کے لئے مسٹر بھاسکر سے الگ میٹنگ کر سکتے ہیں۔"

www.taemeernews.com

"کل شام تک مجھے ہانگ کانگ پہنچنا بہت ضروری ہے" شیکر بولا۔
"تو ہم لنچ پر مل سکتے ہیں، کیوں مسٹر مجا سکر۔"
"میں ازونا اسی بزنس کے لئے آیا ہوں" زاہد بولا "جب آپ کہیں گے اور جہاں کہیں گے میں پہنچ جاؤں گا۔"
ویری گڈ سیموئیل بولا "بس تو کل ہم پلازہ ہوٹل میں ملتے ہیں۔ میں وہیں ٹھیرا ہوا ہوں۔ ایک بجے تک آپ لوگ میرے کمرے پر آجائیے میرے کمرے کا نمبر ۲۰۳ ہے۔"
"بہت اچھا میں پہنچ جاؤں گا۔" زاہد نے جواب دیا۔
مونا نے زاہد کے کان کے پاس منہ لاکر آہستہ سے کہا "ڈارلنگ تم مجھے اپنے ساتھ لے چلوگے۔"
"کہاں —" زاہد نے پوچھا۔
"اپنے کمرے پر۔"
"اگر تم وعدہ کرو کہ مسٹر جیفری مجھے قتل نہیں کر دیں گے۔"
"اوہ نو — باس کو پتہ نہیں چلے گا۔"
"تو پھر ضرور لے چلوں گا۔"
وہ دونوں یہ باتیں بہت آہستہ کر رہے تھے۔ زاہد سمجھ رہا تھا کہ مونا اس کے ساتھ کیوں جانا چاہتی ہے۔ مسٹر جیفری نے مونا کو شاید پارٹی میں اسی لئے بلایا تھا کہ وہ اس کے ساتھ دوستی بڑھا کر اس کے دل کا راز جان سکے۔

ہندی کی نئی ڈکشنری

منگائیے۔ اس ڈکشنری میں ہر ہندی لفظ کا تلفظ اور ترجمہ اردو میں دیا گیا ہے۔ ہندی کے تمام مروجہ الفاظ اس ڈکشنری میں آگئے ہیں۔ قیمت : ۹ روپے

شمع بک ڈپو، آصف علی روڈ، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

www.taemeernews.com

۷

واپسی پر زاہد کو ٹیکسی نہیں لینی پڑی۔ کیوں کہ مونا کے پاس اپنی شور لیٹ گاڑی تھی۔ زاہد گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا اور مونا اس سے چھپکلی کی طرح چمٹی بیٹھی تھی۔ اس کا ایک ہاتھ زاہد کی کمر میں تھا سرا اس کے کاندھے پر رکھا تھا اور اس کا دوسرا ہاتھ زاہد کی ایک ران پر پھسل رہا تھا۔ مونہہ سے وہ ایسی آوازیں نکال رہی تھی جیسے چٹ پٹی چاٹ کھا رہی ہو۔

"ڈارلنگ" وہ نشہ سے بوجھل اور لہکی ہوئی زبان میں بولی۔

"ہوں" زاہد نے ہنکارا بھرا۔

"تم بہت امیر ہو"

"ہوں تو سہی"

"کیا تمہاری شادی ہو گئی"

"ابھی نہیں"

"تو مجھ سے شادی کر لو۔ چاہے ایک مہینے کے لئے، آزمائش کے طور پر کر لو اگر میں ایک مہینہ تمہیں خوش رکھ سکی تو پھر ہم دونوں ہمیشہ ساتھ رہیں گے ورنہ ایک مہینہ بعد میں طلاق لے لوں گی"

"اور طلاق لے کر میری آدھی دولت بھی لے لو گی۔ تمہارے ملک کے قانون کے

www.taemeernews.com

مطابق طلاق کے بعد مرد کو اپنی آدھی دولت بیوی کو دینی پڑتی ہے۔"
"تو پھر ایسا کرو ابھی مجھ سے شادی مت کرو اور ایک مہینہ مجھے اپنے ساتھ رکھ لو۔ میں دیکھنا چاہتی ہوں ڈارلنگ کہ ایک کروڑ پتی کی بیوی بن کر کیسا لگتا ہے۔ بائی دی وے تم کروڑ پتی ہو یا ارب پتی۔"
"پتہ نہیں۔ میں پچاس کروڑ روپیہ اس پروجیکٹ پر یہ سوچ کر لگا سکتا ہوں کہ نقصان بھی ہو سکتا ہے اور میرا پچاس کروڑ روپیہ ڈوب بھی سکتا ہے۔"
"اتنا روپیہ ڈوب گیا تو تمہیں دکھ نہیں ہو گا۔"
"دکھ تو ہو گا مگر فاقہ کرنے کی نوبت نہیں آئے گی۔"
راستہ ختم ہو گیا تھا زاہد نے کار ہوٹل کے سامنے روک دی اور بولا۔
"کیا تم واقعی میرے فلیٹ میں چلنا چاہتی ہو۔"
"یس ڈیر۔ اسی لئے تو آئی ہوں۔"
"میرا خیال ہے تم مجھ پر اپنا وقت ضائع کر رہی ہو مونا ڈیر۔"
"کیوں۔"
"اس لئے کہ ابھی میرا شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔"
"نہ سہی۔ تمہارے فلیٹ میں وہسکی تو ہو گی۔"
"ہاں وہسکی ہے۔"
"بس تو چلو آج کی رات اس پہلی ملاقات کا جشن منائیں گے۔"
زاہد سوچ رہا تھا ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ڈرامہ کر رہے ہیں۔ مونا میرے ساتھ اس لئے آئی ہے کہ میرے بارے میں چھان بین کر کے اپنے آقاؤں کو رپورٹ دے سکے اور میں اسے اس لئے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں کہ اس سے کچھ معلومات حاصل کروں۔
کار گیٹ پر کھڑے مارشل کے حوالے کر کے وہ مونا کو ساتھ لئے ہوٹل میں داخل ہوا مونا اس کے بازو پر تقریباً لٹکی ہوئی تھی۔ زاہد نے کاؤنٹر کے پاس سے گزرتے ہوئے نائٹ کلرک سے کہا۔" ایک بوتل شواز ریگل بھجوا دو۔"
کلرک نے ادب سے کہا" آپ کے سویٹ کے بار میں سب چیزیں موجود ہیں سر۔"
"اوکے تھینک یو۔" مونا نے بچوں کی کلکاری کی طرح ایک قہقہہ لگایا۔
فلیٹ میں داخل ہو کر زاہد نے مونا کو کرسی پر بٹھایا اور دروازہ بند کر کے بولا۔
"پہلے تمہارے لئے وہسکی بنا کر لاؤں یا ذرا کپڑے بدل لوں۔"

www.taemeernews.com

"پہلے وہسکی" مونا لہرائی۔
زاہد نے بار کھول کر ایک پیگ اس کے لئے اور دکھانے کے لئے ایک پیگ اپنے لئے بنایا اور گلاس لے کر مونا کے پاس آیا۔ مونا گلاس ٹکرا کر اور سپ لے کر بولی۔
"کپڑے بدلنے کی کیا ضرورت ہے۔ بس اتار دو۔"
"مجھے عورتوں کے سامنے ننگا ہوتے ہوئے شرم آتی ہے۔"
مونا نے پھر ایک قہقہہ لگایا اور بولی "تم عجیب کرموڑ پتی مرد ہو۔ مجھے تو نہیں آتی یہ دیکھو۔" یہ کہہ کر اس نے اپنی منی شرٹ کی زپ کھینچی اور اتار کر پھینک دی پھر اپنا منی اسکرٹ ایک جھٹکے سے نیچے گرا دیا۔ اس کے بعد اپنے جسم کی نمائش کرتے ہوئے بولی۔
"دیکھو ڈیر۔ مجھے دیکھو، جیفری کہتا ہے میرا جسم ایسا لگتا ہے جیسے مائیکل اینجلو کے سنگ مرمر سے تراشا ہو۔"
"ہے تو ایسا ہی۔" زاہد بولا۔
"ایسے نہیں۔ مجھے چھو کر دیکھو" یہ کہہ کر اس نے زاہد کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پیٹ پر رکھ لیا پھر برزیر میں دونوں انگلیاں ڈال کر اوپر کھسکائی اور سر کے اوپر سے اتار کر پھینک دی، اس کا سینہ واقعی سنگ مرمر سے تراشا ہوا لگتا تھا۔
مونا نے اس کا ہاتھ اپنے سینے پر رکھتے ہوئے کہا "آج سے ایک مہینے تک کے لئے میرے اس جسم کے مالک تم ہو ڈارلنگ۔"
وہ دونوں ایک دوسرے سے اس قدر کھوئے ہوئے تھے کہ زاہد کو بیڈ روم کا دروازہ کھلنے کا احساس بھی نہیں ہوا۔ دراصل وہ ابھی کسی خطرے کی توقع کر بھی نہیں رہا تھا لیکن جب دروازہ کھلا تو اچانک اس کے سارے جسم نے خطرے کو بھانپ لیا اور وہ جلدی سے پلٹا پھر بھی اسے دیر ہو چکی تھی۔ اس کا سر پر کوئی بھاری چیز اتنی زبردست طاقت سے لگی کہ اسے لگا جیسے اس کا سر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گیا ہے۔
بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے مونا کی چیخ بھی سنی تھی۔ اس کے بعد وہ تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

www.taemeernews.com

٨

زاہد کو دوبارہ ہوش آیا تو اس نے خودکو ایک اجنبی کمرے میں میز پر لیٹا پایا۔ میز اس طرح کی تھی جیسی ہسپتالوں میں اپریشن کے لئے استعمال کی جاتی ہے وہ بھی خاص طور پر پاگل خانوں کے ہسپتالوں میں ـــــ میز کے سروں پر لوہے کے شکنجے لگے ہوئے تھے ـــــ اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر لوہے کے ان شکنجوں میں کسے ہوئے تھے اور ماتھے پر سے بھی لوہے کا ایک شکنجہ اس کے سر کو جکڑا ہوا تھا۔

اس کے سر میں سخت تکلیف تھی۔ سر کی دھمک سارے بدن میں درد بن کر پھیل رہی تھی، آنکھیں کھول کر وہ کچھ دیر سانس روکے پڑا رہا تاکہ سر کے درد کی تکلیف برداشت کرنے کے لئے اپنے اندر قوت پیدا کر سکے اسے احساس نہیں تھا کہ وہ کمرے میں اکیلا نہیں ہے ـ چند منٹ تک وہ گہرے گہرے سانس لیتا رہا۔ آخر درد کی ٹیسیں کچھ کم ہو گئیں تو اس نے سر گھمانے کی کوشش کی۔ اسی وقت ایک آواز نے کہا۔

"کوشش بے کار ہے"

آواز کے ساتھ ہی ایک آدمی اس کے قریب آیا۔ اب وہ اس آدمی کا آدھا جسم دیکھ سکتا تھا اس کے اندازے کے مطابق آدمی کا قد ساڑھے پانچ فٹ سے زیادہ نہیں تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ایسا اوزار تھا جس کے ایک سرے پر مریضوں کا آپریشن کرنے والا نشتر

www.taemeernews.com

تھا اور دوسرے سرے پر ایک سوئی جیسی چیز تھی — جس کا سرا ایک ہک کی طرح مڑا ہوا تھا۔ زاہد نے اس کے ہاتھ میں اوزار دیکھ کر کہا۔

"تم ڈاکٹر ہو یا پاگل"۔

"دونوں۔" اس شخص نے مسکرا کر کہا "میں انسانی جسم کی اناٹومی کا ماہر ہوں۔ چین میں رہ کر میں نے انسانی جسم کے ان حصوں کی کھوج کی ہے جن پر ہلکی سی چوٹ لگا کر بھی زیادہ سے زیادہ تکلیف پہنچائی جا سکتی ہے ... یعنی ایک طرح سے میں ٹارچر ایکسپرٹ ہوں"۔

"خوشی ہوئی تم سے مل کر۔ مگر میری سمجھ میں نہیں آیا مجھ سے تمہاری کیا دشمنی ہے"۔

"دشمنی صرف یہ ہے کہ تم ارب پتی ہو اور میں نہیں"۔

"اس کا مطلب ہے تم مجھے بلیک میل کرنے کے لئے یہاں لائے ہو"۔

اصل مقصد یہی ہے لیکن پہلے میں اپنا اطمینان کرنا چاہتا ہوں کہ تم واقعی ارب پتی ہو یا نہیں"۔

"یہ اطمینان کیسے کرو گے"۔

"ہماری اطلاع کے مطابق تم گلیکسی ٹوائز کی ایجنسی لینے آئے ہو"۔

"تمہاری اطلاع بالکل صحیح ہے بلکہ میں تو اس فرم کا پارٹنر بننے کو بھی تیار ہوں"

"کیوں"۔

"یہ کیا سوال ہوا۔ میں بزنس مین ہوں۔ میرے پاس روپیہ ہے"۔

لگتا ہے تم کچھ احمق بھی ہو۔ جتنے بھی کروڑ پتی یا ارب پتی ہوتے ہیں وہ کسی بھی کاروبار میں اس وقت تک روپیہ نہیں لگاتے جب تک انہیں یہ یقین نہ ہو جائے کہ ان کا روپیہ نہیں مرے گا"۔

"لیکن ہر نیا بزنس ایک رسک ہوتا ہے"۔

"تم نے یہ نہیں سوچا کہ جو کھلونے یہ فرم تیار کرے گی وہ ہر بچہ نہیں خرید سکتا شاید تم جیسے ارب پتیوں کے بچے ہی خرید سکیں گے"۔

"مجھے معلوم ہے۔ میں نے اس بارے میں پوری طرح حساب لگا لیا ہے اس کے بعد ہی فرم کی ایجنسی لینے کا فیصلہ کیا ہے"۔

زاہد یہ سمجھ گیا تھا کہ یہ لوگ بلیک میلر نہیں ہیں بلکہ اس کو اس لئے لائے ہیں تاکہ فرم میں اس کی دلچسپی کا اصل مقصد جان سکیں۔

www.taemeernews.com

"کیا حساب لگایا ہے تم نے"
"میرے ملک میں ایک لاکھ کے لگ بھگ ایسے اسکول ہیں جن میں سائنس پڑھائی جاتی ہے۔ چونکہ یہ کھلونے لائف لائک ہیں یعنی ان میں وہی مشینری لگائی جائے گی جو اصل چیزمیں لگی ہوتی ہے۔ اس لئے سائنس اور انجینئرنگ کے طالب علموں کے لئے یہ کھلونے بہت سود مند ثابت ہو سکتے ہیں۔ اسی بنیاد پر تمہیں حکومت سے تمام اسکولوں کے لئے آرڈر دے سکتا ہوں"
"کیا تمہارے ملک کا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اتنا خرچ برداشت کرے گا"
"اگر مجھے چوتھائی اسکولوں کے لئے بھی آرڈر مل گیا تو میں پہلی کھیپ میں ہی کروڑوں کما لوں گا"
"کیا تمہیں یقین ہے تمہاری گورنمنٹ ایسے کھلونوں کے لئے آرڈر دے دے گی"
"میرے تعلقات ہیں، روپیہ پاس ہو تو آدمی ہر جگہ گھس بیٹھ کر سکتا ہے"
"آل رائٹ، اب ثبوت دو کہ تم ارب پتی ہو"
"زاہد نے حیرت سے کہا" ثبوت کیسے دوں۔ تم میرا پاسپورٹ دیکھ سکتے ہو۔ میں کوئی دھوکے باز نہیں"
"پاسپورٹ کوئی ثبوت نہیں ہوتا" اس شخص نے کہا" ایسے پاسپورٹ روپیہ خرچ کر کے ہزاروں بنوائے جا سکتے ہیں"
"مجھ جیسے دولت مند آدمی کو جعلی پاسپورٹ بنوانے کی کیا ضرورت ہے۔
"یہ بھی تو ہو سکتا ہے تم جعلی دولت مند ہو"
"میں جعلی دولت مند نہیں ہوں"
"ہم بغیر ثبوت تمہاری بات کیسے مان سکتے ہیں"
"اگر تم واقعی ارب پتی ہو تو تم ہمیں دو کروڑ روپیہ دے کر اپنے دولت مند ہونے کا ثبوت دے سکتے ہو"
"اوہ تو تم دو کروڑ روپے کے لئے مجھے اغوا کر کے لائے ہو"
"ہاں ــ اور اگر تم واقعی ارب پتی ہو تو تمہاری زندگی کی قیمت دو کروڑ روپے زیادہ نہیں ہے، یہاں سے جا کر ہی میں روپے کا بندوبست کر سکتا ہوں"
"ہم لوگ اتنے بے وقوف نہیں۔ تم اپنے کسی خاص آدمی کے نام ہمیں خط لکھ سکتے ہو کہ وہ ہمیں دو کروڑ روپیہ دے دے۔ اس کے علاوہ اگر تم واقعی گلیکسی ٹوائز کی

www.taemeernews.com

ایجنسی لینے آئے ہو تو تم نے کچھ روپیہ ضرور یہاں کے بینکوں میں ٹرانسفر کیا ہوگا ــــ ہم تمہیں دس منٹ سوچنے کا وقت دے سکتے ہیں۔ اچھی طرح سوچ لو یہ تمہاری زندگی اور موت کا سوال ہے "

زاہد کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ان لوگوں کا اصل مقصد کیا ہو سکتا ہے۔ کم ازکم بلیک میلر اس طرح کا روپیہ نہیں مانگتے۔ وہ تو کسی کو اغوا کرنے کے بعد اس کے رشتہ داروں سے روپیہ کا مطالبہ کرتے ہیں "

" دس منٹ" اس شخص نے جواب دیا۔ اگر تم نے دس منٹ میں کوئی فیصلہ نہ کیا تو میں تمہارے جسم کی سرجری شروع ....."

الفاظ اس کے مونہہ میں ہی رہ گئے۔ اچانک دروازہ پرشور آواز سے کھلا اور ایک آواز نے کہا۔

" نو سر ــــ میں سیٹھ بھاسکر کے جسم پر سرجری کی اجازت نہیں دے سکتا آپ سب لوگ زندگی چاہتے ہیں تو اپنے ہاتھ اوپر کر لیں "

خوشی کی لہر زاہد کے جسم میں دوڑ گئی۔ کیوں کہ وہ جاوید تھا۔ جاوید کے ہاتھ میں ریوالور تھا اور اس نے ریوالور سے ان سب کو نشانہ بنا رکھا تھا۔

www.taemeernews.com

۹

چند لمحوں کے لئے کمرے میں موت کا سا سناٹا چھا گیا۔ ہر شخص اپنی جگہ ساکت کھڑا رہ گیا۔ زاہد کو حیرت یہ تھی کہ جاوید وہاں کیسے پہنچ گیا تھا۔ کیا اس نے اس کو اغوا ہوتے دیکھ لیا تھا جب ہوٹل رینگا گیا تھا تو جاوید سے کہہ گیا تھا کہ وہ اس درمیان آرام کر سکتا ہے۔ بہرحال جاوید کو دیکھ کر اسے خوشی ہوئی۔ چند لمحوں کے سناٹے اور سکوت کے بعد اچانک چھوٹے قد کے آدمی کے جسم میں جنبش ہوئی زاہد کو اس کی پھرتی دیکھ کر حیرت ہوئی ؛ اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا۔ دوسرے ہی لمحہ اس کا نشتر جاوید کے بازو میں گھسا ہوا تھا۔ جاوید کا دوسرا ہاتھ اپنے بازو کی طرف گیا۔ ان دونوں آدمیوں کے لئے اتنا وقت کافی تھا۔ دونوں نے چھلانگیں لگائیں کمرے میں اندر داخل ہونے والے دروازے کے مقابل ایک دروازہ اور تھا جو کھلا ہوا تھا۔ وہ دونوں اس دروازے سے باہر نکل گئے۔

جاوید نے ایک جھٹکے سے نشتر اپنے بازو سے نکال کر پھینک دیا۔ پھر وہ بھی دوڑتا ہوا سامنے والے دروازے میں چلا گیا کچھ دیر بھاگتے قدموں کی آوازیں آتی رہیں۔ پھر کسی کار کا انجن اسٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی۔ ساتھ ہی تین چار فائر ہوئے۔ آخر کچھ دیر بعد جاوید اکیلا واپس آیا اور بولا

www.taemeernews.com

"دونوں بھاگ گئے۔"

"چلو اچھا ہوا" زاہد نے کہا۔ "اب تم مجھے کھول دو۔"

شکنجوں میں اسکریو لگے ہوئے تھے۔ جاوید وہ اسکریو کھولنے لگا۔ زاہد نے کہا۔ "تم اچانک کہاں آ ٹپکے۔"

"کیا کرتا مجھے خطرے کا احساس تھا۔ ہوٹل کی معرفت ایک کار لے کر میں ہوٹل ریگا پہنچ گیا تھا اور وہیں انتظار کر رہا تھا کہ آپ اس پھلجھڑی کے ساتھ باہر نکلے۔ میں اندر ہی اندر انار کی طرح سرسرانے لگا۔ جب آپ خوب صورت لڑکیوں کو استعمال نہیں کر سکتے تو ان کو ضائع کیوں کرتے ہیں۔"

میں اسے نہیں لایا تھا وہ زبردستی میرے ساتھ آئی تھی بظاہر وہ ایک ارب پتی کی بیوی بننے کا تجربہ کرنا چاہتی تھی لیکن میرا خیال ہے وہ یہ جاننا چاہتی تھی کہ میں واقعی وہی ہوں جو خود کو ظاہر کر رہا ہوں یا کچھ اور ہوں۔"

"اور یہ لوگ کیا چاہتے تھے۔"

بظاہر یہ دونوں دو کروڑ روپے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ لیکن میرا خیال ہے ان کا اصل مقصد بھی اصل شخصیت جاننا تھا۔"

"اس کا مطلب ہے ان لوگوں کو شک ہو گیا ہے کہ آپ سیٹھ بھاسکر نہیں۔" جاوید نے سر کا شکنجہ کھول کر کہا۔

زاہد اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا "یہ ضروری نہیں کہ انہیں مجھ پر شک ہو گیا ہو۔ ہو سکتا ہے وہ صرف اپنا اطمینان کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ان دونوں سے ایک بات واضح ہو جاتی ہے۔"

"وہ کیا۔"

وہ لوگ سیدھا بزنس نہیں کر رہے ہیں بلکہ کوئی گول مال ہے۔ کوئی غیر قانونی چیز درمیان میں ہے۔ اسی لئے وہ میرے بارے میں چھان بین کر کے اپنا اطمینان کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ان کا بزنس سیدھا سادہ بزنس ہوتا تو انہیں میرے بارے میں چھان بین کرانے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ یا تو مجھے سول ایجنسی دینے سے انکار کر دیتے یا اپنی شرائط رکھتے، کچھ روپیہ ایڈوانس مانگتے، اسی سے ان کو اندازہ ہو جاتا کہ میں ان کے ساتھ بزنس کرنے کو تیار ہوں یا نہیں۔"

لیکن وہ پہلے اپنا اطمینان کرنا چاہتے ہیں کہ میں سیٹھ بھاسکر کے بھیس میں کوئی اور نہ ہو اس لئے اب یہ بات یقینی ہے کہ ان کے بزنس میں کوئی ایسی چیز ضرور ہے جسے وہ چھپانا چاہتے

www.taemeernews.com

ہیں اسی لئے شاید انہوں نے مقامی ایجنٹ کاک کو قتل کر دیا ہے۔ شاید کاک کو ان کے اسی راز کا پتہ چل گیا تھا۔"

"آپ کے خیال میں وہ کیا چیز ہو سکتی ہے جسے وہ چھپانا چاہتے ہوں؟"

"اسمگلنگ بھی ہو سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے وہ ان کھلونوں میں افیم، کوکین قسم کی چیزیں اسمگلنگ کرنا چاہتے ہوں۔ ہو سکتا ہے ہتھیار اسمگلنگ کرنا چاہتے ہوں۔"

"لیکن آپ بھول رہے ہیں۔ فرم کے پارٹنرز سب دولت مند اور باعزت آدمی ہیں، جن میں سے ایک اپنے ملک کا منسٹر بھی ہے۔"

زاہد نے میز پر سے اترتے ہوئے کہا۔" اتنی دولت ایمان داری سے کبھی نہیں کمائی جاتی برخوردار ہر ارب پتی دنیا کا ہر جرم کرنے سے نہیں گھبراتا۔ چونکہ اس کے پاس دولت ہوتی ہے۔ اس کے جرم دولت میں دب جاتے ہیں۔ جہاں تک وزیر ہونے کا تعلق ہے ہمارے ملک میں کیا نہیں ہوتا کیا ہر بڑے سرمائے دار کے زر خرید بہت سے عوامی نمائندے نہیں ہوتے۔ الیکشنوں پر سرمایہ دار کروڑوں روپیہ اسی لئے خرچ کرتے ہیں تاکہ اپنی مرضی کے مطابق کسی کو وزیر بنوا کر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔"

زاہد کے سینے پر سے نشتر کی نوک سے قمیض کٹ گئی تھی اور لکیروں پر خون کے قطرے موتیوں کی طرح جھلک رہے تھے، جاوید نے کہا۔

"آپ یہ قمیض اتار دیجئے۔ میں اپنی قمیض دے دیتا ہوں۔"

"اس کی ضرورت نہیں، تمہارے پاس کار ہے۔"

"جی ہاں۔"

"تو تم ہوٹل پہنچ کر مجھے اپنی قمیض لا دینا، میں اس وقت تک کار میں بیٹھا رہوں گا۔"

"تو پھر ہم چلیں۔"

"چلنے سے پہلے میں اس مکان کو ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"میرا خیال ہے مکان خالی ہے۔ اس وقت ہم آزونا شہر سے پندرہ بیس میل دور جنگل میں ہیں۔ یہ مکان ایک طرح کا فارم ہاؤس ہے جس میں کوئی رہتا نظر نہیں آتا، کیونکہ کسی کمرے میں فرنیچر نہیں۔"

پھر بھی زاہد نے سارے مکان کا ایک چکر کاٹا۔ یہ چار کمروں کا مکان تھا اور سارے کمرے خالی تھے۔

"حیرت ہے" زاہد بولا" اگر یہاں کوئی نہیں رہتا تو یہ میز یہاں کیسے آ گئی۔"

www.taemeernews.com

"یہ میز تو آج ہی لائی گئی ہے یا پھر یہ مکان ان لوگوں کا مارچہ ہاؤس ہے اور مستقل طور پر یہ میز یہاں رہتی ہے۔"

"ایسا ہی لگتا ہے" زاہد نے سر ہلا کر کہا "آؤ واپس چلتے ہیں۔"

وہ دونوں باہر آکر کرائے کی کار میں آکر بیٹھ گئے جو اس نے درختوں کے ایک جھنڈ کی آڑ میں کھڑی کر دی تھی ۔ راستے میں جاوید بولا تو آپ کا خیال ہے یہ دونوں فرم کے غنڈے تھے۔"

" میں تھوڑا سا الجھن میں ہوں" زاہد بولا ۔ "کیوں۔"

"میرا خیال ہے ان دونوں کا فرم کے کسی ممبر سے کوئی واسطہ نہیں تھا فرم کے مینجنگ ڈائرکٹر نے اپنی خوب صورت سکریٹری کو میرے پیچھے لگا دیا تھا اس لئے ان کو مجھے اغوا کرانے کی ضرورت نہیں تھی۔"

" پھر یہ کون تھے۔"

" یہی تو مجھے حیرت ہے۔ دوسری حیرت یہ ہے کہ اگر یہ فرم کے کسی پارٹنر کے آدمی نہیں تھے تو ان کو میرے بارے میں کیسے پتہ چلا ۔ یہ کیسے پتہ چلا کہ میں کہاں ٹھیرا ہوا ہوں"

جاوید کچھ دیر سوچتا رہا پھر بولا۔" جہاز میں اس ہوسٹس کو میں نے بتایا تھا کہ آپ ہوٹل رائل میں ٹھیریں گے ۔ اور وہ آپ کی ذات میں ضرورت سے زیادہ دلچسپی بھی لے رہی تھی۔"

یہ بھی حیرت کی بات ہے لوگ اکثر ہوائی جہازوں میں سفر کرتے ہیں ۔ ان میں دولت مند بھی ہوتے ہیں اسمگلر بھی ۔ پھر کوئی ہوسٹس کسی خاص شخص میں دلچسپی کیسے لے سکتی ہے۔"

پہلے ان کو سول ایجنسی کے بارے میں خط لکھا جا چکا ہے جس میں یہ بھی لکھا تھا کہ آپ بزنس کی بات کرنے خود آ رہے ہیں اس لئے ممکن ہے ہوسٹس بھی ان کی ایجنٹ ہو انہیں توقع تھی کہ وہ خود آئیں گے۔"

یہی تو مجھے حیرت ہے ۔ اگر ان کا بزنس صرف بزنس ہے تو اتنی احتیاطیں اور اتنی چھان بین کیوں ۔ آخر وہ کھلونوں کی آڑ میں کیا کرنا چاہتے ہیں۔"

"آپ اس لڑکی سے میرا تعارف کرا دیجئے ۔ اگر وہ کچھ جانتی ہے تو اس سے میں آپ کو معلوم کر کے بتاؤں گا۔"

وہ کسی ارب پتی کی بیوی بننا چاہتی ہے۔"

" پھر تو بے وقوف ہے۔"

یہ کہہ کر جاوید کاندھے اچکا کر خاموش ہو گیا۔

www.taemeernews.com

١٠

زاہد ہوٹل میں پہنچا تو پتہ چلا وہاں ایک ہنگامہ مچا ہوا تھا۔ سارے ہوٹل کو پولیس نے گھیر رکھا تھا۔ ان کی کار جیسے ہی جا کر رکی دو پولیس افسروں نے کار کے اندر روشنی ڈالی۔ زاہد کے جسم پر زخم اور خون دیکھ کر وہ بولے ”آپ کون ہیں۔ اپنے شناختی کارڈ دکھائیے“

”کیا ہنگامہ ہے“ زاہد حیرت سے بولا۔

”ہوٹل کے ایک دولت مند گیسٹ کو اغوا کر لیا گیا ہے“

زاہد کو ہنسی آ گئی۔ اس نے کار سے اترتے ہوئے کہا ــــ ”وہ معزز اور دولت مند مہمان میں ہی ہوں“

”یہ مذاق کا موقعہ نہیں مسٹر“ ایک پولیس افسر نے کہا

اسی وقت تیسری منزل کی کھڑکی سے ایک عورت کی چیختی آواز سنائی دی۔

”وہ مسٹر بھاسکر آ گئے ــ باس دیکھئے وہ نیچے کھڑے ہیں“

زاہد نے سر اٹھا کر دیکھا۔ اس کے فلیٹ کی کھڑکی میں مونا کھڑی تھی دوسرے ہی لمحے کھڑکی میں پہلے شیکرا اور سیموئیل کے چہرے نظر آئے پھر ان دونوں کو ہٹا کر جیفری کا آدھا جسم باہر جھکا۔ زاہد کو پہچان کر جیفری نے پولیس افسروں سے پکار کر کہا ”آفیسرز یہی ہمارے مہمان ہیں۔ ان کو اوپر لے آئیے“

www.taemeernews.com

یہ سن کر دونوں پولیس افسر ادب سے کھڑے ہو گئے اور بولے "سوری سر۔ لیکن آپ کی حالت ایسی ہو رہی ہے۔"

زاہد نے ان کی بات کاٹ کر کہا "کوئی بات نہیں" پھر اس نے جاوید سے کہا ـــــ "ٹھیک ہے ۔ میں پھر فون کر لوں گا۔" یہ کہہ کر وہ دونوں افسروں کے ساتھ ہوٹل میں داخل ہوا۔

اپنے فلیٹ میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ فرم کے چاروں پارٹنر اور مونا وہاں موجود تھے۔ کمرے کا نقشہ کسی جنرل کے کمرے جیسا تھا جیسے وہ جنگ لڑنے کا پلان بنا رہا ہو کمرے کے بیچ میں میز پر شہر کا نقشہ پھیلا ہوا تھا جس پر جگہ جگہ لال نشان لگے تھے ـــــ زاہد کو دیکھتے ہی سب سے پہلے جیفری نے آگے بڑھ کر مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ مسٹر بھاسکر ہم تو ڈر ہی گئے تھے۔ تھینکس گاڈ کہ آپ واپس آگئے مونا نے جب مجھے فون کیا کہ وہ غنڈے آپ کو بے ہوش کر کے لے گئے ہیں۔ تو میری تو جان ہی نکل گئی تھی، ہمارے ملک کی کتنی بدنامی ہوتی۔"

"آپ کی توجہ کا شکریہ" زاہد بولا "شکر ہے کہ میں زندہ واپس آگیا ہوں۔"

"وہ لوگ آپ کو کہاں لے گئے تھے۔"

"مجھے خود معلوم نہیں" زاہد بولا۔

"وہ آپ سے کیا چاہتے تھے۔"

"دو کروڑ روپیہ۔"

"بائی گاڈ ـــــ دو کروڑ" مونا نے گہرا سانس لے کر کہا۔

"پھر آپ ان کے پنجے سے کیسے چھوٹے۔"

"وہ اناڑی لگتے تھے۔ میری باتوں میں آگئے" زاہد نے جھوٹ بولا۔ "میں نے ان سے کہا کہ صبح میں ان کو روپیہ منگوا دوں گا، وہ ایک خالی مکان میں مجھے باندھ کر ڈال گئے۔ اتنے ناتجربہ کار تھے جب وہ میرے ہاتھ باندھ رہے تھے تو میں نے اپنی کلائیاں چوڑی کر لی تھیں وہ ان کو پتہ بھی نہیں چلا وہ مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد آدھے گھنٹے میں ہی میں نے اپنے ہاتھ کھول لئے۔ پھر پیر کھول کر میں وہاں سے بھاگ آیا ـــ"

وہ مکان کہاں تھا۔ جیفری نے پوچھا۔ مجھے اتنا معلوم ہے کہ وہاں اندھیرا تھا اور جنگل تھا۔ مکان بھی تھا۔ بعد میں مجھے راستے میں ایک ٹرک مل گیا جو مجھے شہر کے اندر

www.taemeernews.com

چھوڑ گیا پھر میں نے اپنے سکریٹری کو فون کر دیا۔ وہ گاڑی لے کر آگیا اور مجھے یہاں تک لے آیا۔ معاف کیجئے اگر آپ اجازت دیں کہ میں ذرا مونہہ ہاتھ دھولوں اور اپنے زخموں کی مرہم پٹی کر لوں۔"

"ہاں ہاں ۔۔۔ آپ مونہہ ہاتھ دھویئے، جیفری نے کہا " موتا تم ہوٹل کے ڈاکٹر کو بلاؤ تاکہ وہ مسٹر بھاسکر کے زخم دیکھ سکے "۔

زاہد باتھ روم میں چلا گیا۔ ہاتھ دھونے کے لئے اس نے کھولے تو پہلی بار اسے پتہ چلا کہ اس کے ہاتھوں پر کوئی سیاہ چیز لگی تھی۔ اس نے غور سے دیکھا۔ سیاہی بھی ہاتھوں کی لکیروں کے اندر محسوس ہو رہی تھی۔ اسے حیرت ہوئی کہ سیاہی اس کے ہاتھوں پر کیسے لگی ۔۔۔

یہ سوچتے ہوئے اس نے ہاتھوں کو صابن لگایا۔ پھر پانی ڈالا تو پانی کالا محسوس ہوا۔

" اچانک ایک خیال اس کے ذہن میں گیا۔ کیا اس کی بے ہوشی میں اس کے ہاتھوں پر سیاہی لگا کر اس کی انگلیوں کے نشان لئے گئے ہیں "۔

یہ بات سمجھ میں آتی تھی۔ کسی آدمی کی شناخت کے لئے اس کی انگلیوں کے نشان ہی یقینی چیز ہوتے تھے "۔

پھر ان دونوں اغوا کرنے والوں کا رویہ بھی عجیب تھا۔ کم از کم وہ پیشہ ور غنڈے نہیں لگتے تھے۔ جس کے ہاتھ میں نشتر تھا اس نے نشتر کم استعمال کیا تھا اور اس کو ڈرانے کی کوشش زیادہ کی تھی۔ اس کے جسم پر کھینچی گئی دو لکیریں بھی صرف خراشیں جیسی تھیں وہ اس کو زیادہ نقصان نہیں پہنچانا چاہتے تھے پھر جیسے ہی جاوید آیا وہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔

پھر وہ کون لوگ تھے ؟؟؟

فرم کے چاروں پارٹنر کو یہاں دیکھ کر اور پولیس کو چاروں طرف پا کر زاہد کو یہ بھی یقین ہو گیا تھا کہ کم از کم وہ ان میں سے کسی کے ساتھی نہیں تھے جس طرح ان لوگوں نے یہاں بکھیڑا پھیلایا ہوا تھا۔ اس سے صاف پتہ چلتا تھا کہ وہ اس کے اغوا کئے جانے پر واقعی پریشان ہو گئے تھے۔

زاہد نائٹ گون پہن کر باہر آیا تو ڈاکٹر موجود تھا۔ زاہد نے بہت منع کیا کہ اب اس کو ڈاکٹر کی ضرورت نہیں۔ لیکن وہ لوگ نہ مانے۔ ڈاکٹر نے اس کا معائنہ کیا اور

Delhi
18452 — 1985

www.taemeernews.com

خراشوں پر ایک دوا لگا کر کہا۔
"مسٹر بھاسکر بالکل ٹھیک ہیں۔ آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ میں مشورہ دوں گا اب یہ آرام کریں تو بہتر ہے۔"
"تھینکس گاڈ" مونا بولی "ہم سب لوگ تو ڈر ہی گئے تھے۔"
"میرا خیال ہے، اب ہمیں چلنا چاہئے" جیفری بولا۔
"ہاں اب ہم چلتے ہیں مسٹر بھاسکر" سیموئیل بولا "کل ہم لنچ پر مل رہے ہیں، یہ یاد رکھنا۔"
"وہ مجھے یاد ہے۔" ان کے جانے کے بعد زاہد نے جاوید کے کمرے کا نمبر ملایا اور پوچھا
"سب ٹھیک ہے۔"
"جی نہیں سب ٹھیک نہیں" جاوید بولا۔ "کیا ہوا۔"
"ایک تو میرے پیچھے میرے سامان کی تلاشی لی گئی ہے دوسرے ریتا کا فون آیا تھا۔"
"ریتا کون ہے۔"
"وہی ہوسٹس۔"
"وہ کیا کہتی تھی۔"
"اس نے ایک فون نمبر چھوڑ دیا تھا کہ میں آؤں تو اسے فون کر لوں۔"
"پھر تم نے فون کیا۔"
"کیا تھا، مگر گھنٹی بجتی رہی یا تو وہ انتظار کر کے اس فون کے پاس سے کہیں چلی گئی ہے یا سو گئی ہے۔ آپ کی طرف سب ٹھیک ہے۔"
"ہاں۔۔ فی الحال تو خیریت ہے۔"
"وہ چھپتن چھُری کہاں ہے۔"
"وہ بھی چلی گئی ہے۔"
"کم از کم اس کو تو رکنا چاہئے تھا۔"
"وہ صبح آ جائے گی۔۔ ابھی تم ان لوگوں سے نہ ملو۔"
"مگر ان کو معلوم ہے کہ سیٹھ بھاسکر کا سکریٹری ساتھ آیا ہے۔"
"تو بس سکریٹری بنے رہو۔۔ اچھا خدا حافظ"
یہ کہہ کر زاہد نے فون رکھ دیا۔

www.taemeernews.com

۱۱

صبح اُٹھ کر نہا دھو کر زاہد نے پھر جاوید کو فون کر کے پوچھا "کیا اس لڑکی ریتا سے فون پر کوئی بات ہوئی"۔

"نہیں"۔ جاوید نے جواب دیا "میں کئی بار اس کے دیئے ہوئے نمبر پر فون کر چکا ہوں ۔ کوئی جواب ہی نہیں ملتا"۔

"تو چھوڑو ۔ اسے ضرورت ہوگی تو خود مل لے گی ۔ میں ناشتہ کر کے ذرا سامو سے ملنے جا رہا ہوں ۔ اس کے یہاں ٹرانسمیٹر ہے ۔ میں جنرل کو رپورٹ دینا چاہتا ہوں ۔ اس کے بعد دوپہر کو سیموئیل کے کمرے پر میٹنگ ہے جس میں یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ مجھے ہندوستان کے لئے سول ایجنسی دی جائے یا نہیں"۔

"او کے باس ۔ میں دور رہ کر آپ کی نگرانی کرتا رہوں گا ۔ کل کے واقعہ کے بعد آپ کو میں اکیلا نہیں چھوڑوں گا"۔

"ٹھیک ہے ۔ گڈ لک"۔

زاہد نے فون رکھ دیا پھر کمرے پر ناشتہ منگانے کا آرڈر دیا ۔ وہ ناشتہ کا انتظار کر ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی ۔ اس نے ریسیور اٹھا کر ہیلو کہا" دوسری طرف سے مونا کی آواز سنائی دی ۔

"کیسے ہو ڈیئر مہا سکھ ۔ میں مونا بول رہی ہوں"۔

www.taemeernews.com

"میں بالکل ٹھیک ہوں "۔
"تو میں تم سے ملنے آرہی ہوں "۔
"ابھی نہیں ۔۔ میں آدھے گھنٹے کے لئے ایک دوست سے ملنے جا رہا ہوں "۔
"کیا تمہارا یہاں کوئی دوست بھی ہے "۔
"تمہارا کیا خیال ہے ۔ کیا میں صرف دشمن بناتا ہوں "۔
"کب تک واپس آجاؤ گے "۔
"مجھے شاپنگ بھی کرنی ہے اس لئے شاید گیارہ بجے سے پہلے نہ آسکوں "۔
آل رائٹ میں گیارہ بجے آجاؤں گی ۔ یہ کہہ کر مونا نے فون رکھ دیا ۔

ناشتہ کرکے زاہد ہوٹل سے باہر نکلا ۔ پہلے وہ ٹیکسی لے کر شہر کے بڑے بازار میں پہنچا ۔ کچھ دیر بازار میں گھومتا رہا ، وہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ اس کا تعاقب تو نہیں کیا جا رہا ۔ آدھے گھنٹے بعد جب اسے یقین ہو گیا کہ اس کا تعاقب نہیں کیا جا رہا ہے تو وہ جنرل اسٹور میں داخل ہوا وہی کل والا کلرک کاؤنٹر پر بیٹھا تھا اس نے زاہد کو پہچان کر فوراً دفتر والے کمرے میں بھیج دیا ۔ سافو اس کو دیکھتے ہی کھڑا ہو گیا ۔ زاہد نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا ۔

"آپ نے میرا کل کا پیغام ہیڈ کوارٹر بھیج دیا تھا "۔
"یس سر "۔
"آپ کا ٹرانسمیٹر کہاں ہے "۔
"یہیں اسٹور میں ہے "۔
"میں خود جنرل سے بات کرنا چاہتا ہوں "۔

سافو زاہد کو اسٹور کے بیسمنٹ میں بنے اسٹور میں لے آیا بیسمنٹ میں ٹرانسمیٹر تھا جس کا انٹینا اوپر لگے ٹی وی کے انٹینا کی طرح لگا ہوا تھا ۔ سافو نے پوچھا ۔
"آپ ٹرانسمیٹر آپریٹ کریں گے "۔
"ہاں "۔ زاہد نے سر ہلایا ۔
"تو میں چلتا ہوں ، آپ اطمینان سے بات کر لیجیے "۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا ۔
زاہد نے فریکوینسی ملائی ۔ تھوڑی دیر بعد ہی ہیڈ کوارٹر کے آپریٹر کی آواز آئی تو اس نے کہا ۔

www.taemeernews.com

"میں جنرل سے فوراً بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"ایک منٹ کے انتظار کے بعد ہی جنرل کی آواز آئی "یس کرنل"

"آپ کو میرا پیغام مل گیا تھا۔"

"یس۔ ہم اس لڑکی کے بارے میں چھان بین کر رہے ہیں۔ جیسے ہی کوئی بات ہو گی میں اطلاع کر دوں گا۔"

"یہاں کچھ اور عجیب واقعات پیش آئے ہیں سر جنہوں نے مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے۔" یہ کہہ کر زاہد نے اپنے اغوا کا واقعہ تفصیل سے سنایا۔ آخر میں اس نے کہا۔

"ان واقعات سے ایسا لگتا ہے سر کہ کچھ اور لوگ بھی یا تو میری ذات میں دل چسپی لے رہے ہیں یا پھر وہ کھلونوں کی فرم میں دل چسپی رکھتے ہیں۔"

"کیا یہ ممکن ہے کہ فرم کے ڈائرکٹروں نے ہی تمہیں اغوا کیا ہو اور وہ یہ جاننا چاہتے ہوں کہ تم کچھ اور تو نہیں ہو۔"

"نو سر۔ میرا خیال ہے اغوا کرنے والے ان کے آدمی نہیں تھے۔ دوسری حیرت کی بات یہ تھی کہ اغوا کرنے والے عام بلیک میلروں سے مختلف تھے۔ انہوں نے مجھ سے دو کروڑ روپے کا مطالبہ کیا تھا۔ مجھے ٹارچر کرنے کا مظاہرہ بھی کیا۔ لیکن سب کچھ انہوں نے اس طرح کیا جیسے وہ مجھ پر تاثر ڈالنا چاہتے ہوں کہ وہ لوگ واقعی عام جرائم پیشہ شخص ہیں اور محض روپیہ وصول کرنے کی غرض سے مجھے اغوا کر کے لائے ہیں۔"

تمہارا مطلب ہے وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتے تھے نہ ہی ان کا مقصد تم سے روپیہ وصول کرنا تھا۔"

"جی ہاں۔"

"پھر وہ کیا چاہتے تھے۔"

"شاید یہ جاننا چاہتے ہوں کہ میں واقعی سیٹھ تھاسکر ہوں یا نہیں۔"

"بات کچھ سمجھ میں نہیں آتی۔"

"میری سمجھ میں بھی نہیں آتی سر۔ جب جاوید مجھے چھڑانے آیا تو وہ اس طرح ڈر کر بھاگ گئے جیسے اناڑی بلیک میلر ہوں۔"

"تم ان کا حلیہ بتا سکتے ہو۔"

"جی ہاں۔"

"تم بتاؤ۔ میں ان کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔"

www.taemeernews.com

زاہد نے اغوا کرنے والے دونوں آدمیوں کا حلیہ جنرل کو لکھوا دیا۔ آخر میں اس نے کہا "بات کچھ سمجھ میں نہیں آ رہی ہے سر۔ رپورٹ کے مطابق ان کے کھلونے بنانے کی فیکٹری میں دو سال سے کام ہو رہا ہے۔ سوائے کاک کے ابھی تک کسی نے اس فرم پر کسی طرح کے شک کا اظہار نہیں کیا۔"

"اگر کاک کا شک بے بنیاد ہوتا تو اس کو قتل نہ کیا جاتا۔"

"یہی بات تو مجھے پریشان کر رہی ہے۔ میں جب سے آیا ہوں مسلسل سوچ رہا ہوں میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کھلونوں کی آڑ میں وہ لوگ کس طرح کا غیر قانونی کاروبار کر سکتے ہیں سوائے اس کے کہ وہ کھلونوں میں دوائیں ایک ملک سے دوسرے ملک کو اسمگل کرنا چاہتے ہوں اگر ایسا ہے تو یہ کیس انٹرپول کا ہے یا مقامی گورنمنٹ کا۔ ہم سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔"

"لیکن کاک نے اپنی حکومت کو رپورٹ نہیں بھیجی بلکہ ہمیں رپورٹ بھیجی تھی اس کا مطلب ہے کاک سمجھتا تھا کہ وہاں جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس کا تعلق ہم سے بھی ہے۔ تم ان لوگوں سے مل چکے ہو۔ ان سے مل کر تم پر کیا تاثر قائم ہوا۔"

"اس میں شک نہیں کہ فرم کے ڈائرکٹروں کا ایک ساتھ مل کر کام کرنا عجیب ہے ایک مافیا کا چیف جس کی ساری زندگی جرائم میں گذری۔ ایک سائنس داں، ایک اسرائیلی ارب پتی اور ایک اپنے ملک کا سیاست داں۔ بڑا عجیب کمبی نیشن ہے سر۔ مسٹر جیفری کی خوب صورت سکریٹری کل سے ہی مجھ سے محبت کا کھیل کھیل رہی ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ اسے میرے پیچھے لگایا گیا ہے۔"

"کیا وہ لوگ تمہیں کھلونوں کی ایجنسی دینے کو تیار ہو گئے۔"

"اس کا فیصلہ آج دوپہر کو ہونا ہے۔ میں نے ان کو پچاس کروڑ تک دینے کی پیش کش کر دی ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ تم خود ایک بار فیکٹری میں جا کر دیکھو۔"

"یہی میرا ارادہ ہے۔ اگر انہوں نے میری پیش کش منظور کر لی تو میں ان کی فیکٹری دیکھنے کی بات کروں گا۔"

"آل رائٹ" لڑکی کے بارے میں یا ان دونوں غنڈوں کے بارے میں جیسے ہی مجھے کچھ معلوم ہوا میں ساقیہ کے ذریعے تمہیں اطلاع کرا دوں گا۔ گڈ لک۔"

یہ کہہ کر جنرل نے کنکشن آف کر دیا۔

www.taemeernews.com

۱۲

وہ گیارہ بجے ہوٹل پہنچا تو دیکھا مونا کاؤنٹر کلرک سے کھڑی باتیں کر رہی تھی۔ کاؤنٹر کلرک نے زاہد کو اندر داخل ہوتے دیکھا تو اس کی جانب اشارہ کر کے مونا سے کچھ کہا۔ مونا تیزی سے گھومی اور اس کی طرف آتے ہوئے بولی۔

"اوہ مسٹر بھاسکر۔ میں ابھی آئی تھی اور کلرک سے پوچھ رہی تھی کہ تم آ گئے یا نہیں ——"

"میں وقت پر آ گیا ہوں" زاہد نے مسکرا کر کہا "آؤ ہم بار میں چلتے ہیں۔"

"صبح صبح ہی ——" مونا حیرت سے بولی۔

"تو چلو کافی پئیں گے۔"

وہ ہوٹل کے کافی روم میں آ کر بیٹھ گئے۔ کافی آ گئی تو مونا نے پوچھا۔

"تمہارے سینے کا زخم اب کیسا ہے۔"

"میں بالکل ٹھیک ہوں، تم یہ بتاؤ تمہارے خیال میں کیا وہ لوگ مجھے ایجنسی دے دیں گے۔"

مونا نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا "ایک راز کی بات بتاؤں۔"

www.taemeernews.com

"بتاؤ"

"وہ لوگ تمہیں اپنا پارٹنر بنانے کے بارے میں سوچ رہے ہیں"

"پارٹنر۔" زاہد حیرت سے بولا

ہاں پارٹنر ایجنسی وہ کسی کو نہیں دیتے۔ بلکہ ہر ملک اور ہر بڑے شہر میں اپنا ڈسٹری بیوشن آفس کھول رہے ہیں"

"یہ تو بہت اچھی بات ہے" زاہد نے خوش ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا "میں تو یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ کیوں کہ میں جانتا ہوں ان کو سرمائے کی ضرورت نہیں"

"یو آر لکی ڈارلنگ" مونا بولی "لیکن کیا تم فوراً کم از کم پچاس کروڑ روپے کا بندوبست کر سکتے ہو"

"اوہ یہ کچھ مشکل نہ ہوگا"

"پھر ٹھیک ہے، تمہاری پارٹنر شپ ہو جائے گی تو پھر ہم جشن منائیں گے"

"تم مسٹر جیفری کی سکریٹری ہو۔ تمہیں یہ تو معلوم ہوگا اب تک کتنا سرمایہ فیکٹری میں لگ چکا ہے"

"نہیں۔ میں باس کی بزنس سکریٹری نہیں ہوں، صرف پرسنل سکریٹری ہوں"

"سنا ہے انہوں نے فیکٹری کے لئے الگ ایک بستی بسائی ہے"

"ہاں۔ گلیکسی سٹی"

"فیکٹری میں کتنے آدمی کام کرتے ہیں۔

"ایک ہزار کے لگ بھگ" ایک لمحہ وہ رک کر بولی "بلیز ڈیر مجھے یہ بزنس کی باتیں بور کر دیتی ہیں"

"پھر کیا باتیں کریں"

"مجھے اپنے بارے میں بتاؤ، تم نے ابھی تک شادی کیوں نہیں کی"

"شادی کا بندھن آدمی کو پابند کر دیتا ہے، بس ایک عورت سے بندھ کر رہ جاؤ۔ اب تم ہی بتاؤ اگر میری شادی ہو چکی ہوتی تو کیا میری بیوی مجھے تم سے اس آزادی سے ملنے دیتی"

"لیکن شادی نہیں کروگے تو تمہارے خاندان کا نام کیسے چلے گا"

"اس کے لئے ابھی وقت بہت پڑا ہے۔ عمر کا زیادہ حصہ تو دولت بنانے میں گذر گیا اب ذرا جی بھر کے عیش کر لوں۔ اس کے بعد شادی بھی کر لوں گا۔ جلدی کیا ہے"

www.taemeernews.com

مونا نے مونھ بنا کر کہا "تم سب دولت مند لوگ ایک ہی طرح کی باتیں کرتے ہو۔"
کافی ختم ہو گئی تو زاہد نے کہا "چلو ذرا بازار گھوم نے چلتے ہیں۔ میں تمہیں کوئی تحفہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔"
مونا نے اچانک گمبھیر ہوتے ہوئے کہا "میں اس زندگی سے تنگ آ چکی ہوں بھاسکر ڈیر۔"
"کس زندگی سے" زاہد حیرت سے بولا۔
"تنہائی کی زندگی سے ۔ میرا اس دنیا میں کوئی نہیں۔"
"مسٹر جیفری جو ہیں۔"
"وہ صرف باس ہیں ۔ باس زندگی کا ساتھی نہیں ہوتا۔"
"تو شادی کر لو۔"
"یہی تو مشکل ہے۔"
"مشکل کیا ہے۔"
اپنے باس کے ساتھ رہ کر میں جن حلقوں میں گھومتی ہوں وہ اتنا اونچا حلقہ ہے کہ ان کی نظر میں میری کوئی حیثیت نہیں۔"
"اور ذرا نیچے کے حلقہ میں تم خود شامل ہونا نہیں چاہتیں۔" زاہد بولا۔
"سچ تو یہی ہے۔"
زاہد کے ذہن میں ایک خیال آیا، اس نے سوچا کہ میں مونا کو استعمال کر سکتا ہوں اگر اس کو یہ لالچ دیا جائے کہ وہ مجھے پھانس سکتی ہے تو کیا وہ اپنے باس سے غداری کرنے کو تیار ہو جائے گی۔
وہ سوچ ہی رہا تھا کہ ایک بیرے نے آکر کہا "سر مسٹر بھاسکر آپ کا نام ہے۔"
"ہاں۔" زاہد نے کہا "کیا بات ہے۔"
"آپ کا فون ہے۔"
"شاید باس کا فون ہوگا" مونا بولی۔ اور زاہد کے ساتھ وہ بھی کاؤنٹر پر آگئی جہاں فون رکھا تھا۔ زاہد نے رسیور لے کر کہا۔
"ہیلو۔ بھاسکر اسپیکنگ۔"
دوسری طرف چند لمحے خاموشی کے بعد ایک نسوانی آواز نے کہا۔
مسٹر بھاسکر شاید آپ مجھے بھول گئے ہوں گے۔ میں ایر ہوسٹس ریتا بول رہی ہوں۔"
"اوہ مس ریتا۔ کہیے کیسی ہیں آپ۔"

www.taemeernews.com

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔ میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔"

"کس بارے میں؟"

چند لمحے پھر خاموشی رہی پھر اس نے کہا "کاک میرا منگیتر تھا۔"

زاہد کی گرفت اچانک ریسیور پر سخت ہو گئی۔ مونا اس کے پاس کھڑی تھی اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ وہ کیا جواب دے۔ دوسرے ابھی اُسے یہ بھی یقین نہیں تھا کہ واقعی ریتا کا کاک سے کوئی تعلق تھا یا وہ اس کی اصل شناخت جاننے کے لیئے کاک کا ذکر کر رہی تھی۔ اس نے مونا کی جانب ایک نظر دیکھ کر کہا۔

"فون میں شاید کچھ خرابی ہے۔ آپ کی آواز صاف نہیں آرہی۔"

"کیا آپ کے پاس کوئی کھڑا ہے۔ ریتا نے سوال کیا۔ اس کا مطلب تھا وہ سمجھدار لڑکی تھی۔"

"ہاں۔ آپ کس وقت آسکتی ہیں۔"

"جب آپ کہیں۔"

"دوپہر کو تو میں لنچ پر جا رہا ہوں، واپسی کب ہو گی، یہ مجھے معلوم نہیں۔ چھ بجے قریب آپ آجائیں۔"

"کہاں۔"

"میں کاؤنٹر کلرک سے کہہ جاؤں گا کہ وہ آپ کو میرے فلیٹ کی چابی دے دے اگر مجھے دیر بھی ہو جائے تو آپ انتظار کر سکتی ہیں۔"

"او کے۔ میں چھ بجے پہنچ جاؤں گی۔"

"تھینک یو۔" یہ کہہ کر زاہد نے فون رکھ دیا۔

"کوئی لڑکی تھی۔" مونا نے زاہد کے بازو میں ہاتھ ڈال کر کہا۔

"ہاں۔ میرے ایک دوست کی منگیتر تھی۔"

"یہیں آزونا میں رہتی ہے۔"

"ہاں۔ میرے سکریٹری نے یہاں آنے سے پہلے میرے دوست کو اطلاع کر دی تھی۔ لیکن اتفاق سے وہ دوست آزونا سے باہر گیا ہوا ہے اس لئے اس کی منگیتر مجھ سے ملنا چاہتی ہے۔"

"وہ کب تک رہے گی تمہارے کمرے پر۔"

"اگر میں چھ بجے آگیا تو گھنٹہ آدھا گھنٹہ کے بعد میں اس کو بھگا دوں گا۔"

www.taemeernews.com

"پھر ہم کسی نائٹ کلب چلیں گے۔"

"اوکے ڈارلنگ۔"

زاہد نے گھڑی دیکھ کر کہا "سوا بارہ بج رہے ہیں۔"

"تو چلو ہم چلتے ہیں۔ لنچ کا وقت ہو گیا۔"

"ہم بہت جلدی پہنچ جائیں گے۔"

"تو کیا ہوا۔ میں کہوں گی میں تمہیں زبردستی کھینچ لائی ہوں۔"

"مجھے کم از کم لباس تو بدلنے دو۔ تم یہیں بیٹھو، میں پندرہ منٹ میں کپڑے بدل کر آتا ہوں۔"

"اچھی بات ہے میں بیٹھی ہوں، تم آجاؤ۔"

زاہد اس کو وہیں چھوڑ کر کپڑے بدلنے چلا گیا۔

www.taemeernews.com

۱۳

زاہد اور مونا سیموئیل کے کمرے میں پہنچے تو وہ چاروں پارٹنر پہلے سے موجود تھے۔ سب بڑے اخلاق سے زاہد سے ملے۔ پھر شیکر نے زاہد کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"مسٹر بعاسکر آپ بزنس کی بات لنچ سے پہلے کرنا چاہیں گے یا بعد میں۔"

"ویسے تو جب چاہے بات کر لیجئے۔ لیکن اگر پہلے مجھے آپ کے فیصلے کا پتہ چل جائے تو اچھا ہے۔"

"ہم آپ کے سامنے ایک تجویز رکھتے ہیں" سیموئیل بولا۔

"کیا تجویز ہے۔" زاہد نے سوال کیا۔

"آپ کل کہہ رہے تھے کہ آپ پچاس کروڑ روپے ٹاٹ ایجنسی کے لئے دے سکتے ہیں۔"

"جی ہاں۔"

"کیا آپ اس سے زیادہ روپیہ بھی کسی بزنس پر لگا سکتے ہیں۔"

"کتنا۔"

"اس سے ڈبل سمجھئے۔"

"ایک ارب ــــ" زاہد نے سوچتے ہوئے کہا "لگا تو سکتا ہوں لیکن شاید اتنی بڑی رقم کا فوراً بندوبست نہ ہو سکے۔"

www.taemeernews.com

"کوئی بات نہیں ـــــ رقم کا بندوبست ہو جائے گا ـــــ ہم سب کاروباری آدمی ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ نقد روپیہ کاروباروں میں سے نکالنا آسان کام نہیں ہوتا۔ مقصد صرف یہ ہے کہ ضرورت پڑنے پر آپ اتنا روپیہ کسی کاروبار میں لگا سکتے ہیں۔

"جی ہاں ــ بشرطیکہ میں کاروبار کو پہلے سمجھ لوں۔"

"بالکل ٹھیک ہے۔ تو اب میری بات سنئے۔ ہماری تجویز یہ ہے کہ ہم آپ کو ہندوستان کی سول ایجنسی دینے کی بجائے اپنا پارٹنر بنا لیں۔"

"آپ مجھے پارٹنر بنانا چاہتے ہیں" زاہد حیرت سے بولا۔

"جی ہاں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم لوگوں نے دوسرے ملکوں میں ایجنسیاں نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ بلکہ ہم اپنے ڈسٹری بیوشن آفس خود کھولیں گے۔ اس طرح ہمیں زیادہ فائدہ ہوگا اور چونکہ ہر ملک میں ڈسٹری بیوشن آفس چلانے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہوگی اس لئے ایجنسیاں دینے کی بجائے ہم ہر ملک کے ایک آدمی کو پارٹنر بنا لیں گے۔ اس طرح ہماری یہ فرم ایک طرح کی لمیٹڈ کمپنی ہو جائے گی۔"

"یہ تو بہت اچھی بات ہے" زاہد نے خوش ہوتے ہوئے کہا "مجھے پارٹنر شپ منظور ہے اور میں پچاس کروڑ روپے کا فوری طور پر بندوبست کر کے پچاس کروڑ کا اور بندوبست کروں گا۔ لیکن پارٹنر شپ کے معاہدے پر دستخط کرنے سے پہلے کاروبار کی پوری اسکیم جاننا چاہوں گا اور فیکٹری وغیرہ دیکھنا چاہوں گا۔"

"یہ کچھ مشکل نہیں۔ لنچ کے بعد ہم فیکٹری چل سکتے ہیں۔ کاروبار کے سرمائے کے بارے میں آپ اپنے کسی اکاؤنٹنٹ کے ذریعے چیک کرا سکتے ہیں۔"

"یہ ٹھیک ہے، مجھے یہ تجویز پسند ہے۔"

"ہمیں یقین ہے آپ منظور کر لیں گے۔"

"کیا آپ نے کچھ اور لوگوں کو بھی پارٹنر بنایا ہے۔"

"آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ایجنسی لینے کے لئے اتنے بڑے سرمائے کی پیش کش کی تھی آپ کی پیش کش کے بعد ہی ہم لوگوں کے ذہن میں یہ بات آئی کہ کیوں نہ ہر ملک سے کسی ایک آدمی کو پارٹنر بنا لیا جائے۔ اس کا اپنا سرمایہ کاروبار میں لگا ہوگا تو وہ ہمارے پروڈکٹس کی سیل پر زیادہ زور دے گا۔"

"آپ نے ٹھیک سوچا" زاہد بولا۔

ٹیگر نے سوال کیا "آپ پچاس کروڑ روپے کا بندوبست کب تک کر سکتے ہیں؟"

www.taemeernews.com

"زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ میں۔"

"بس تو ٹھیک ہے۔ آئیے پھر ہم نئی پارٹنرشپ کی خوشی میں جشن مناتے ہیں۔" یہ کہہ کر شیکر نے سیموئیل کو مخاطب کر کے کہا۔ "سیموئیل اس وقت ہم تمہارے مہمان ہیں کچھ پینے کو منگاؤ۔"

سیموئیل نے فوراً ہوٹل کے بیروں کو بلا کر مہمانوں کو وہسکی پیش کرنے کے لئے کہا۔

دو گھنٹے لنچ چلتا رہا۔ اس کے بعد وہ لوگ کاروں میں بیٹھ کر فیکٹری دیکھنے چلے گئے۔ گلیکسی ٹاؤن چاروں طرف سے پہاڑیوں کے درمیان گھرا ہوا تھا۔ ایک طرح سے وہ پہاڑی وادی تھی۔ فیکٹری تقریباً سو مربع ایکڑ ہموار زمین پر بنی تھی۔ فیکٹری کی ساری عمارتیں ایک منزلہ تھیں۔ فیکٹری سے کوئی ایک میل دور ورکرز کے چھوٹے چھوٹے لیکن آرام دہ کوارٹرز بنے تھے۔ فیکٹری کی حفاظت کے لئے کوئی غیر معمولی بندوبست نہیں کیا تھا۔ بس ویسا ہی انتظام تھا جیسا عام طور پر فیکٹریوں میں ہوتا ہے۔ چاروں طرف ایک قدآدم فصیل تھی۔ فصیل سے پہلے کانٹوں دار تار کی باڑھ تھی۔ باڑھ اور فصیل کے درمیان تقریباً تیس گز کا فاصلہ تھا۔ تیس گز کی اس پٹی میں چھوٹی موٹی جھاڑیاں بھی کھڑی تھیں اور پتھر بھی بکھرے ہوئے تھے۔ اس زمین کو ہموار کرنے کی بھی کوشش نہیں کی گئی تھی۔

فیکٹری ایریا میں دس چھوٹی عمارتیں الگ الگ بنی تھیں۔ گیٹ پر صرف ایک مسلح پہرہ دار تھا۔ فیکٹری کے احاطہ میں داخل ہو کر جیفری نے زاہد کو بتایا۔

"ہر عمارت میں الگ الگ پرزے بنانے کی مشینیں لگی ہوئی ہیں۔ درمیانی عمارت میں سارے پرزے جوڑ کر کھلونے بنائے جاتے ہیں۔"

"اور فیکٹری کا آفس کہاں ہے؟" زاہد نے سوال کیا۔

"وہ اسمبلنگ بلڈنگ کے برابر والی بلڈنگ ہمارا ہیڈ آفس ہے۔ باقی دفتر رہائشی کوارٹرز کے درمیان بنے ہیں تاکہ ورکرز کو وہیں تنخواہ وغیرہ مل سکے۔"

کچھ اور چلنے کے بعد جیفری نے سوال کیا۔ "پہلے آپ کیا دیکھنا چاہیں گے۔ فیکٹری یا آفس؟"

"جو آپ دکھانا چاہیں۔"

"میرا خیال ہے پہلے دفتر میں چلتے ہیں۔ وہاں ہم نے شوروم بنا رکھے ہیں۔ آپ تیار مال بھی دیکھ سکیں گے اور کس عمارت میں کس طرح کے پرزے بن رہے ہیں، وہ بھی

www.taemeernews.com

دیکھ سکیں گے۔"

"یہ ٹھیک رہے گا۔ مجھے تو ابھی یہ بھی معلوم نہیں کہ آپ کس طرح کے کھلونے بناتے ہیں ـــ لائف لائک سے آپ کی کیا مراد ہے۔ میں نے تو صرف اخبار میں خبر پڑھ کر آپ کی ایجنسی لینے کا بندوبست کر لیا تھا۔"

"وہ ابھی آپ کو معلوم ہو جائے گا۔"

باتیں کرتے ہوئے وہ لوگ آفس والی عمارت میں داخل ہوئے۔ یہ عمارت بھی ایک ایکڑ زمین پر بنی تھی۔ اندر بہت سے کمرے تھے۔ کلرک ٹائپسٹ اور منیجر وغیرہ اپنے کام میں مصروف تھے۔ دروازے کے پاس ہی ایک ہال میں شوروم تھا۔ شوروم میں میزوں پر وہ کھلونے رکھے تھے جن سے ربڑ کی گولیاں نکلتی تھیں اور سپاہی روبوٹوں کی طرح چلتے تھے کھلونا ٹینک کھلونا آرمرڈ کاریں۔ کھلونا توپیں، کھلونا ہوائی جہاز۔ کھلونا میزائل۔ غرض کہ آج کل کی جنگ میں کام آنے والے ہر قسم کے ہتھیاروں کے کھلونے بنے ہوئے تھے۔ زاہد نے ایک نظر پورے ہال پر ڈال کر کہا۔

"کیا یہ سب کھلونے آٹومیٹک طور پر کام کرتے ہیں۔"

"جی ہاں" سیموئیل بولا۔ "اور سب ریموٹ کنٹرول سے کام کرتے ہیں۔ ان کو چابی دینے کی ضرورت نہیں۔ ریموٹ کنٹرول آپ ہاتھ میں رکھیے۔ بٹن دبایئے۔ کھلونے اپنے آپ کام کرنا شروع کر دیں گے۔ دیکھئے آپ کو تجربہ کرکے دکھاتا ہوں۔"

یہ کہہ کر سیموئیل نے ایک کھلونا سپاہی میز سے اٹھا کر زمین پر رکھا۔ یہ کھلونا سپاہی تین فٹ کا بونا سپاہی لگ رہا تھا۔ اس کے جسم کے سائز کے مطابق ہی اس کے ہاتھ میں رائفل تھی۔ سیموئیل نے ریموٹ کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے کر زاہد سے کہا۔ "اب آپ اس کے ساتھ کھڑے ہو جایئے اور جب یہ گولیاں چلائے تو ان گولیوں سے بچنے کی کوشش کیجئے۔ گھبرایئے بالکل نہیں کیونکہ گولیاں کارک کی طرح ہلکی اور جیلی کی طرح نرم ربڑ کی بنی ہیں۔"

زاہد سپاہی کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ سیموئیل نے ریموٹ کنٹرول کا بٹن دبایا۔ سپاہی فوراً حرکت میں آیا۔ اس نے رائفل سیدھی کی، ٹھس ٹھس کی آوازوں کے ساتھ ربڑ کی گولیاں زاہد کے جسم سے ٹکرانے لگیں ـــ۔ زاہد جلدی سے چھلانگ لگا کر ایک جانب کو ہٹا۔ فوراً ہی کھلونا سپاہی بھی اس کی جانب گھوم گیا۔ زاہد اچھل کر دوسری جگہ پہنچا تو سپاہی اسی طرف گھوم گیا۔ غرض یہ کہ زاہد جدھر جدھر جاتا رہا، سپاہی اسی طرف گھوم کر اس پر گولیاں چلاتا رہا۔

www.taemeernews.com

آخر سمیڈیل نے ریموٹ کنٹرول کا دوسرا بٹن دبا دیا اور سپاہی ساکت ہو گیا۔ زاہد دل ہی دل میں اس کھلونے کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ واقعی یہ کھلونے حیرت انگیز ایجاد تھے۔ اس نے آگے بڑھ کر سپاہی کو اٹھایا اس میں پانچ کلو کے قریب وزن تھا اس نے سپاہی کو واپس میز پر رکھ دیا۔

www.taemeernews.com

۱۴

کھلونا سپاہی کو واپس میز پر رکھ کر اس نے پلٹتے ہوئے کہا۔
"واقعی حیرت انگیز کھلونا ہے، لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی"
"کیا؟" جیفری نے سوال کیا۔
"یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ ریموٹ کنٹرول سے وہ کام کرنے لگتا ہے یا کام کرنا بند کر دیتا ہے۔ لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ میرے سامنے سے ہٹ جانے پر وہ گھومتا کیسے تھا جدھر جدھر میں حرکت کرتا رہا کھلونا بھی اسی طرف گھوم کر گولیاں چلاتا رہا۔"
"اس بار پروفیسر لاری نے جواب دیا۔" اس کھلونے میں ہیٹ موڈمنٹ ڈیٹکیٹر لگا ہوا ہے۔"
"اس کا مطلب ہے اس میں گائیڈڈ میزائل جیسا سسٹم ہے یعنی وہ میزائل جو نشانہ چوکنے پر اپنے نشانے کا پیچھا کرتے ہیں۔ ناہید نے حیرت سے پوچھا۔
"جی ہاں — بالکل وہی سسٹم ہے"۔ مسٹر لاری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"لیکن ان میزائلوں میں تو یہ سسٹم ہوتا ہے کہ ان کے سامنے کوئی دوسری چیز آجائے گی تو وہ اس سے ٹکرا جائیں گے یہاں آپ سب لوگ کھڑے تھے مگر کھلونا صرف مجھ پر گولیاں برساتا رہا۔ آپ میں سے کسی پر اس نے گولی نہیں چلائی۔

www.taemeernews.com

پروفیسر لاری نے مسکرا کر کہا اس میں ہیٹ موؤمنٹ ڈیٹیکٹر لگا ہوا ہے۔ یہ آپ کے جسم سے خارج ہونے والی حرارت کی لہروں کو محسوس کر رہا تھا۔ ہر جسم سے پھیلنے والی لہروں کا ایک الگ پیٹرن ہوتا ہے۔ کھلونے میں لگے حساس آلے نے اس پیٹرن کو ریکارڈ کر لیا۔ اس کے بعد آپ جس طرح حرکت کرتے گئے وہ ادھر ہی گھومتا گیا ہم سب چونکہ ساکت کھڑے تھے۔ اس لئے اس نے ہماری طرف توجہ نہیں دی۔"

"پھر تو میں کہوں گا کہ یہ سائنس کی بہترین ایجاد ہے جسے ملٹری مقصد کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے یعنی لوہے کے ایسے قد آدم کھلونے بنا کر اصل رائفلیں ان کے ہاتھوں میں دی جا سکتی ہیں۔ پھر وہ لوہے کے سپاہی انسان سپاہیوں پر گولیاں برسا سکتے ہیں۔"

"لیکن یہ سپاہی مارچ نہیں کر سکتے۔ صرف ایک جگہ کھڑے رہ کر گھوم سکتے ہیں۔ ویسے دھیرے دھیرے چل سکتے ہیں۔ لیکن زمین اونچی نیچی ہو تو انسانوں کی طرح اپنا توازن قائم نہیں رکھ سکتے۔"

"اس کا مطلب ہے ان سارے کھلونوں میں وہی ہیٹ موؤمنٹ سسٹم ہے۔"

"جی ہاں۔"

"اور یہ ہوائی جہاز اور میزائل کس طرح کام کرتے ہیں۔"

اس بار سیموئیل نے ایک تین فٹ لمبے جہاز کا ریموٹ کنٹرول اٹھا کر بٹن دبایا۔ اچانک وہ جہاز میز سے اٹھا اور فضا میں اڑنے لگا۔ سیموئیل ریموٹ کنٹرول کے مختلف بٹن دبا کر اس کو کنٹرول کرتا رہا۔ جہاز پورے ہال میں چھت سے ذرا نیچے باقاعدہ پرواز کرتا رہا جہازوں کی طرح گھومتا رہا۔ کئی بار اس نے غوطے اور قلابازیاں بھی کھائیں زاہد حیرت سے اس کھلونا جہاز کو دیکھتا رہا، پھر سیموئیل بولا۔

"اب بم باری دیکھئے۔"

یہ کہہ کر اس نے بٹن دبایا۔ فوراً ہی جہاز کے پیٹ سے ربڑ کے چھوٹے چھوٹے بم نیچے گرنے لگے۔ آخر سیموئیل نے اس کو واپس اس کی میز پہ لا کر روک دیا۔

"بائی گاڈ۔" زاہد کے منہ سے نکلا" مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میں کسی دوسری دنیا میں پہنچ گیا ہوں۔ کسی دیوانوں کی دنیا میں اور یہ سب ان بونوں کے جنگی ہتھیار ہیں۔"

سیموئیل نے مسکرا کر کہا" ابھی تک ہم نے ان کھلونوں کا کوئی پبلک مظاہرہ نہیں کیا ذرا اندازہ کیجیے جب لوگ ان کھلونوں کو دیکھیں گے تو ساری دنیا میں کس قدر ہماری شہرت

www.taemeernews.com

ہو جائے گی۔"

"یہ آپ نے ٹھیک کہا" زاہد نے کہا " اس طرح کے کھلونے پہلے کبھی نہیں بنے۔ اگرچہ ریموٹ کنٹرول کھلونے بننے لگے ہیں لیکن اتنے بڑے اور اس طرح کام کرنے والے کھلونے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ ان کی کیا قیمت رکھتے ہیں۔ کیوں کہ کھلونوں کی بکری کا دارومدار ان کی قیمت پر ہو گا۔ کم از کم غریب اور مڈل کلاس کے لوگ اپنے بچوں کے لئے یہ کھلونے نہیں خرید سکتے۔"

"یہ سچ ہے"۔ پروفیسر نے جواب دیا اور یہ کھلونے عام لوگوں کے لئے بنائے بھی نہیں گئے۔ یہ کھلونے صرف دولت مند لوگ اپنے بچوں کے لئے خرید سکتے ہیں یا اسکول اور دوسرے ٹکنیکل ادارے خرید سکتے ہیں۔ یہ کھلونے بنانے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ اسکولوں میں پڑھنے والے بچے کھیل کھیل میں ان کی ٹکنیک سمجھ سکیں۔ ٹکنیکل ادارے ان کے پرزوں کو کھول کر اور جوڑ کر بچوں کو ٹریننگ دے سکیں۔ ایک طرح سے یہ کھلونے اپنے تفریحی مقصد سے زیادہ تعلیمی مقصد کے لئے بنائے ہیں۔"

" یہ بات سمجھ میں آتی ہے"۔ زاہد سوچنے لگا " کاک کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے یہ لوگ تو واقعی ایک بہت اچھا مقصد لے کر یہ کھلونے بنا رہے ہیں۔"

مگر فوراً ہی اس کے دماغ نے کہا" پھر کاک کو قتل کیوں کیا گیا؟ اور کیا واقعی ان ہی لوگوں نے کاک کو قتل کرایا ہے۔"

سیموئل کی آواز نے اس کے خیال کا سلسلہ توڑ دیا تھا " وہ کہہ رہا تھا۔

"کیا آپ ان میزائلوں کی اڑان بھی دیکھنا چاہیں گے۔"

" یہ بھی جہاز کی طرح ہی اُڑتے ہوں گے" زاہد بولا۔

" جی نہیں، یہ امریکہ اور روس کے انٹر کانٹی نینٹل بلاسٹک میزائلوں کے اصول پر بنائے گئے ہیں جس نشان پر ان کو گرانا ہوتا ہے کمپیوٹر کے ذریعے اس نشانے کی سمت اور زاویہ بنا کر لانچر پر ان کو رکھ دیا جاتا ہے۔ پھر بٹن دبانے پر یہ اُڑتے ہیں۔ روس اور امریکہ کے میزائل نشانے پر گرنے کے بعد ایٹم بم یا ہائیڈروجن بم گراتے ہیں اور نشانے کو تباہ کر دیتے ہمارے کھلونا میزائل بھی ایٹم بم گراتے ہیں۔"

" ایٹم بم گراتے ہیں۔" زاہد نے چونک کر حیرت سے کہا۔

سیموئل نے ایک قہقہہ لگا کر کہا "آپ تو ڈر گئے۔ چلیئے آپ کو ان کا کھیل بھی دکھاتے ہیں۔ پروفیسر پلینز مسٹر کھا اسکر کو اپنے ایٹمی میزائل کا کرشمہ بھی دکھائیے۔"

www.taemeernews.com

پروفیسر نے فوراً دو چپراسیوں کو بلا کر راکٹ لانچر بلڈنگ سے دور لے جاکر رکھنے کی ہدایت کی، پھر اس لانچر پر ایک راکٹ رکھ دیا گیا۔ پروفیسر ایک پاکٹ کمپیوٹر کے ذریعہ کر میزائل کے پاس چلا گیا۔ وہ چاروں آفس کے باہر کھڑے ہوگئے۔ راکٹ لانچر ان سے تقریباً سو گز کے فاصلے پر تھا۔ پروفیسر نے راکٹ کا زاویہ ٹھیک کر کے اشارے سے ان کو بتایا کہ راکٹ چھوٹنے والا ہے۔

ناہر حیرت سے بولا "لیکن اس راکٹ کا رخ تو ہماری طرف ہی ہے"۔

"جی ہاں" جیفری بولا "اس کا نشانہ ہم لوگ ہی ہیں"۔

"تو کیا وہ ہمارے سروں پر گرے گا"۔

"دیکھتے رہیے، آپ کو خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں"۔

پروفیسر نے ہاتھ ہلا کر پھر اشارہ کیا اور ریموٹ کنٹرول کا بٹن دبا دیا۔ راکٹ اپنے لانچر سے ایک زناٹے کے ساتھ اوپر اٹھا اور اپنے پیچھے چنگاریوں کی بوچھار چھوڑتا ہوا پہلے اوپر آسمان کی طرف گیا پھر ایک زاویے پر گھوم کر نیچے آیا جب بالکل ان کے سروں پر گزر رہا تھا تو اچانک دھماکہ ہوا۔ میزائل کے سر میں لگا ہوا ایک گیند جیسا حصہ الگ ہوا۔ پھٹا، اور اس سے رنگین کاغذوں کے ننھے ننھے پرزے پھول کی پنکھڑیوں کی طرح ان پر برسنے لگے۔ راکٹ آگے جاکر خود ہی گھوما اور واپس لانچر پر جاکر رکھا گیا۔

یہ منظر بڑا خوب صورت تھا۔ راکٹ کے واپس جانے کے بعد بھی رنگین کاغذوں کے ٹکڑے فضا میں تیرتے رہے۔

"بیوٹی فل"۔ زاہد کے منہ سے نکلا "آپ لوگوں نے مجھے سچ مچ حیران کر دیا ہے"۔

"تھینک یو" سیموئل بولا۔ "ہمیں یقین تھا آپ پسند کریں گے اور ہمیں یقین ہے جب ہمارے ان کھلونوں کے مظاہرے پبلک میں کئے جائیں۔ جب ہر ملک کے ٹیلی ویژن پر ان کو کام کرتے دکھایا جائے گا تو لوگ آپ ہی کی طرح پسند کریں گے"۔

"یقیناً یہ بچوں کی دنیا میں ایک زبردست انقلاب لائیں گے"۔ زاہد نے واقعی پر جوش لہجہ میں کہا۔

ان کھلونوں کے کمال دیکھ کر کچھ دیر کے لئے وہ یہ بھی بھول گیا کہ وہ یہاں کیوں آیا ہے۔ بلکہ اسے یقین ہوگیا کہ یہ لوگ صرف بزنس مین ہیں۔ ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ دولت کمائے، چاہے وہ سائنس داں ہو یا سیاست داں ہو یا مسٹر شیکر کی طرح غلط طریقوں سے دولت جمع کرنے کا عادی ہے۔

www.taemeernews.com

ایک بار پھر وہ لوگ آفس کی عمارت میں آ گئے ۔۔۔ دفتر میں ایک کمرہ چاروں ڈائرکٹروں کے لئے آرام کا کمرہ بھی تھا جس میں قیمتی صوفے پڑے تھے ۔ بار بنا تھا ۔ اس کمرے میں پہنچ کر سیموئیل بولا ۔

" اب پہلے ایک ایک لپ کافی لی جائے اس کے بعد ہم آپ کو وہ مشینیں دکھائیں گے جو ان کھلونوں کے کل پرزے اور الگ الگ حصے بناتی ہیں ۔"

زاہد نے مسکرا کر کہا " یہ کھلونے دیکھ کر میں آپ کو صرف دلی مبارک باد ہی پیش کر سکتا ہوں ۔"

" تھینک یو ،، باقی سب نے ایک ساتھ کہا ۔

رام محمد ڈیسوزا

مشہور مصنف علی رضا کا ناول "رام محمد ڈیسوزا" جس نے ہندوستان کے کونے کونے میں دھوم مچا رکھی ہے ۔ اب اس کا تیسرا ایڈیشن نہایت اہتمام کے ساتھ شائع ہو گیا ہے ۔ یہ ایک ناول ہی نہیں ایک زخم بھی ہے ۔ نشتر بھی ۔ جس نے اسے زمانے کے سچے بڑی ساری پونجی کی پیش کش کی اور ناول کے مصنف سے شادی کر لی اس سے اچھا ناول اب اردو زبان میں آج تک نہیں لکھا گیا ۔ ایک بار شروع کر دیں تو ختم کئے بغیر قرار نہیں آئے گا ۔ فولو آفسیٹ کے حسین طریقے سے شائع کی گئی ہے ۔

قیمت : ۷ روپئے ۔ گھر بیٹھے بیکارڈ ڈلیوری سے منگانے کے لئے آپ ۸ روپئے کا منی آرڈر بھیج کر ڈاک خانے سے ملنے والی رسید اپنے پتے کے ساتھ ہمیں بھیج دیجئے ۔

شمع بک ڈپو ، آصف علی روڈ نئی دہلی ۲ ۱۱۰۰۰۲

۱۵

کافی پیتے ہوئے زاہد نے پروفیسر لاری سے پوچھا "کیا وہ میزائل ایک بار استعمال کے بعد بے کار ہو گیا۔"

"جی نہیں۔ اس کے سرے سے جو گیند نکل کر چھٹی تھی اس کا میزائل کی اندرونی مشینری سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس طرح کی دوسری گیند اس کے اگلے سرے پر لگا دی جائے گی۔"

زاہد نے ہنس کر کہا "آپ کے بنائے ہوئے میزائل تو اصلی میزائلوں سے زیادہ خوبیوں کے مالک ہیں۔ کیوں کہ اصلی میزائل تو گرنے کے بعد خود بھی ختم ہو جاتا ہے۔"

"کیوں کہ اس میں نیوکلیم رکھا ہوتا ہے۔"

"کیا یہ سب کھلونے آپ کی ایجاد ہیں؟" زاہد نے سوال کیا۔

"جی نہیں ان کی ساخت اور بناوٹ کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں" پروفیسر نے جواب دیا "میں تو فزکس کا سائنس داں ہوں۔ ان کی مشینری اور میکنزم دنیا کے بہترین انجینیروں نے تیار کیے ہیں۔"

سیموئیل بولا "ہم لوگ پچھلے چار سال سے ان کی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے ہم نے دنیا کے بہترین انجینیروں کی خدمات حاصل کر کے ان کے ڈیزائن اور اندر کی مشینیں بنوائی ہیں۔ کروڑوں روپیہ صرف ان کے نقشے اور بلو پرنٹس بنانے پر خرچ ہوا ہے"

www.taemeernews.com

"ضرور ہوا ہوگا" ـــ زاہد بولا ـــ "اور یہ فیکٹری کب سے کام کر رہی ہے؟"
"سال بھر سے ـــ" لیکن مکمل کھلونے ابھی دو مہینے پہلے سے اسمبل ہونے شروع ہوئے ہیں ـــ ہم چاہتے ہیں کہ کھلونوں کا کافی بڑا اسٹاک تیار کر کے رکھ لیں اس کے بعد ہی پبلک مظاہرے شروع کریں اور ہر ملک کی حکومت سے خریداری کی بات چیت شروع کریں تاکہ ایک ہی وقت میں ساری دنیا میں کھلونے سپلائی کئے جا سکیں۔
"اس طرح تو اربوں روپیہ آپ کو لگانا ہوگا"
"جی ہاں ـــ اس لئے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایجنٹ بنانے کی بجائے ہر ملک سے آپ کی طرح کے ایک سرمایہ دار کو پارٹنر بنایا جائے گا"
"آپ لوگ واقعی بزنس مین ہیں" زاہد ہنس کر بولا۔
اسی طرح باتوں میں کافی ختم ہو گئی۔
فیکٹری کی ہر عمارت چار حصوں میں بٹی تھی۔ ہر حصہ میں لگی مشینیں الگ الگ پرزے اور کھلونوں کے حصے بنا رہی تھیں۔ انجینیر، مکینک اور کاریگر ہر مشین پر کام کر رہے تھے وہ چاروں پارٹنر زاہد کو ہر عمارت میں لے جا کر ایک ایک مشین دکھا رہے تھے ہر گذرتے ہوئے لمحے کے ساتھ زاہد کو یقین ہوتا جا رہا تھا کہ کاک کو ان لوگوں کے بارے میں ضرور کوئی مغالطہ ہوا تھا اور یہ کہ اس کی موت قدرتی بھی ہو سکتی تھی یا کسی ذاتی دشمن نے اس کو قتل کر دیا ہوگا۔ یہ لوگ قاتل نہیں ہو سکتے
پھر اس کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی تھی کہ ان کھلونوں سے وہ کس قسم کا مجرمانہ کام کر سکتے تھے۔ اس نے دل ہی دل میں کہا "اگر یہ لوگ ان کھلونوں کی آڑ میں کوئی مجرمانہ کام کر سکتے ہیں تو وہ یہی ہو سکتا ہے کہ اس طرح کے نقلی کھلونے بنا کر ان میں افیم، کوکین اور چرس جیسی چیزیں دوسرے ملکوں کو سپلائی کریں"
مگر یہ بات اس لئے سمجھ میں نہ آئی تھی کہ شیکر ہانگ کانگ کے مافیا چیف کی حیثیت سے اس طرح کا بزنس کرتا ہی تھا۔ باقی سارے پارٹنر اپنے اپنے طور پر دولت مند اور باعزت لوگ تھے مثلاً سیموئیل جیسے ارب پتی اور جیفری جیسے سیاست داں کو اس طرح کے جرم کرنے کی ضرورت نہیں تھی اور پروفیسر لاری کو بہت جلد دولت مند بن جانے کی توقع تھی اس کے ذہن کے کسی کونے میں صرف ایک سوال بار بار سر اٹھا رہا تھا۔
ان لوگوں نے پروفیسر لاری کو اپنا پارٹنر کیوں بنایا تھا۔ فزکس کے سائنس داں کی ان کو کیا ضرورت تھی بلکہ کھلونوں کی ساری مشینری انجینیروں اور ٹیکنیکل نمونوں نے

www.taemeernews.com

بتائی تھی۔

"لیکن یہ سوال بھی بہت اہم سوال نہیں تھا۔ پروفیسر ان تینوں میں سے کسی کا ذاتی دوست ہو سکتا تھا۔ یا ممکن ہے پروفیسر خاندانی دولت مند نہ ہو۔"

زاہد ایک مشین کی دھات کی پلیٹ پر ہاتھ رکھے یہ باتیں سوچ رہا تھا۔ اس کی نظریں مشینوں کے کل پرزوں پر لگی تھیں جو آٹومیٹک طور پر پرزے ڈھال رہی تھی۔ کھرچ رہی تھی۔ ان کی ناپ تول کر رہی تھی، اور پھر پرزے تیار کر کے ایک بکس میں ڈال رہی تھی۔

اچانک بجلی چلی گئی۔

"یہ کیا ہوا" زاہد نے چونک کر کہا۔

فوراً ہی ایمرجنسی بلب جل اٹھے۔ کمرہ پھر روشن ہو گیا لیکن مشینیں بند ہو گئیں۔

"بجلی چلی گئی ہے۔" پروفیسر نے کہا۔ "دو منٹ میں ابھی ہمارے جنریٹر کام کرنے لگیں گے اور بجلی آجائے گی۔"

"اور واقعی دو منٹ بعد پھر مشینیں چل پڑیں۔"

"کیا یہاں آپ کے ذاتی جنریٹر کام کرتے ہیں" زاہد نے پوچھا۔

"صرف ایمرجنسی حالات میں ہمارے جنریٹر کام کرتے ہیں ورنہ سرکاری بجلی گھر سے ہی یہاں تک بجلی لائی گئی ہے" پروفیسر نے جواب دیا۔

ڈیڑھ دو گھنٹے میں زاہد نے فیکٹری کی ایک ایک عمارت دیکھ لی۔ اس کے بعد وہ لوگ اس کو گلیکسی ٹاؤن میں لے گئے۔ وہاں اُسے دفتر دکھائے گئے۔ فیکٹری میں کام کرنے والوں کے لئے جو کلب اور تفریح گاہیں بنائی گئی تھیں وہ دکھائی گئیں۔ اس طرح ساڑھے پانچ بج گئے تو زاہد کو خیال آیا چھ بجے ریتا اس سے ملنے آئے گی، اس لئے اس نے کہا۔

"میں میرا خیال ہے اب ہمیں واپس چلنا چاہئے۔ چھ بجے میں نے کسی کو ملاقات کا وقت دے رکھا ہے۔"

"کیا آپ مطمئن ہو گئے۔" جیفری نے سوال کیا۔

"بالکل مطمئن ہو گیا ہوں" زاہد نے مسکرا کر کہا۔

"تو آپ ہماری فیکٹری میں سرمایہ لگانے کو تیار ہیں۔"

"جی ہاں۔"

"اس کے لئے آپ کو پچاس کروڑ روپیہ اسی ہفتے سوئٹزرلینڈ کے کسی بنک میں ٹرانسفر کرانا ہوگا ہم لوگوں نے سہولت کے لئے کمپنی کے اکاؤنٹس سوئٹزرلینڈ کے بنکوں میں ہی کھول رکھے ہیں۔"

www.taemeernews.com

"اس کا بندوبست کر دیا جائے گا" زاہد نے جواب دیا۔ میں آج ہی اپنے آفس کو فون پر ہدایت دے دوں گا کہ وہ روپیہ سوئٹزرلینڈ کے بینک میں ٹرانسفر کرنے کا کام شروع کر دیں۔" وہ لوگ واپس چل دیئے۔

فیکٹری کے پھاٹک سے باہر نکلتے ہوئے زاہد سوچ رہا تھا۔ اب مجھے آج ہی سیٹھ بھاسکر کا ڈرامہ ختم کر دینا ہوگا۔ یہاں کچھ نہیں، واپس جا کر جنرل کو رپورٹ دینی ہوگی کاک کا شک قطعی غلط تھا۔

وہ دل ہی دل میں حیران ہو رہا تھا کہ کل جب بھاسکر اچانک غائب ہو جائے گا تو یہ لوگ کیا سوچیں گے۔ اور چونکہ بھاسکر نام کی ایک شخصیت ہے۔ یہ لوگ اس سے ملنے کی کوشش کریں گے۔ جب وہ اصل بھاسکر سے ملیں گے اور ان کو پتہ چلے گا کہ آزونا میں جو بھاسکر گیا تھا وہ نقلی تھا تو ان پر کیا ردِ عمل ہوگا۔

یہ باتیں سوچتا ہوا وہ واپس چلنے کے لئے کار میں سوار ہوا۔

لیکن اس کے ذہن میں کچھ اور بھی تھا۔

کوئی چیز اس کے دماغ میں کسی جگہ کھٹک رہی تھی جسے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا، جب کبھی اس کے دماغ کی ایسی کیفیت ہوتی تھی۔ اس کا مطلب ہوتا تھا کہ اس کے تحت الشعور نے کوئی چیز محسوس کی۔ کوئی ایسی چیز جو نہیں ہونا چاہیے۔

لیکن وہ چیز کیا تھی۔ یہ نہیں سمجھ پا رہا تھا۔ اور وہ چیز اس کے تحت الشعور نے کسی جگہ محسوس کی تھی، یہ بھی وہ نہیں سمجھ پا رہا تھا۔ البتہ یہ کھٹک یہ انجانی چبھن فیکٹری میں گھومنے کے دوران ہی اس کے دماغ میں ہونا شروع ہوئی تھی۔

"میں اب بوڑھا ہوتا جا رہا ہوں" اس نے دل ہی دل میں خود سے کہا۔ "یا پھر ضرورت سے زیادہ شکی ہو گیا ہوں۔"

کاریں چل پڑیں۔ راستے میں وہ ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔ پھر کاریں ہوٹل رائل کے سامنے آکر رک گئیں۔ زاہد سیمویل کے ساتھ اس کی کار میں بیٹھا تھا اس نے کہا۔ "آل رائٹ مسٹر بھاسکر۔ میں آج رات ٹوکیو جا رہا ہوں۔ پرسوں واپس آؤں گا۔ کیا آپ اس درمیان آزونا میں ہی رہیں گے۔"

"میں ابھی یقین سے نہیں کہہ سکتا" زاہد نے جواب دیا۔ شاید مجھے روپیہ سوئٹزرلینڈ ٹرانسفر کرانے کے سلسلہ میں جانا پڑے۔ لیکن یہ طے ہے کہ ایک ہفتہ بعد ہم لوگ پھر یہیں ملیں گے اور پارٹنرشپ کے معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔"

www.taemeernews.com

"پھر تو ایک ہفتہ کے لئے گڈبائی اینڈ گڈ لک" سیموئیل نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔
زاہد نے مصافحہ کر کے اس کا شکریہ ادا کیا۔ پھر جیفری شیکر اور پروفیسر سے باری باری ہاتھ ملایا۔ ان سے بھی ایک ہفتہ بعد ہی ملنے کا وعدہ کیا۔ وہ سب باری باری مل کر اپنی اپنی کاروں میں جا بیٹھے اور ان کی کاریں روانہ ہو گئیں۔"

زاہد نے گھڑی دیکھی، اس وقت ساڑھے چھ بجے تھے۔ وہ ہوٹل میں داخل ہوا اور کاؤنٹر پر پہنچ کر سوال کیا۔
"کیا کوئی مجھ سے ملنے آیا تھا۔"
"یس سر" کلرک نے جواب دیا "ایک خاتون آپ سے ملنے آئی ہیں اور میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق ان کو آپ کے فلیٹ کی چابی دے دی تھی۔"
"میرا کوئی فون آیا تھا۔"
"یس سر۔" کلرک نے پھر ادب سے کہا۔ "مس مونا نام کی کسی خاتون کا فون تھا انہوں نے کہا ہے کہ آپ جیسے ہی واپس آئیں اس کو فون کر لیں۔"
"اب میں فون کر لوں گا۔ اور کوئی پیغام۔"
"نو سر۔"
زاہد لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تیسری منزل پر پہنچ کر سیٹی بجاتا ہوا اپنے کمرے کے دروازے تک گیا اور دروازے تک دستک دی۔
اندر سے کوئی جواب نہ ملا۔
اس نے دوبارہ دستک دی۔ پھر بھی کوئی جواب نہ ملا تو اس نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر گھمایا، دروازہ کھل گیا۔ اس نے اندر داخل ہو کر کہا۔
"مس رینا۔"
کوئی جواب نہ ملا۔ اچانک اس کو اپنے بدن میں خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر بیڈروم کا دروازہ کھولا۔
اس کے مونھ سے گہرا سانس نکلا اور قدم جہاں تھے وہیں جم کر رہ گئے۔
سامنے ہی بستر سے ایک گز کے فاصلے پر قالین پر رینا پڑی تھی۔ خنجر کا دستہ اس کی کمر میں صاف نظر آ رہا تھا۔

www.taemeernews.com

۱۶

تھوڑی دیر بعد زاہد چونکا۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر ریتا کو چھو کر دیکھا۔ اس کی نبض ساکت تھی۔ لیکن جسم ابھی تک گرم تھا ہونا بھی چاہئے تھا کیوں کہ آدھے گھنٹے کے اندر اندر ہی اس کو قتل کیا گیا تھا اور ہوسکتا تھا قاتل اسی فلیٹ میں ہی ہو۔

وہ جلدی سے پیچھے ہٹا۔ دروازہ بند کر کے اس نے پہلے کمرے کا باتھ روم کھول کر دیکھا پھر بیڈروم کے باتھ روم میں جھانکا۔ بالکنی میں دیکھا ایک اور چھوٹا سا کمرہ تھا وہ بھی خالی تھا اس کا مطلب تھا قاتل جا چکا تھا۔

ریتا کے قتل سے ایک بار پھر وہ اُلجھنوں میں پھنس گیا تھا۔ ریتا نے فون پر اس سے کہا تھا کہ وہ کاک کی منگیتر تھی۔ اس کا مطلب ہے وہ کاک کے بارے میں جانتی تھی کہ وہ کیا کام کرتا ہے، کس کے لئے کام کرتا ہے اور شاید اس کو یہ بھی معلوم تھا کہ کاک اپنے آخری دنوں میں کس کیس پر کام کر رہا تھا اس لئے شاید اس کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ اسے کھلونے بنانے والی اس فرم پر کس طرح کا شک تھا۔ شاید کاک اس سے اپنے دل کا حال بتا دیتا ہوگا۔ شاید کاک نے اسے اپنے شک کے سلسلہ میں کوئی ثبوت دکھایا ہو یا کوئی یقینی بات بتائی ہو۔ اسی لئے وہ اس سے ملنا چاہتی تھی۔ لیکن کسی طرح ان لوگوں کو پتہ چل گیا جنہوں نے کاک کو قتل کیا تھا اس لئے انھوں نے ریتا کو

www.taemeernews.com

بھی قتل کر دیا۔

لیکن اس تھیوری میں کئی خامیاں تھیں۔ پہلی کمی تو یہ تھی کہ ریتا کو اس کے بارے میں کیسے پتہ چلا کہ وہ کون ہے۔؟

دوسری بات یہ تھی کہ قاتل کو یہ کیسے پتہ چلا کہ وہ اس سے ملنے آ رہی ہے۔ ان کی ملاقات کے بارے میں صرف مونا جانتی تھی۔

تو کیا مونا قاتلوں کی حامی تھی۔؟؟

یہ بات سمجھ میں نہ آتی تھی۔ زاہد کچھ دیر لاش کے پاس کھڑا سوچتا رہا پھر اس نے فون اٹھا کر جاوید کے کمرے کا نمبر ملایا۔ فوراً ہی جاوید کی آواز سنائی دی۔

"یس باس۔"

"فوراً میرے کمرے پر آؤ۔"

"خیریت تو ہے" جاوید بولا۔ "آپ کا لہجہ بدلا ہوا ہے۔"

"خیریت نہیں ہے۔ فوراً یہاں آ جاؤ۔"

"اوکے باس۔ آدھے منٹ میں پہنچا۔"

زاہد نے فون رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی دروازے پر دستک ہوئی۔

"آ جاؤ" زاہد نے پکار کر کہا۔

جاوید بیڈ روم کے دروازے تک آیا۔ کمرے میں ایک لاش دیکھ کر اس کے قدم دروازے پر آ کر رک گئے اور اس کے مونہہ سے نکلا۔

"مائی گاڈ۔"

زاہد نے پلٹ کر اس سے پوچھا "کیا تم میرا پیچھا کر رہے تھے۔؟"

"جی ہاں" جاوید نے سر ہلا کر کہا "مگر یہ کون ہے۔"

ریتا کی لاش مونہہ کے بل پڑی تھی اس لئے جاوید اس کی صورت نہیں دیکھ پایا تھا۔

"یہ ریتا ہے" زاہد نے جواب دیا۔

"ریتا۔" جاوید حیرت سے بولا "آپ کا مطلب ہے ایئر ہوسٹس۔"

"ہاں۔"

"یہ یہاں کیا کر رہی تھی۔"

"میرا انتظار۔"

www.taemeernews.com

"یعنی آپ کو پتہ تھا" جاوید کی آواز میں حیرت تھی۔
"ہاں۔ بارہ بجے کے لگ بھگ ریتا نے مجھے فون کیا تھا۔ مونا اس وقت میرے ساتھ تھی۔ ریتا مجھ سے ملنا چاہتی تھی"
"کیوں"
"اس نے فون پر کہا تھا کہ وہ کاک کی منگیتر تھی"
"بائی گاڈ" جاوید بولا "حیرت پر حیرت"
"ہاں۔ شاید وہ مجھے کچھ بتانا چاہتی تھی۔ مجھے اس وقت ان لوگوں سے ملنے کے لئے جانا تھا اس لئے میں نے اس سے کہہ دیا تھا کہ وہ چھ بجے یہاں آجائے اور میں نہ ہوں تو میرا انتظار کرے۔ میں نے کاؤنٹر کلرک کو ہدایت کر دی تھی کہ وہ اس کو میری چابی دے دے۔
"میں ابھی آیا ہوں۔ کلرک نے بتایا کہ لڑکی میرا انتظار کر رہی ہے اور وہ میری ہدایت کے مطابق ٹھیک چھ بجے آگئی تھی۔ میں یہاں آیا تو وہ مردہ تھی"
"اس کا مطلب ہے کہ اس کا قتل چھ اور ساڑھے چھ بجے کے درمیان ہوا ہے"
"ہاں"
"لیکن اسے یہ کیسے معلوم ہوا کہ آپ کاک کو جانتے تھے"
"یہی مجھے حیرت ہے۔ اسے یقیناً میری اصل شخصیت کا پتہ چل گیا تھا۔ اسی لئے وہ مجھ سے ملنا چاہتی تھی"
"اس کا مطلب ہے اسے معلوم تھا کہ کاک کو کیوں قتل کیا گیا ہے"
"شاید" زاہد نے سر ہلاتے ہوئے کہا "ہو سکتا ہے کاک نے اس شخص کے بارے میں اور اپنی تحقیق کے بارے میں کچھ بتا رکھا ہو اور اب وہ ہمیں کسی طرح کی وارننگ دینا چاہتی ہو"
"پھر تو بہت برا ہوا"
"ہاں بہت برا ہوا۔ سچ یہ ہے کہ فیکٹری میں گھومنے کے بعد مجھے یقین ہو گیا تھا کہ کاک کو ان لوگوں کے بارے میں ضرور کوئی غلط فہمی ہو گئی تھی اور اس کی موت قدرتی ہو سکتی ہے۔ یا ہو سکتا ہے کہ اس کے کسی ذاتی دشمن نے اس کو قتل کر دیا ہو۔ لیکن اب لڑکی کے قتل ہو جانے پر پھر مجھے اپنی رائے بدلنی پڑے گی"
"کیا آپ نے وہاں کوئی بات مشکوک محسوس نہیں کی"

www.taemeernews.com

"بالکل نہیں، وہاں دن رات کھلونے بن رہے ہیں اور وہ کھلونے بڑے دلچسپ اور عجیب ہیں۔ جب وہ مارکیٹ میں آئیں گے تو ہنگامہ مچا دیں گے۔ مجھے ان لوگوں سے مل کر اور فیکٹری کو دیکھ کر کسی بات یا کسی چیز سے یہ شک نہیں ہوا کہ وہ کوئی غلط کام کر رہے ہوں گے۔"

"لیکن اس لڑکی کا قتل ثابت کرتا ہے کہ کہیں نہ کہیں، کچھ نہ کچھ گڑبڑ ضرور ہے اور یہ مت بھولئے کہ آپ کو اغوا بھی کیا جا چکا ہے۔"

"میں کوئی بات نہیں بھول رہا ہوں۔" زاہد نے فکرمند لہجے میں کہا۔

جاوید لاش کے پاس بیٹھ گیا اور خنجر کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"کسی نے پیچھے سے اس پر حملہ کیا ہے۔"

"ایسا ہی لگتا ہے۔"

"اور لڑکی نے مرنے سے پہلے کچھ دور کھسکنے کی بھی کوشش کی ہے۔ قالین کے رووئیں پر کھسکنے کے آثار ہیں۔"

پھر اس نے لاش کو سیدھا کر دیا۔ جاوید کے مونہہ سے ایک گہرا سانس نکلا، وہ بولا ——

"زاہد صاحب یہ دیکھئے۔"

جاوید نے ریتا کا ایک بازو اوپر اٹھا لیا تھا۔ اس کی کہنی کے نیچے اندر کی طرف انگریزی کے دو حرف لکھے تھے۔ اے اور ٹی —— یعنی AT ——

انگریزی، ہندی یا رومن جاننے والے حضرات

آسان اُردو گائیڈ

کتاب کی مدد سے نہایت آسانی کے ساتھ اردو لکھنا پڑھنا سیکھ لیتے ہیں اُردو کے تمام مشکل مسائل کو ہندی اور انگریزی میں سمجھایا گیا ہے۔ قیمت ۸۰ روپے

شمع بک ڈپو، آصف علی روڈ، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

www.taemeernews.com

۱۷

انگریزی کے حروف خود ریتا نے مرنے سے پہلے اپنے خون سے لکھے تھے
جاوید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ایسا لگتا ہے کہ مرنے سے پہلے وہ قاتل کا نام یا کوئی پیغام لکھنا چاہتی تھی لیکن دو حروف لکھنے کے بعد ہی مر گئی۔"
"ہاں ایسا ہی لگتا تھا" زاہد نے بھی لاش کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا لیکن انگریزی کے اے اور ٹی سے کیا لفظ بن سکتا ہے۔"
"اٹیک" یعنی حملہ بھی بنتا ہے۔ اٹیچ۔ یعنی ملا ہوا۔ جڑا ہوا۔ اٹارنی یعنی وکیل بہت سے لفظ بنتے ہیں۔"
اور AT یعنی پر۔ "یعنی کسی جگہ پر" زاہد نے سوچتے ہوئے کہا "ایٹ فیکٹری" بمعنی فیکٹری پر۔ ہو سکتا ہے وہ وہ کسی جگہ کے بارے میں لکھنا چاہتی ہو۔"
"اور اگر یہ کسی نام کے پہلے حروف ہوئے تو۔"
"ایٹن برو" ایک مشہور فلم پروڈیوسر کا نام ہے۔ مقامی نام اے اور ٹی یا الف اور تے سے بہت کم شروع ہوتے ہیں۔"
"ایٹ۔ ایٹم۔ ایٹم بھی تو اے ٹی سے ہی شروع ہوتا ہے" جاوید بولا۔
"ہاں ہوتا ہے۔ لیکن ایٹم یا ایٹم بم سے اس کی کیا مراد ہو سکتی ہے بھی زاہد نے

www.taemeernews.com

اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا "ہر عورت اپنے ساتھ پرس رکھتی ہے۔ کیا ریتا اپنے ساتھ پرس لائی تھی؟"

دونوں اُٹھ کر کمرے میں اِدھر اُدھر پرس تلاش کرنے لگے لیکن کمرے میں کچھ اور نہیں تھا۔ جاوید بولا۔

"اگر وہ پرس لائی تھی تو یقیناً قاتل اپنے ساتھ لے گیا ہے۔"

"اس خنجر پر انگلیوں کے نشان ہو سکتے ہیں۔" زاہد نے کہا۔

جاوید نے نیچے بیٹھ کر خنجر کے دستے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا "نہیں خنجر پہ نشان نہیں۔ قاتل نے یا تو دستانے پہن رکھے تھے یا خنجر کا دستہ رومال سے پکڑا ہوا تھا۔ سوال یہ ہے اب آپ اس لاش کا کیا کریں گے؟"

یہی میں سوچ رہا ہوں۔ مقامی پولیس کو ایک ہندوستانی ارب پتی کیا جواب دے سکتا ہے لڑکی کون تھی۔ کیوں اس سے ملنے آئی تھی۔ قتل کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ پھر اگر میں پولیس کو مطمئن کر بھی دوں تو ان لوگوں کو کیا جواب دوں گا وہ مجھے اپنا پارٹنر بنانا چاہتے ہیں پچاس کروڑ روپیہ وہ اسی ہفتے میں سوئزر لینڈ کے بینک میں چاہتے ہیں اور پچاس کروڑ بعد میں۔"

زاہد کچھ دیر کھڑا سوچتا رہا پھر کچھ چند لمحوں کے بعد بولا

"اب تو اس جھنجھٹ سے پیچھا چھڑانے کی ایک ہی صورت ہے۔"

"کیا ـــ" جاوید نے پوچھا۔

"سیٹھ بھاسکر کا خاتمہ ـــ یعنی آج اس وقت سے سیٹھ بھاسکر کا کیریکٹر ختم۔"

"اس سے وہ مشکوک نہیں ہو جائیں گے؟"

ہو تو جائیں گے اور مجھے یقین ہے وہ اصل بھاسکر کو تلاش کرنے کی بھی کوشش کریں اصل سیٹھ بھاسکر سے مل کر ان کو سو فی صدی یقین ہو جائے گا۔ ان سے ملنے والا سیٹھ بھاسکر نقلی تھا یعنی کوئی جاسوس تھا۔"

"پھر تو وہ اور زیادہ محتاط ہو جائیں گے۔"

"ہاں اگر کھلونا بنانے سے ان کا مقصد وہ نہیں جو وہ ظاہر کر رہے ہیں تو سیٹھ بھاسکر کے غائب ہو جاتے ہی وہ اور زیادہ ہوشیار ہو جائیں گے۔"

"پھر آپ کیا کریں گے؟"

"کچھ نہیں، سیٹھ بھاسکر جنرلسٹ پر ویزین جائے گا جنرل کیونکہ اس لئے احتیاطاً"

www.taemeernews.com

وہ پاسپورٹ مجھے دے دیئے تھے۔"

"پھر سیٹھ بھاسکر کا سکریٹری کہاں جائے گا؟"

اس کے بعد تمہیں بھی یہ ہوٹل چھوڑ کر کسی سستے ہوٹل میں نام بدل کر رہنا ہوگا ——

وہ میں کر لوں گا۔ کیا آپ نے فیصلہ کر لیا کہ آپ اسی وقت سے سیٹھ بھاسکر کا کیرئر ختم کر رہے ہیں۔"

"ہاں۔ اس کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں۔ میں اپنا ضروری سامان تمہیں دے دیتا ہوں، تم میری اٹیچی اور اپنا سامان لے کر اسی وقت یہ ہوٹل چھوڑ دو اور کسی سستے سے ہوٹل میں جا کر ٹھہر جاؤ۔ میں اپنا یہ میک اپ اتار کر اپنی اصل شکل میں جرنلسٹ پرویز کے نام سے ہوٹل پیراڈائز میں جا کر ٹھہر جاتا ہوں —— تم مجھے وہاں فون کر لینا یا رات کو ڈائننگ ہال میں آ جانا۔"

"او کے باس آپ مجھے اپنا سامان دے دیجیے۔"

زاہد اٹیچی کھول کر اپنا ضروری سامان رکھنے لگا۔ سیٹھ بھاسکر کے کپڑے اس نے الماری میں ہی چھوڑ دیئے۔ اپنا سامان اٹیچی میں رکھتے ہوئے بولا۔

"جاوید مجھے ایک چیز پریشان کر رہی ہے۔"

"کیا۔"

"افسوس میں اس کو پہچان نہیں پا رہا ہوں۔"

"آپ کا مطلب ہے آپ کے تحت الشعور میں کوئی چیز کھٹک رہی ہے۔"

"ہاں۔"

"کب سے ——؟"

"جب سے میں فیکٹری سے آیا ہوں۔"

"اس کا مطلب ہے فیکٹری میں آپ کے تحت الشعور نے کسی چیز کو محسوس کیا جسے آپ کے شعور نے نظر انداز کر دیا تھا۔"

"ہاں۔"

"تو سوچیے —— آپ نے وہاں کیا کیا دیکھا۔"

"میں فیکٹری سے باہر نکلنے کے بعد سے مسلسل سوچ رہا ہوں لیکن کچھ یاد نہیں آ رہا ہے ——"

www.taemeernews.com

"ذرا مجھے تفصیل سے حالات بتایئے کہ آپ نے وہاں کیا کیا دیکھا کس کس سے ملے شاید بتاتے ہوئے آپ کو کچھ یاد آجاتے۔"

زاہد اس کو تفصیل سے بتانے لگا کہ فیکٹری میں اس نے کیا کیا دیکھا۔ جب وہ سب کچھ بتا چکا تو جاوید بولا۔

"آپ نے جو حالات بتائے ہیں ان سے تو کم از کم یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ کوئی مجرمانہ کام نہیں کر رہے ہیں۔ اس طرح کے کھلونے بناتے ہیں واقعی کھربوں روپے سرمائے کی ضرورت ہے۔"

اسی وقت فون کی گھنٹی بجی۔ زاہد نے چونک کر کہا "یہ مونا کا فون ہو سکتا ہے جاوید تم جواب دو، اگر فون مونا کا ہے تو تم ہوٹل کے بیرے کی آواز بنا کر اس سے کہو کہ تم اس وقت میرے بیڈروم کی چادریں وغیرہ بدل رہے ہو اور یہ کہ میں ابھی ابھی ایک لڑکی کے ساتھ کار میں بیٹھ کر چلا گیا ہوں۔ کب واپس آؤں گا یہ تمہیں معلوم نہیں"

جاوید نے جلدی سے دوسرے کمرے میں جا کر فون کا رسیور اٹھا کر ہیلو کہا، دوسری طرف سے ایک زنانہ آواز نے پوچھا۔

"مسٹر بھاسکر"

"نو مادام —" جاوید نے ذرا آواز بگاڑ کر کہا "میں روم بیرا بول رہا ہوں"

"تو ذرا مسٹر بھاسکر کو فون دے دو۔"

"سوری مادام۔ مسٹر بھاسکر ابھی ابھی ایک خاتون کے ساتھ چلے گئے ہیں۔ میں ان کے بڈروم کی چادریں بدل رہا ہوں۔"

"اُن کو گئے کتنی دیر ہو گئی"

"مشکل سے دس منٹ ہوئے ہوں گے۔"

"کچھ معلوم ہے کب تک آئیں گے"

"نو مادام"

"تمہاری ڈیوٹی کب تک رہے گی"

"دس بجے تک مادام"

"اگر وہ دس بجے تک واپس آجائیں تو تم ان سے کہہ دینا کہ مس مونا نے فون کیا تھا میں ہوٹل پلازہ کے بار میں آپ کا انتظار کر رہی ہوں۔"

"بہت اچھا مادام میں کہہ دوں گا۔"

www.taemeernews.com

یہ کہہ کر جاوید نے فون رکھ دیا۔ واپس بیڈ روم میں آکر اس نے زاہد کو بتایا، فون مونا کا ہی تھا۔ وہ ہوٹل پلازہ کے بار میں مسٹر بھاسکر کا انتظار کر رہی ہے
"اس کو انتظار کرنے دو۔ تم یہ میری اٹیچی لے جاؤ اور آدھے گھنٹے کے اندر اندر یہ ہوٹل چھوڑ دو۔ تمہارے جانے کے بعد میں بھی یہ ہوٹل چھوڑ دوں گا۔ دس بجے کے قریب تم مجھ سے ہوٹل پیراڈائز کے ڈائننگ ہال میں مل لینا۔"
"اوکے باس۔"
یہ کہہ کر جاوید نے زاہد کی اٹیچی اٹھائی۔ باہر جھانک کر دیکھا میدان صاف دیکھ کر زینے سے اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

سنون جدید

دانتوں کے درد اور مسوڑھوں کے ورم کے لئے خواہ یہ تکلیف کسی وجہ سے ہو۔ نیز دانتوں میں کیڑا لگنے کی بیماری میں دانت گلنے لگتے ہیں یہ دوا نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ پہلی مرتبہ استعمال کرنے سے ہی اس کا نمایاں فائدہ شروع ہوتا ہے۔

ترکیب استعمال

درد کی حالت میں گرم پانی سے کلی کر کے اس منجن کو دانتوں پر ملیں اور رال ٹپکائیں۔

قیمت : ۵۰ گرام ۴ روپے

شمع (یونانی اینڈ آیورویدک) لیباریٹریز، لال کنواں دہلی ۶-۱۱۰۰۰

www.taemeernews.com

۱۸

جاوید کے جاتے ہی زاہد نے کیمیکل کی شیشی جیب سے نکالی جو اس نے اپنے سامان سے نکال کر جیب میں رکھ لی تھی۔ باتھ روم میں جاکر وہ کیمیکل اپنے چہرے پر ملا اور کچھ دیر وہیں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔
تقریباً بیس منٹ بعد اس نے ٹھوڑی تک آئی اپنی نقلی قلموں کے بالوں کو پکڑ کر کھینچا۔ دونوں طرف سے بالوں کی پٹی اکھڑ کر اس کے ہاتھ میں آگئی۔
پھر اس نے موہنہ دھویا تو اس کا کالا رنگ بھی اتر گیا اور اس کا اصلی گورا رنگ نکل آیا
بالوں کی سفید لٹوں کو صابن سے دھو کر صاف کیا۔ اپنا سوٹ اتار کر ایک سستا سا سوٹ پہنا۔ بھاسکر والا سوٹ اس نے الماری میں ٹانگ دیا اور عینک جیب میں رکھ لی۔ قلموں کے بال پانی میں بہا دیئے تمام تیاریاں کرنے کے بعد اس نے کاؤنٹر کلرک سے جاوید کے کمرے کا نمبر مانگا
کلرک نے کہا۔
"سوری سر۔ مسٹر جاوید ابھی ہوٹل چھوڑ کر چلے گئے ہیں"
زاہد نے فوراً فون رکھ دیا۔ چند منٹ وہیں اور گذار کر وہ سیٹھ بھاسکر کے فلیٹ سے نکلا زینے سے پانچویں منزل پر پہنچا۔ وہاں سے لفٹ لے کر نیچے آیا اور ہوٹل سے باہر نکل گیا۔

ٹھیک دس بجے جب وہ ہوٹل پیراڈائز کے ڈائننگ ہال میں بیٹھا تھا جاوید آگیا۔

www.taemeernews.com

اب جاوید میک اپ میں تھا۔ اس نے چہرے پر داڑھی لگا رکھی تھی۔ بال آدھے سفید کر لئے تھے اس میک اپ میں وہ ادھیڑ عمر کا کوئی ٹورسٹ لگتا تھا وہ سیدھا زاہد کی ٹیبل پر آکر بیٹھ گیا۔

"تم نے کس ہوٹل میں کمرہ لیا ہے" زاہد نے پوچھا۔

"اسی روڈ پر ایک چھوٹا سا ہوٹل ہے تاج خان ہوٹل اس میں کمرہ لے لیا ہے کمرہ نمبر ۲۲۲ ہے"

"میرے کمرے کا نمبر ۱۰۲ ہے" زاہد نے کہا۔

"سیٹھ بھاسکر کے کمرے پر ابھی پولیس نہیں پہنچی"

"نہیں ۔ لیکن توقع ہے اگلے ایک گھنٹہ میں سیٹھ بھاسکر کے غائب ہونے کا راز کھل جائے گا"

"اس لئے کہ مونا سیٹھ بھاسکر کا انتظار کر رہی ہوگی۔ دس بجے تک انتظار کر کے شاید وہ اس کے کمرے پر جائے۔ وہاں ریتا کی لاش دیکھ کر وہ دوبارہ ضرور بے ہوش ہوگی"

"بشرطیکہ خود اس نے ریتا کو قتل نہ کیا ہو" جاوید بولا "یہ مت بھولئے جب ریتا نے آپ کو فون کیا ہے تو مونا بھی آپ کے ساتھ تھی"

"میرے ذہن میں یہ بات ہے" زاہد نے سر ہلایا۔

"مونا آپ لوگوں کے ساتھ فیکٹری دیکھنے نہیں گئی تھی"

"نہیں"

"کیوں"

"مجھے معلوم نہیں ۔ نہ ان لوگوں نے مونا کو ساتھ چلنے کو کہا تھا۔ نہ مونا نے ساتھ چلنے کی خواہش کی تھی۔

"ہوسکتا ہے وہ اسی لئے پیچھے رہ گئی ہو تاکہ ریتا کو قتل کرسکے"

"لیکن آخر کیوں جس نے بھی ریتا کو قتل کیا، کیوں قتل کیا۔ ریتا نے فون پر صرف مجھ سے کہا تھا کہ وہ کاک کی منگیتر تھی" جب ان لوگوں کو پتہ چلا کہ ریتا آپ سے ملنا چاہتی ہے تو وہ سمجھ گئے کہ کاک کو جو کچھ معلوم تھا وہ ریتا کو بھی معلوم ہے اور وہ شاید آپ کو وہ راز بتانا چاہتی ہے"

"لیکن میں ان کے لئے صرف سیٹھ بھاسکر تھا۔ انہیں میری جانب سے کسی خطرے کی توقع نہیں تھی۔ دوسرے ریتا کا فون میں نے کافی ہاؤس میں سنا تھا۔ ویسے بھی ہم لوگ اپنے اپنے کمروں کے فون چیک کر چکے تھے"

"ہو سکتا ہے فون آپریٹر ان کے لئے کام کرتی ہو" جاوید نے کہا۔ ہو سکتا ہے فون آپریٹر

www.taemeernews.com

کہ کچھ روپوں کا لالچ دیا ہوگا کہ وہ آپ کے فون پر ہونے والی کالوں کا ریکارڈ رکھ سکے چونکہ رینانے فون کر کے آپریٹر سے آپ کے کمرے کا نمبر مانگا تھا۔ اسی لئے آپریٹر آپ کی باتیں سنتی رہی ہوگی۔"

"ہاں یہ ممکن ہے، لیکن اس بات کی تصدیق کیسے ہو۔"

"تصدیق میں کروں گا۔"

"کیسے۔"

"یہ آپ مجھ پر چھوڑ دیجئے۔ ہوٹل رائل کی دونوں آپریٹر تو خوب صورت ہیں ویسے مجھے صرف صبح والی آپریٹر پر توجہ دینی ہوگی۔"

"اور اگر ہوٹل میں تمہیں کسی نے پہچان لیا۔"

"ہوٹل کے ملازمین دن بھر سینکڑوں آدمیوں سے ملتے رہتے ہیں۔ وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ سیٹھ بھاسکر کا سیکریٹری دوسری شکل میں آسکتا ہے۔"

"اچھی بات ہے تم صبح کوشش کر کے دیکھ لو۔"

"اب کچھ کھانے کو تو منگا لیجئے۔" جاوید بولا "بھوک لگ رہی ہے۔"

زاہد نے بیرے کو بلا کر کھانے کا آرڈر دیا۔ بیرا آرڈر لے کر چلا گیا تو جاوید نے کہا۔۔۔

"میں ہوٹل رائل فون کر کے دیکھتا ہوں۔"

"کس کو فون کرو گے۔"

"سیٹھ بھاسکر کو۔ اس سے پتہ چل جائے گا کہ رینا کی لاش ابھی دریافت ہوئی یا نہیں۔"

"ہاں کر کے دیکھ لو۔"

"جاوید اٹھ کر اس فون کی طرف چلا گیا۔ جو پبلک کے استعمال کے لئے لگا ہوا تھا اس نے ہوٹل رائل کا نمبر ملا کر آپریٹر سے اس فلیٹ کا نمبر مانگا جس میں زاہد ٹھہرا ہوا تھا۔ گھنٹی بجتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔"

"میں مسٹر بھاسکر سے بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"آپ کون صاحب ہیں۔"

آواز میں پولیس والوں جیسی سختی تھی جاوید سمجھ گیا کہ لاش کا پتہ چل چکا ہے اور اب سیٹھ بھاسکر کے فلیٹ پر پولیس کا قبضہ ہے۔ جاوید نے رسیور رکھ دیا۔

www.taemeernews.com

اور واپس آگیا۔

"کیا خبر ملی" زاہد نے پوچھا!

"پولیس آچکی ہے۔ آپ کے کمرے سے ایک مردانہ آواز جاننا چاہتی تھی کہ میں کون ہوں میں نے فون رکھ دیا"۔

"اس کا مطلب ہے دس بجے تک مونا میرا انتظار کر کے ہوٹل چلی گئی تھی"

اسی وقت بیرا ان کے آرڈر کا کھانا لے آیا اور وہ دونوں کھانا کھانے لگے۔

کھانا کھانے کے بعد جب وہ کافی پی رہے تھے تو زاہد نے کہا۔

"کیا میں جرنلسٹ کی حیثیت سے ہوٹل رائل میں ملنے والی لڑکی کے لاش کے سلسلہ میں پولیس سے جا کر ملوں"

"آئیڈیا برا نہیں۔ جاوید نے کہا" لیکن خبر اخباروں میں چھپ جانے دیجئے اس کے بعد آپ کیس کے انچارج پولیس افسر سے جا کر ملیں۔ اس وقت اگر آپ جائیں گے تو ان لوگوں کو شک ہو سکتا ہے۔ دوسرے اگر مونا اور کمپنی کے چاروں ڈائرکٹر بھی وہاں ہوئے تو آپ کے پہچان لئے جانے کا ڈر ہے"

"پھر میں صبح ہی جاؤں گا"

"کل ہم دوپہر کو یہیں ملیں گے؟ جاوید نے پوچھا۔

"ہاں مل سکتے ہیں"

"بس تو میں چلتا ہوں صبح میں ہوٹل رائل کی فون آپریٹر سے عشق کرنے کی کوشش کروں گا"

"مگر اب تم وہاں جاؤ گے کس بہانے سے"

"اس کی ترکیب میں رات کو سوچ لوں گا"

"اچھی بات ہے ۔۔ اب کل دوپہر کو ملاقات ہوگی"

یہ کہہ کر زاہد بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

www.taemeernews.com

١٩

صبح کے اخباروں میں پہلے صفحہ پر ہی ریتا کے قتل اور ہندوستانی دولت مند کے غائب ہونے کی خبریں درج تھیں۔

"خبر کے مطابق سیٹھ بھاسکر گلیکسی ٹوائز کمپنی میں پارٹنر ملنا چاہتا تھا کمپنی کے ڈائرکٹروں کے بیان کے مطابق انہوں نے سیٹھ بھاسکر کو اپنا پارٹنر بنانے کا وعدہ کر لیا تھا۔ رات کو ساڑھے دس بجے ہز ایکسیلنسی جیفری کی سکریٹری سیٹھ بھاسکر سے ملنے گئی تو وہاں سیٹھ نہیں تھا۔ کمرے میں ایک عورت کی لاش پڑی تھی۔

پولیس کی تحقیق کے مطابق مقتولہ کا نام مس ریتا تھا جو ایر ہوسٹس تھی۔ مسٹر بھاسکر کا اٹیچی کیس بھی کمرے سے غائب تھا۔ صرف کچھ کپڑے الماری میں رہ گئے تھے۔ اس سے پولیس نے اندازہ لگایا تھا کہ قتل سیٹھ بھاسکر نے ہی کیا ہے اور قتل کے بعد وہ ڈر کر بھاگ گیا ہے۔

لاش ملنے سے صرف ایک گھنٹہ قبل ایک جہاز آزونا سے ہندوستان کے لئے روانہ ہوا تھا۔ پولیس کا خیال ہے بھاسکر یا تو ہندوستان واپس چلا گیا ہے یا کسی دوسرے ملک چلا گیا ہے۔ پانچ بجے کے بعد آزونا سے جانے والے سارے جہازوں کے مسافروں کی فہرستیں چیک کر لی گئی ہیں۔ لیکن کسی فہرست میں سیٹھ بھاسکر کا نام نہیں ملا، اس لئے پولیس کو جلد ہی کسی سنسنی خیز انکشاف کی توقع ہے۔

پولیس کو یہ بھی شک ہے کہ ہو سکتا ہے سیٹھ بھاسکر کو غنڈوں نے بلیک میل کرنے کے لئے

www.taemeernews.com

اغوا کر لیا ہو، وہی لڑکی کو قتل کر کے سیٹھ کا ناٹا جی کیس بھی لے گئے ہوں گے تاکہ پولیس الجھن میں پڑ جائے۔

زاہد نے اخبار میں خبر پڑھ کر ہوٹل سے ہی پولیس ہیڈ کوارٹر کو فون کیا۔ جواب ملنے پر اس نے کہا۔

"میرا نام پرویز ہے اور میں ہندوستان کے مشہور اخبار انڈین ٹائمز کا رپورٹر ہوں۔ میں نے ابھی ابھی اپنے ملک کے ایک سیٹھ کے بارے میں خبر پڑھی ہے اس لئے میں اس پولیس افسر سے بات کرنا چاہتا ہوں جو اس کیس کا انچارج ہے۔"

اسے انتظار کرنے کے لئے کہا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی ایک مردانہ آواز نے کہا۔

"انسپکٹر لوگی اسپیکنگ۔"

"کیا آپ سیٹھ بھاسکر کے کیس کے انچارج ہیں انسپکٹر۔"

"یس۔"

"میں ایک ہندوستانی اخبار کا رپورٹر ہوں۔ مسٹر بھاسکر سے میرے کافی اچھے تعلقات تھے۔ ان کے غائب ہونے کی خبر نے مجھے پریشان کر دیا ہے کیا آپ مجھے کچھ وقت دے سکتے ہیں۔"

"میں اس وقت فری ہوں، آپ پولیس ہیڈ کوارٹر آجائیے۔"

"بہت اچھا، میں پہنچ رہا ہوں۔ شکریہ۔"

زاہد فون رکھ کر اسی وقت روانہ ہو گیا۔

ٹھیک دس بجے جاوید ہوٹل رائل میں داخل ہوا۔ ہوٹل کے فون ایکسچینج پر دن کی ڈیوٹی والی آپریٹر بیٹھی ہوئی تھی۔ جاوید نے اس کے قریب جا کر کاؤنٹر پر کہنیاں رکھتے ہوئے کہا۔

"گڈ مارننگ۔"

لڑکی نے اس کی طرف دیکھا اور گڈ مارننگ کا جواب دے کر بولی۔

"کہیئے۔"

جاوید نے مسکرا کر کہا "اگر آپ چاہیں تو میری زندگی میں بہار آ سکتی ہے۔"

"کیا مطلب" لڑکی نے اس کو گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

www.taemeernews.com

"اے مسٹر" آپریٹر نے غصہ سے کہا "کیا صبح ہی پی لی ہے "
"آپ گھبرائیے نہیں" جاوید بولا " شادی میں آپ سے کرنا نہیں چاہتا بلکہ ایک اور لڑکی ہے جس سے مجھے محبت ہے "
" پھر میں کیا کر سکتی ہوں "
"آپ چاہیں تو ہماری شادی ہو سکتی ہے "
اس لڑکی کے چہرے پر کچھ اُلجھن کے آثار پیدا ہوئے۔ اس نے کہا "کیا وہ لڑکی میری دوست ہے "
"نہیں "
"پھر میں کیا کر سکتی ہوں "
"وہ آج شام آپ کے ہوٹل میں آکر ٹھیرنے والی ہے "
"آپ کے ساتھ "
"نہیں اکیلی "
"پھر آپ کیا چاہتے ہیں "
"میرا ایک رقیب روسیاہ بھی ہے "
"کیا وہ لڑکی کسی اور سے محبت کرتی ہے "
"یہی تو میں جاننا چاہتا ہوں "
"تو میں کیا کر سکتی ہوں "
"آپ میری محبوبہ کے دل کا راز جاننے میں میری مدد کر سکتی ہیں "
"وہ کیسے "
"اس کے فون سُن کر "
"کیا مطلب" لڑکی نے پھر اس کو گھور کر دیکھا۔
"دیکھئے خفا مت ہوئیے۔ یہ میری زندگی اور موت کا سوال ہے۔ میری محبوبہ آج اس ہوٹل میں آکر ٹھیرے گی۔ مجھے یقین ہے میرا دشمن اس کو فون کرکے اس سے ملنے کی کوشش کرے گا اگر آپ میری محبوبہ کو کئے جانے والے فون سُن کر اُن کی باتیں مجھے بتاتی رہیں تو مجھے پتہ چل جائے گا کہ وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے یا میرے دشمن سے"
"لیکن میں ایسا نہیں کر سکتی " آپریٹر بولی۔
"کیوں نہیں کر سکتیں۔ آپ ایکسچینج کے کی بورڈ پہ بیٹھی ہیں "

www.taemeernews.com

"لیکن دوسروں کی باتیں سننا جرم ہے ہوٹل مینجمنٹ کو پتہ چل گیا تو میری نوکری چلی جائے گی۔"

"میں کسی سے نہیں بتاؤں گا۔ میں جانتا ہوں نائٹ آپریٹر دوسرے مسافروں کی باتیں سن کر بتا دیتی ہے۔"

آپریٹر نے اس کو گھور کر کہا "آپ کو کیسے معلوم ہوا۔"

"پرسوں میں آپ کے ہوٹل میں ڈنر کھانے آیا تھا۔ میں ایک فون کرنے کے لئے رک گیا۔ میں نے نائٹ آپریٹر کو ایک شخص سے باتیں کرتے سن لیا۔ وہ اس آدمی کو روم نمبر تھری فور ٹو میں آنے والا فون کالوں کے بارے میں بتا رہی تھی۔"

آپریٹر کے چہرے پر ایک رنگ آ کر گذر گیا۔ اس نے کہا "وہ بات الگ ہے۔ اس کمرے کے فون کی چیکنگ پولیس کرانا چاہتی تھی۔ میں اس کمرے کے فون کی چیکنگ کر کے ایک پولیس افسر کو رپورٹ دیتی رہی ہوں۔"

"کیوں کیا اس کمرے میں کوئی مجرم ٹھیرا ہوا تھا۔"

"تم نے آج کا اخبار نہیں پڑا۔"

"نہیں ۔ میں اخبار نہیں پڑھتا۔ کیوں کیا آج اخبار میں کوئی خاص خبر چھپی ہے"

"اس کمرے میں ایک ہندوستانی دولت مند ٹھیرا ہوا تھا۔ شام اس سے ملنے ایک لڑکی آئی تھی ۔ رات کو لڑکی کی لاش اس کے کمرے سے ملی اور وہ دولت مند غائب ہے۔ پولیس کا خیال ہے وہ لڑکی کو قتل کر کے بھاگ گیا ہے۔"

"تو کیا اسی لئے پولیس اس کے فون چیک کر رہی تھی۔"

"یہ مجھے معلوم نہیں۔ مجھے تو انسپکٹر نے اس کام کے لئے دو سو ڈالر دیئے تھے۔"

"دو سو ڈالر تو میں بھی دے سکتا ہوں۔"

"مگر تم پولیس افسر تو نہیں ہو۔"

"پلیز۔ یہ میری زندگی اور موت کا سوال ہے ۔ میں اے ڈھائی سو ڈالر دے دوں گا۔"

آپریٹر نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا "اچھی بات ہے میں تمہاری مدد کر دوں گی لیکن اس بات کا کسی کو پتہ نہیں لگنا چاہئے۔"

"بالکل نہیں ۔ میں کوئی پاگل ہوں جو کسی کو بتاؤں گا۔"

"تمہاری محبوبہ کب آئے گی۔"

www.taemeernews.com

"آج شام وہ بینکاک سے آرہی ہے۔ میں شام کو سات بجے آؤں گا۔ اگر وہ آگئی تو شام کو ہی ڈھائی سو ڈالر دے دوں گا"
"مگر میں شام کو نہیں ہوں گی"
"کوئی بات نہیں آپ دوسری آپریٹر سے کہہ دینا میں اس کو بھی ڈھائی سو ڈالر دے دوں گا"
"آپ سے میں کل صبح آکر مل لوں گا"
"اچھی بات ہے میں کہہ دوں گی"
جاوید سمجھ گیا کہ لڑکی لالچی ہے، اس لئے وہ اس کا شکریہ ادا کر کے واپس چل دیا ــــــ

خمیرہ آبریشم شیرہ عناب والا

دماغی کمزوری، دل کی دھڑکن، معدے کی تبخیر کے لئے مفید ہے۔ خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہے خشک کھانسی وغیرہ میں بھی مفید ہے۔

قیمت ۱۵ گرام کا پیکنگ ۱۲ روپے
قیمت ۶۰ گرام کا پیکنگ ۴۴ روپے
قیمت ۱۲۵ گرام کا پیکنگ ۸۶ روپے
(برائے رجسٹرڈ المعالجین)

شمع (یونانی اینڈ آیورویدک) لیبارٹریز لال کنواں دہلی ۱۱۰۰۰۶

www.taemeernews.com

۲۰

پولیس انسپکٹر کارلولوگی، زاہد سے بڑے اخلاق سے ملا۔ مصافحہ کے بعد اپنے سامنے رکھی کرسی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"تشریف رکھئے مسٹر پرویز، اور کہئے میں آپ کی کیا خدمت کرسکتا ہوں"

زاہد نے مسکرا کر کہا "آپ جانتے ہیں انسپکٹر صاحب اخبارات کی زندگی سنسنی خیز خبر پر منحصر ہوتی ہے۔ میں نے لوکل اخباروں میں اپنے ملک کے سیٹھ بھاسکر کے غائب ہونے کی خبر پڑھی ہے۔ اتفاق سے میں ذاتی طور پر سیٹھ بھاسکر سے کئی بار مل چکا ہوں وہ ہمارے ملک کے بزنس میگنٹ ہیں خاص طور پر وہ جنوبی ہند کے کاٹن کنگ کہلاتے ہیں۔ مجھے یہ جان کر حیرت ہوئی کہ وہ ازونا آئے ہوئے تھے۔"

انسپکٹر نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا "آپ مسٹر بھاسکر کو ذاتی طور پر جانتے تھے۔"

"جی ہاں۔ میری کئی بار ان سے ملاقات ہوئی ہے۔"

وہ یہاں ہوٹل رائل میں ٹھیرے ہوئے تھے۔ اب تک اطلاعات کے مطابق وہ جگلکیی لوائز کی فرم میں پارٹنر شپ چاہتے تھے۔ اس فرم کے ڈائرکٹرز کے بیان کے مطابق پارٹنر شپ کی شرائط طے ہوچکی تھیں۔ کل ہی وہ فیکٹری دیکھنے گئے تھے۔ ان کے پیچھے ایک ایرہوسٹس ان سے ملنے آئی تھی۔ مسٹر بھاسکر ہوٹل کے کاؤنٹر کلرک کو ہدایت کرگئے تھے کہ ان کے پیچھے ایک لڑکی مس ریتا آئے تو اسے اُن کے فلیٹ کی چابی دے دی جائے اس لئے کلرک نے لڑکی

www.taemeernews.com

کو چابی دیدی تھی۔ مسٹر بھاسکر ساڑھے چھ بجے واپس آئے اور اپنے فلیٹ پر چلے گئے۔ اس کے بعد ان کو نہیں دیکھا گیا۔ ساڑھے دس بجے کے قریب ہز ایکسیلنسی مسٹر جیفری جو گلیکسی ٹوائز کے ڈائرکٹر بھی ہیں کی سکریٹری مس مونا مسٹر بھاسکر سے ملنے آئیں۔ وہ ان کے فلیٹ پر گئیں تو وہاں ریتا کی لاش پڑی تھی۔ مسٹر بھاسکر کا کہیں پتہ نہیں تھا۔ الماری میں ان کے کچھ سوٹ ٹنگے تھے۔ ان کا سوٹ کیس بھی غائب تھا۔

"یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔" زاہد بولا۔ "یہ تو ایسا لگتا ہے جیسے مسٹر بھاسکر ہی لڑکی کو قتل کر کے بھاگ گئے ہیں۔ لیکن میں مسٹر بھاسکر سے کئی بار مل چکا ہوں اور جہاں تک میں کسی انسان کو سمجھ سکتا ہوں مسٹر بھاسکر ایک چیونٹی کو بھی قتل نہیں کر سکتے وہ بہت شریف آدمی ہیں۔ دوسرے اگر وہ اس لڑکی کو کسی وجہ سے اپنے راستے سے ہٹانا بھی چاہتے تھے تو اتنے بے وقوف نہیں تھے کہ خود اس کو قتل کرتے ـــــ وہ ہمارے ملک کے ارب پتی سیٹھ ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ ہر ملک میں چالیس پچاس ہزار روپے خرچ کرنے پر کرائے کے قاتل مل جاتے ہیں۔"

"یہی تو ہمیں بھی حیرت ہے۔" انسپکٹر نے کہا "گلیکسی ٹوائز کے ڈائرکٹرز کا بھی یہی خیال ہے کہ مسٹر بھاسکر قاتل نہیں ہو سکتے۔ احتیاطاً ہم نے تمام ایرپورٹس اور بندرگاہوں پر چیکنگ کر لی ہے وہ کسی راستے سے بھی ملک سے باہر نہیں گئے۔ بشرطیکہ وہ کار سے ملک کے کسی دوسرے حصے میں نہ چلے گئے ہوں ـــــ اس لئے ہمارا خیال ہے کہ ان کو اغوا کیا گیا ہے اور شاید اغوا کرنے والے ہی لڑکی کو قتل کر کے ڈال گئے ہیں۔"

"اگر ان کو اغوا کیا گیا ہے تو جلد ہی بلیک میلروں کی جانب سے رقم کا مطالبہ کیا جائے گا۔"

"ہم اسی کا انتظار کر رہے ہیں۔"

"لیکن سوال یہ ہے کہ اگر مسٹر بھاسکر کو کچھ بلیک میلروں نے کسی طرح اغوا کر لیا ہے تو اس لڑکی کو قتل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔"

اس وقت بد قسمتی سے لڑکی ان کے فلیٹ میں تھی وہ دو آدمیوں کو اغوا کر کے نہ لے جا سکتے ہوں گے۔ لڑکی نے ان کے چہرے دیکھ لئے ہوں گے اس لئے وہ لڑکی کو قتل کر کے چلے گئے۔ چند لمحوں کے لئے رک کر انسپکٹر بولا "اگر آپ ایک بات ابھی اخبار میں چھاپنے کا وعدہ کریں تو میں پولیس کا ایک راز آپ کو بتا سکتا ہوں۔"

"بتا دیجئے۔ میں وعدہ کرتا ہوں جب تک آپ اجازت نہ دیں گے میں وہ خبر اخبار کو نہیں بھیجوں گا۔"

www.taemeernews.com

"مرنے والی لڑکی نے مرنے سے پہلے اپنی کلائی پر کچھ لکھنے کی کوشش کی تھی وہ اپنے خون سے کلائی پر انگریزی کے دو حرف اے اور ٹی لکھ پائی تھی کہ مرگئی۔ ہمارے محکمہ کے کوڈ حل کرنے والے ماہرین ان حرفوں کو سمجھنے کی کوشش کررہے ہیں۔ لڑکی کے بارے میں بھی چھان بین کی جارہی ہے۔"

زاہد نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا "میں حیران ہوں مسٹر بھاسکر کو کھلونے بنانے کی معمولی سی فیکٹری میں کیا دلچسپی ہوسکتی تھی۔

"گلیکسی ٹوائز کوئی معمولی کھلونے بنانے والی فرم نہیں ہے۔ نہ ہی وہ عام قسم کے کھلونے بنارہی ہے۔

"پھر کیا بنارہی ہے۔ میں نے کچھ روز پہلے اخبار میں پڑھا تھا کہ وہ لائف لائک کھلونے بنائے گی۔ میری سمجھ میں یہ اصطلاح ہی نہیں آئی۔ لائف لائک سے اُن کی کیا مراد ہے؟" زاہد نے پوچھا۔

یہ تو ابھی کسی کو معلوم نہیں۔ سنا ہے بہت جلد وہ فرم اپنے بنائے ہوئے کھلونوں کی ہر ملک میں نمائش کرنے والی ہے۔" یہ بھی سنا ہے کہ وہ کھلونے عجیب و غریب ہیں اس سے پہلے ایسے کھلونے کبھی نہیں بنے۔"

"اور آپ کے ملک کے ایک منسٹر بھی اس فرم کے ڈائرکٹر ہیں۔"

"جی ہاں۔ ان کے علاوہ تین انٹرنیشنل شہرت کے دولت مند اس کے ڈائرکٹر ہیں۔ مسٹر بھاسکر بھی دنیا کے چند بڑے دولت مندوں میں سے ایک تھے اور وہ بھی اس فرم کے پارٹنر بننا چاہتے تھے اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کھلونے بنانے والی اس فرم کی کیا اہمیت ہوسکتی ہے۔"

زاہد نے ایک گہرا سانس لے کر کہا "آل رائٹ انسپکٹر صاحب آپ نے اپنا قیمتی وقت مجھے دیا اس کے لئے شکر گذار ہوں۔ میں آپ کو فون کرتا رہوں گا اگر اس سلسلہ میں کوئی نئی بات معلوم ہو تو میں جاننا چاہوں گا، بشرطیکہ آپ کو اعتراض نہ ہو۔"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ آپ فون کرتے رہیں اگر کوئی اہم بات معلوم ہوئی، اور اس کے بتانے سے ہمارے تحقیق و تفتیش میں رکاوٹ پڑنے کا ڈر نہ ہوا تو میں آپ کو اس بارے میں بتاتا رہوں گا۔ پلیز آپ لڑکی کے ہاتھ والے خفیہ پیغام کے بارے میں ابھی کسی کو نہ بتائیں۔"

"آپ فکر نہ کریں،" زاہد نے اُٹھتے ہوئے کہا۔ "میں آپ کی اجازت کے بغیر

www.taemeernews.com

کسی بات کی رپورٹ اپنے اخبار میں نہیں بھیجوں گا۔"
یہ کہہ کر زاہد نے ایک بار پھر انسپکٹر کا شکریہ ادا کیا اور اس سے مصافحہ کرکے واپس چل دیا۔

پروگرام کے مطابق لنچ پر زاہد اور جاوید ملے۔ جاوید نے کہا۔
"میرا اندازہ درست نکلا۔ دونوں ٹیلی فون آپریٹرز کسی کے لئے کام کر رہی تھیں وہ آپ کے فون سن کر رپورٹ دیتی تھیں۔"
"کس کو ؟"
"وہ دونوں کہتی ہیں کہ پولیس آپ کے فون کی چیکنگ حفاظتی اقدامات کی غرض سے کر رہی تھی لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ اول تو پولیس کو آپ کے فون پر کی جانے والی گفتگو چیک کرنے کی ضرورت نہیں تھی اور اگر پولیس ایسا چاہتی تو اس کو آپریٹرز کو رشوت دینے کی ضرورت نہیں تھی۔"
"آپریٹر کہتی ہے کہ اس کو اس مقصد کے لئے روپیہ دیا گیا تھا ؟"
"جی ہاں۔"
" پھر تو وہ پولیس کے آدمی نہیں ہو سکتے۔ یقیناً کچھ لوگ سیٹھ بھاسکر میں دلچسپی لے رہے تھے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا وہ سیٹھ بھاسکر کی صرف اس لئے نگرانی کر رہے تھے کہ وہ دولت مند تھا یا ان کو کسی طرح یہ شک ہو گیا تھا کہ بھاسکر اصل سیٹھ نہیں۔"
"بات گھوم پھر کر وہیں آجاتی ہے" جاوید بولا " ہو سکتا ہے گلیکسی ٹوائز کے ڈائرکٹرز ہی سیٹھ بھاسکر کی نگرانی کرا رہے ہوں۔"
" لیکن آخر کیوں۔ اگر وہ میری نگرانی کرا رہے تھے تو وہ مجھے پارٹنر بنانے کو کیوں تیار ہو گئے"
"سوری۔ معاملہ اُلجھ گیا ہے۔ میں تو صرف ایک بات کہہ سکتا ہوں کہ اگر اس فرم کے چکر میں کوئی غلط کام نہیں ہو رہا تو ان کو سیٹھ بھاسکر کی نگرانی کرانے کی ضرورت نہیں تھی۔"
" یہ تو میں بھی سمجھتا ہوں" زاہد بولا " لیکن کم از کم میں نے ان لوگوں سے مل کر اور ان کی فیکٹری دیکھ کر کوئی ایسی بات محسوس نہیں کی جس سے پتہ چل سکتا کہ وہ کھلونا بنانے کی آڑ میں کوئی غیر قانونی کام ....."
الفاظ زاہد کے مونہہ میں ہی رہ گئے۔ ہوٹل پیرا ڈائز کے بالکل قریب سے ایک ریلوے لائن گزرتی تھی۔ جب کوئی ٹرین گذرتی تھی اس کے شور میں ہوٹل کی آوازیں دب جاتی تھیں اچانک ٹرین گذری۔ زاہد کے دونوں ہاتھ میز پر رکھے تھے۔ اس نے حیرت سے کھڑکی کی جانب دیکھا۔ کھڑکی سے ٹرین گذرتی نظر آرہی تھی۔

www.taemeernews.com

تھوڑی دیر میں ہی ٹرین گذر گئی اور سکون ہو گیا تو زاہد نے جاوید کی جانب دیکھ کر کہا
" ہائی گاڈ جاوید "
" کیا ہوا " جاوید نے زاہد کے چہرے پر حیرت کے آثار دیکھ کر پوچھا۔
" یہ ٹرین۔ جو ابھی گذری ہے اس نے میرے دماغ کے پردے ہلا دیئے "
" میں سمجھا نہیں " جاوید بولا " ٹرینیں تو گذرتی ہی رہتی ہیں "
" ٹرین گذرنے پر تم نے کیا محسوس کیا "
" شور محسوس کیا اور کیا محسوس کرتا "
" تھرتھراہٹ محسوس نہیں کی "
" وہ تو ہوتی ہی تھی۔ جب بھی کوئی ٹرین گذرتی ہے یا کوئی دھماکہ ہوتا ہے، ہر چیز میں تھرتھراہٹ دوڑ جاتی ہے۔ سائنسی نقطہ نظر سے یہ آواز کی لہریں ہوتی ہیں جو چیزوں میں تھرتھراہٹ پیدا کرتی ہیں "
" اس تھرتھراہٹ نے میرے تحت الشعور میں چھپی اس چیز کو اوپر ابھار دیا ہے جو کل سے مجھے پریشان کر رہی تھی "
" یعنی جو چیز آپ کے تحت الشعور نے کھلونوں کی فیکٹری میں محسوس کی تھی "
" ہاں " زاہد نے سر ہلایا۔
" تو وہ کیا چیز تھی "؟
" یہی تھرتھراہٹ " زاہد نے جواب دیا۔
جاوید حیرت بھری نظروں سے زاہد کی طرف دیکھنے لگا۔ کیوں کہ اس کی سمجھ میں کچھ بھی نہ آیا تھا۔

دیوی کے پرستار

الیاس سیتاپوری
کا دسواں شاہکار

قیمت: بیس روپے

شمع بک ڈپو
آصف علی روڈ نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

www.taemeernews.com

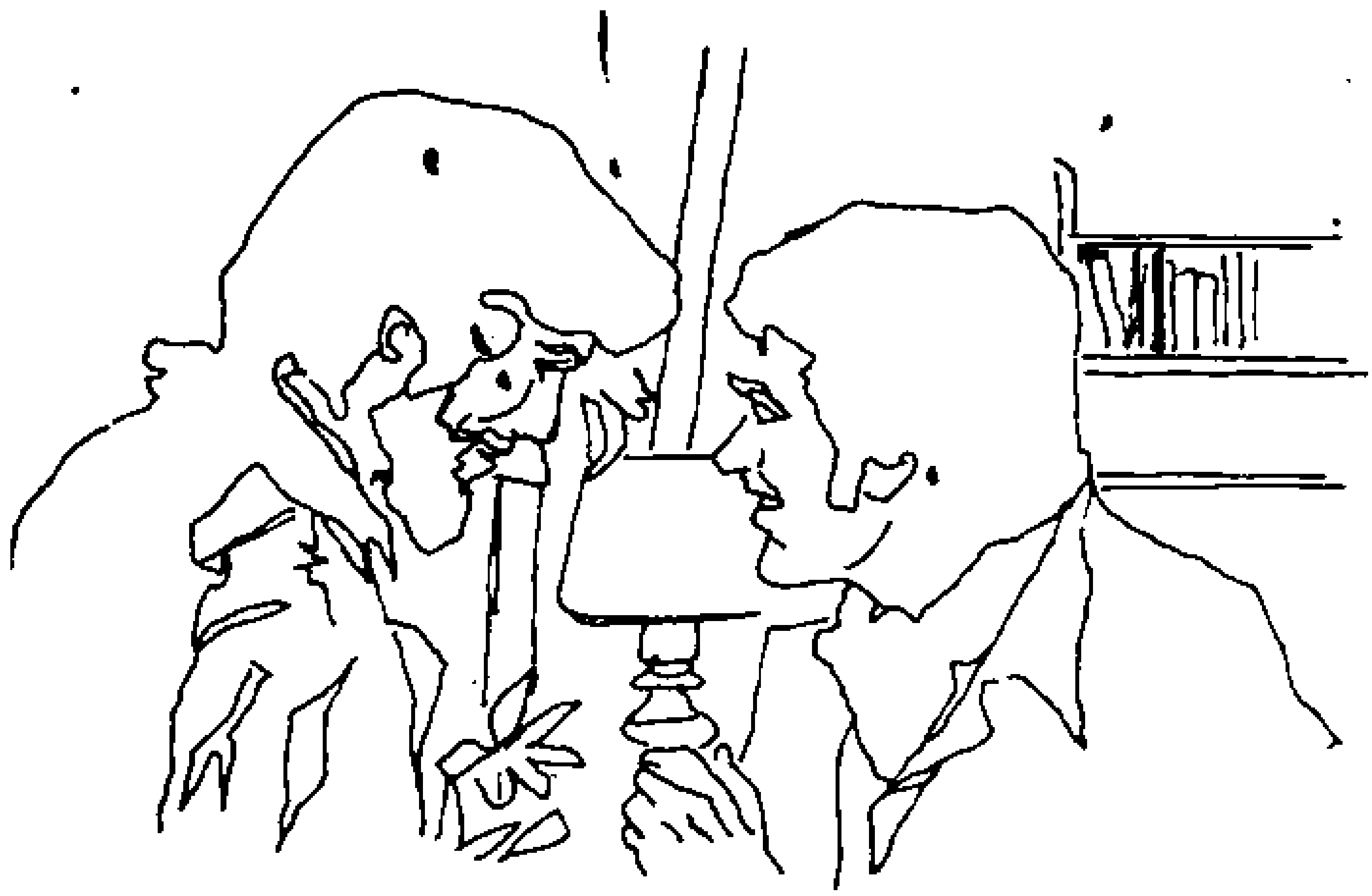

۲۱

"میں سمجھا نہیں" چند لمحوں بعد جاوید بولا "آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"
زاہد کی آنکھوں میں اچانک تیز چمک پیدا ہو گئی تھی۔ اس نے آگے جھکتے ہوئے کسی قدر جوش بھری آواز میں کہا۔

"میں نے تم سے بتایا تھا کہ جب ہم فیکٹری میں گھوم رہے تھے تو اچانک بجلی چلی گئی تھی"
"تو سنو۔ کل جب ہم فیکٹری میں گھوم رہے تھے تو اچانک بجلی چلی گئی تھی فیکٹری کو بجلی شہر کے بجلی گھر سے ہی سپلائی ہوتی ہے اس کے علاوہ انہوں نے اپنے جنریٹر بھی لگا رکھے ہیں۔ مگر وہ اپنے جنریٹر اسی وقت استعمال کرتے ہیں جب کسی وجہ سے شہر سے بجلی کی سپلائی کٹ جاتی ہے۔

"بجلی جانے کے بعد آٹومیٹک طور پر جنریٹر چل پڑتے ہیں اور دو منٹ میں بجلی آجاتی ہے۔ اس طرح فیکٹری کا کام نہیں رکتا۔ اس کے بعد جب شہر سے بجلی کی سپلائی شروع ہو جاتی ہے تو ان کے اپنے جنریٹر خود بخود رک جاتے ہیں۔"

جاوید نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا "میری سمجھ میں نہیں آیا۔ آپ بجلی کو اتنی اہمیت کیوں دے رہے ہیں۔"

"خاموشی سے سنتے رہو۔" زاہد نے اسے ڈانٹ کر کہا۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کل جب فیکٹری میں دو منٹ کے لئے بجلی گئی تھی تو میرا ہاتھ ایک مشین کی پلیٹ پر رکھا تھا

www.taemeernews.com

اس وقت تو میں نے اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی تھی یا یہ کہو کہ میں چونکہ اُن لوگوں سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔ اس لئے میں نے شعوری طور پہ وہ تھرتھراہٹ محسوس نہیں کی جیسے میرے تحت الشعور نے محسوس کر لیا تھا وہی چیز میرے ذہن میں کھٹک رہی تھی۔"

"تھرتھراہٹ کیسی تھی" جاوید نے سوال کیا۔

"یہی تو سوال ہے، اچانک بجلی چلے جانے پر ایک دم سناٹا چھا گیا تھا۔ ساری مشینیں رک گئی تھیں۔ لیکن اس کے باوجود میرے اس ہاتھ نے جو مشین پر رکھا ہوا تھا مشین میں تھرتھراہٹ محسوس کی تھی اور تم خود کہہ چکے ہو کہ اس طرح کی تھرتھراہٹ آواز کی لہروں سے پیدا ہوتی ہے۔"

"سوری باس۔" جاوید بولا "میں اب بھی نہیں سمجھا کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔"

"تم سچ مچ کسی وقت بالکل بغیر سینگ کے جانور بن جاتے ہو۔ ارے احمق جب بجلی چلی گئی تھی، اور ساری مشینیں رک گئی تھیں۔ ساری آوازیں ختم ہو گئی تھیں تو لوہے کی اس بھاری مشین میں تھرتھراہٹ کس چیز کی باقی رہ گئی تھی۔"

اس بار جاوید نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا "مائی گاڈ۔ اگر بجلی جانے کے بعد بھی مشین میں تھرتھراہٹ تھی پھر تو عجیب بات ہے۔ لیکن کیا آپ کو یقین ہے اس وقت کوئی مشین نہیں چل رہی تھی۔ میرا مطلب ہے ہو سکتا ہے صرف اس بلڈنگ کی بجلی گئی ہو، جس میں آپ تھے اور دوسری بلڈنگوں میں مشینیں چل رہی ہوں۔"

"نہیں بجلی کی سپلائی شہر سے گئی تھی۔ ان لوگوں نے خود کہا تھا کہ بجلی شہر سے گئی ہے۔ دو منٹ میں ہی ان کے جنریٹر کام شروع کر دیں گے۔ اس کے علاوہ سب طرف سناٹا چھا گیا تھا اور چند لمحوں کے لئے کھڑکیوں سے نظر آنے والی ہر بلڈنگ میں اندھیرا ہو گیا۔ روشنی پہلے آگئی تھی پھر دو منٹ بعد ہی بجلی آگئی تھی اور مسلسل شور شروع ہو گیا تھا۔ سناٹے کے اس دو منٹ میں میری توجہ ان لوگوں پر رہی تھی۔ میں ان سے باتیں کرتا رہا تھا لیکن میرا ہاتھ مشین پر رکھا تھا۔ میرا ہاتھ اس طرح کی تھرتھراہٹ محسوس کرتا رہا تھا، جیسے اس پاس میں کوئی بھاری مشین یا کچھ مشینیں چل رہی ہوں۔ کیا یہ بات عجیب نہیں تھی۔"

"بات تو عجیب ہے لیکن آپ کے خیال میں ایسا کیوں تھا۔ کیوں بجلی جانے کے باوجود آپ نے اس مشین میں تھرتھراہٹ محسوس کی تھی۔"

"اس کا ایک ہی جواب ہے کہ اس پاس میں ہی کوئی مشین چل رہی تھی جس کی آواز ہم نہیں سن سکتے تھے مگر اس کی لہروں کی تھرتھراہٹ سے میرا ہاتھ محسوس کر رہا تھا۔"

www.taemeernews.com

"آپ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ بجلی چلی گئی تھی اور ساری مشینیں رک گئی تھیں۔"

"ہاں یہ بھی سچ ہے۔"

"پھر تو وہ مشین کیسے چل رہی تھی جس کی تھرتھراہٹ آپ نے محسوس کی؟"

"تم سوچو وہ مشین کہاں چل سکتی ہے اور کسی مشین کے چلنے کی تھرتھراہٹ کتنی دور تک محسوس کی جا سکتی ہے۔"

"یہ تو مشین کی آواز پر منحصر ہے۔ مثلاً اسی ٹرین کی تھرتھراہٹ کم از کم سو گز تک ضرور گئی ہوگی۔"

"تو اس کا مطلب ہوا میرے ہاتھ نے جس مشین کی تھرتھراہٹ خاموش مشین میں محسوس کی تھی وہ اسی جگہ سے سو گز کے فاصلے کے اندر اندر چل رہی تھی جہاں ہم کھڑے تھے۔"

"اگر آپ نے تھرتھراہٹ محسوس کی تھی تو مشین ضرور چل رہی ہوگی۔ لیکن آپ کہتے ہیں بجلی..."

زاہد نے اس کی بات کاٹ کر کہا" ہاں بجلی چلی گئی تھی۔ فیکٹری کی عمارتیں کئی ایکڑ زمین میں پھیلی ہیں۔ ہر عمارت کے درمیان بیس تیس گز کا فاصلہ ہے۔ پھر بھی میں سمجھتا ہوں فیکٹری کا ایک سرا دوسرے سرے تک دو ڈھائی سو گز سے زیادہ دور نہیں ہوگا۔ جس وقت بجلی گئی ہم لوگ تقریباً درمیان والی بلڈنگ میں تھے یعنی ہمارے چاروں طرف فیکٹری کا سو سوا سو گز کا علاقہ پھیلا ہوا تھا یعنی اگر کوئی مشین چل رہی تھی تو اسی فیکٹری ایریا میں چل رہی تھی۔ رہائشی کوارٹر فیکٹری ایریا سے اتنی دور ہیں کہ وہاں کی دھمک فیکٹری تک نہیں آسکتی تھی۔ لیکن بجلی چلی گئی تھی اور ساری مشینیں بند ہو چکی تھیں پھر بھی میرا ہاتھ لوہے کی مشین میں تھرتھراہٹ محسوس کر رہا تھا۔ اس کا مطلب صاف ہے کہ فیکٹری میں کسی جگہ کوئی کافی بھاری مشین بجلی چلی جانے کے باوجود چلتی رہی تھی۔"

"لیکن کہاں — اور کیسے؟ جاوید نے سوال کیا۔

"ہاں اب یہی بات سوچنے کی رہ گئی ہے۔ فیکٹری کی ساری عمارتیں ایک منزلہ ہیں اس لئے وہ مشین کسی عمارت کی چھت پر نہیں ہو سکتی۔ اس کا مطلب ہے اس فیکٹری میں بیسمنٹ بنے ہوئے ہیں، جن میں وہ مشین چل رہی تھی۔"

"لیکن بجلی چلی گئی تھی تو بیسمنٹ میں چلنے والی مشین بھی رک جانی چاہئے تھی۔"

www.taemeernews.com

"بشرطیکہ بیسمنٹ کی مشینیں اسی بجلی سے چلتی ہوں جو شہر سے سپلائی ہوتی ہے۔ اب ذرا سوچو۔ انہوں نے مجھے فیکٹری کی ایک ایک بلڈنگ دکھائی لیکن بیسمنٹ کا کوئی ذکر نہیں کیا اور اگر وہاں بیسمنٹ میں بھی کچھ مشینیں چلتی ہیں اور کام ہوتا ہے تو وہ لوگ نہیں چاہتے کہ ان مشینوں کے بارے میں کسی کو معلوم ہو۔ اسی لئے وہ ان مشینوں کے لئے وہ بجلی بھی استعمال نہیں کرتے جس سے اوپر والی فیکٹری چلتی ہے۔ انڈر گراؤنڈ چلنے والی مشینوں کے لئے انہوں نے اپنے جنریٹر لگا رکھے ہیں۔ اور چونکہ فیکٹری کے انڈر گراؤنڈ والے حصے کے لئے اس قدر احتیاط اور رازداری برتی جا رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے اگر کوئی خیر قانونی چیز اس فیکٹری میں تیار ہوتی ہے تو وہ اسی انڈر گراؤنڈ حصے میں ہوتی ہے۔"

یہ ممکن ہے کہ کاک کو فیکٹری کے اسی انڈر گراؤنڈ حصے کا راز معلوم ہو گیا ہو اور اسی لئے اس کو قتل کیا گیا ہو۔"

"بائی گاڈ۔۔۔" جاوید کے حلق نے آواز نکالتے ہوئے کہا "اگر آپ کی تھیوری صحیح ہے تو یقیناً یہ لوگ کوئی بہت بڑی سازش کر رہے ہیں۔"

ہوٹل کا اسٹیوارڈ ان کا آرڈر لینے آ گیا تھا۔۔۔ اس لئے ان کو خاموش ہو جانا پڑا۔

www.taemeernews.com

۲۲

اسٹیوارڈ آرڈر دے کر چلا گیا تو جاوید بولا "آخر یہ لوگ کسی قسم کی سازش کر رہے ہوں گے"

"ہو سکتا ہے ہتھیار بنا کر دوسرے ممالک کو سپلائی کرتے ہوں"

لیکن ہتھیار بنانے کا تو وہ حکومت سے لائسنس لے سکتے ہیں"

لائسنس لینے میں ان کو اپنے منافع کا زیادہ حصہ گورنمنٹ کو انکم ٹیکس کی صورت میں دینا ہوگا اور جتنے ہتھیار بنتے ہیں ان کا حساب رکھنا ہوگا۔ پھر وہ ہتھیار بلیک کی قیمت پر فروخت نہیں کر سکتے۔ آج دنیا کے بہت سے ملکوں میں باغی جماعتیں سر اُبھار رہی ہیں۔ ان جماعتوں کو ہتھیاروں کی ضرورت ہوتی ہے وہ ایک رائفل بھی مارکیٹ کی قیمت سے دوگنی، تگنی قیمت پر خرید لیتے ہیں"

تو اب اس بات کی تصدیق کیسے ہو کہ واقعی اس فیکٹری کا کوئی انڈر گراؤنڈ حصہ بھی ہے اور اس حصے میں ہتھیار بنتے ہیں"

"اس کی صرف ایک ہی صورت ہے" زاہد بولا۔

"وہ کیا"

"میں رات کو چپکے سے فیکٹری میں داخل ہو کر چیک کروں اور اس انڈر گراؤنڈ حصے میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا"

www.taemeernews.com

"لیکن وہاں پہرہ ہوگا۔"

"یہی تو دلچسپ بات ہے۔ یہ لوگ بہت چالاک ہیں۔ انہوں نے پہرے پر زیادہ توجہ نہیں دی۔ فیکٹری اور یا میں داخل ہونا بہت آسان ہے۔"

"اگر وہ فیکٹری کے انڈر گراؤنڈ حصے میں کوئی غیر قانونی چیز بنا رہے ہیں تو انہوں نے اس کی حفاظت کا بندوبست بھی مکمل کیا ہوگا۔"

"کبھی کبھی کسی چیز کی زیادہ حفاظت بھی مشکل کھڑی کر دیتی ہے تم سونا گھر کے کسی کوڑے کباڑ والے کونے میں ڈال دو چور کبھی اس پر توجہ نہیں دے گا اور تم لوہا اپنی تجوری میں بھر دو، چور اس کو حاصل کرنے کے لئے جان کی بازی لگا دیں گے، یہ آسان نفسیاتی مسئلہ ہے۔"

"لیکن اگر انڈر گراؤنڈ ہتھیار بھی ہیں تو وہ ہتھیار بنانے والے بھی انجینیر اور مزدور ہوں گے۔"

"ہوسکتا ہے مشینیں اوٹومیٹک ہوں۔ ان کے پاس سرمائے کی کمی نہیں، دنیا میں اب ایسے کمپیوٹر بننے لگے ہیں جو انسانوں کی طرح اوٹومیٹک مشینوں کو کنٹرول کر سکتے ہیں یعنی ایک کمپیوٹر کم از کم بیس انسانوں کا کام کر سکتا ہے۔"

"یہ بات ہے تو آپ کو اکیلے نہیں جانے دوں گا۔"

"نہیں۔ میرا وہاں ابھی اکیلا ہی جانا مناسب ہوگا کیوں کہ میں اگر کسی مشکل میں پھنس گیا تو تم بعد میں لوکل گورنمنٹ کی مدد لے کر میری مدد کو آسکتے ہو۔"

اس بار کھانا آگیا، اس لئے دونوں خاموش ہو گئے۔

کھانے کھاتے ہوئے جاوید نے کہا۔ "اگر یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ وہ لوگ واقعی کوئی غیر قانونی کام کر رہے ہیں تو پھر یہ بھی ممکن ہے کہ ریتا کو بھی ان لوگوں نے ہی قتل کرایا ہو۔"

"تمہارا مطلب ہے ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ میں اصل سیٹھ بھاسکر نہیں ہوں"

"یہ ناممکن نہیں۔ ہوسکتا ہے جو آدمی پولیس افسر بن کر ہوٹل رائل کی اوپیریٹر سے ملا تھا وہ ان لوگوں کا آدمی ہو۔ جب ان لوگوں کو معلوم ہوا کہ ریتا آپ سے ملنا چاہتی ہے تو انہوں نے ریتا کو قتل کر دیا۔"

"بات کچھ الجھی ہوئی ہے" زاہد نے سوچتے ہوئے کہا "پہلی بات تو یہ ہے

www.taemeernews.com

کہ میں چھ بجے سے پہلے بھی واپس آسکتا تھا اس صورت میں ان کو ریتا کو قتل کرنے کا موقع نہ ملتا"
" اس صورت میں وہ ریتا کے ساتھ آپ کو بھی قتل کرنے کی کوشش کرسکتے تھے اور جہاں تک چھ بجے ہوٹل واپس آنے کا سوال ہے ہو سکتا ہے انہوں نے آپ کو فیکٹری کے ایک ایک حصے میں اسی لئے گھمایا ہو تاکہ آپ چھ بجے ہوٹل نہ پہنچ سکیں۔ انہیں پتہ ہے کہ فیکٹری سے شہر آنے تک کتنا وقت لگتا ہے۔ قتل کرنے کے لئے انہیں صرف آدھے گھنٹے کی ضرورت تھی۔ تاہم انہوں نے آپ کو دیر کردی۔"
" یہ ناممکن نہیں" زاہد نے سر ہلایا۔
" تو آپ کا کیا پروگرام ہے"
" میں آج رات ہی فیکٹری میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا"
" کیا فیکٹری رات کو نہیں چلتی"
" نہیں"
" اگر وہاں انڈر گراؤنڈ بھی کام ہوتا ہے تو نیچے جانے کا راستہ بھی انہوں نے کافی چھپا کر بنایا ہوگا۔ آپ اس کو کیسے تلاش کریں گے"
" یہی میں سوچ رہا ہوں، وہاں آٹھ دس عمارتیں ہیں۔ مجھے یقین ہے انڈر گراؤنڈ حصے کا راستہ ان ہی بلڈنگوں میں سے کسی بلڈنگ میں ہوگا ـــــ بلکہ زیادہ تر توقع اس بلڈنگ میں ہو سکتا ہے جو دفتر کے بطور استعمال ہوتا ہے۔ دفتر والی بلڈنگ میں کچھ کمرے صرف ڈائرکٹروں کے لئے ریزرو ہیں"
" اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ مجھے ساتھ لے چلئے ہم دونوں مل کر راستہ تلاش کرلیں گے"
" اور اگر پھنس گئے تو دونوں بے بس ہو جائیں گے"
" زندگی میں کتنی بار ہم دونوں ایک ساتھ پھنس چکے ہیں۔ دشمنوں کی قید میں رہ چکے ہیں"
زاہد نے اپنی پلیٹ سرکاتے ہوئے کہا " آل رائٹ تم میرے ساتھ چلنا"
" تھینکس"
کھانے کے بعد کافی آگئی تو جاوید نے پوچھا " آپ نے ریتا کے بازو پر لکھے اس ادھورے لفظ کے بارے میں سوچا۔
" بہت سوچا مگر سمجھ میں نہیں آتا مجھے اس لفظ سے زیادہ جو بات پریشان کررہی ہے وہ یہ ہے کہ ریتا مجھ سے کیوں ملنا چاہتی تھی"
" ہو سکتا ہے وہ آپ کو فیکٹری کے اسی انڈر گراؤنڈ حصے کے بارے میں بتانا چاہتی ہو"

www.taemeernews.com

"مگر مجھے ہی کیوں وہ میرے بارے میں کیا جانتی تھی ۔ ہوائی جہاز پر اسے صرف یہ معلوم تھا کہ میں ایک دولت مند شخص ہوں اور ڈنزو جا رہا ہوں ۔ پھر اس نے فون پر مجھ سے یہ کیوں کہا کہ وہ کاک کی منگیتر تھی ۔ اس طرح وہ یہ بتانا چاہتی تھی کہ وہ بھروسے کے قابل ہے اور اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ میری اصل شخصیت سے واقف تھی ۔"

"یہ واقعی معمہ ہے ۔" جاوید بولا ۔ "آپ نے جنرل سے لڑکی کے بارے میں چھان بین کرنے کی درخواست کی تھی ۔"

"ابھی تک کوئی جواب نہیں ملا ۔"

"کیا آپ نے سافو کو بتا دیا تھا کہ آپ اب کہاں ہیں ۔"

"ہاں ۔"

"آپ رات کو جانے سے پہلے جنرل کو رپورٹ دیں گے ۔"

"ابھی نہیں ۔ اگر رات کو ہمیں کامیابی ہو جاتی ہے اور ہمارا شک درست نکلتا ہے تب میں جنرل کو پوری رپورٹ بھیجوں گا ۔"

باتوں میں کافی ختم ہو گئی تو جاوید بولا " تو اب میں چلوں ۔"

"ہاں اب تم جاؤ ۔"

"رات کو کس وقت اور کہاں ملوں ۔"

"تمہارے پاس وہ کار ہے ابھی تک ۔"

"نہیں ۔ وہ تو میں نے ہوٹل رائل چھوڑتے ہوئے وہیں ہوٹل میں چھوڑ دی تھی ، کیوں کہ وہ کار سیٹھ بھاسکر کے سکریٹری سے کرائے پر لی تھی ۔"

"تو آج ایک کار اپنے دوسرے نام سے لو ۔"

"اچھا لے لوں گا ۔"

"تو چلو میں بھی چلتا ہوں ، تم نے جنرل پوسٹ آفس کی عمارت دیکھی ہے ۔"

"جی ہاں " جاوید نے سر ہلایا ۔

"رات کو دس بجے تم مجھے اس عمارت کے سامنے ملو ۔"

"اچھی بات ہے ۔"

"وہاں آنے سے پہلے چیک کر لینا کہ تمہارا تعاقب تو نہیں کیا جا رہا اگر ہماری تھیوری صحیح ہے تو یہ لوگ بے حد خطرناک ہیں اور ہمیں ہر قدم بہت محتاط رہ کر اٹھانا پڑے گا ۔"

"او کے باس ۔ آپ فکر نہ کریں ۔" یہ کہہ کر جاوید چلا گیا ۔

www.taemeernews.com

۲۳

پروگرام کے مطابق جاوید ٹھیک دس بجے اپنی کار لئے پہنچ گیا۔ زاہد پہلے سے وہاں موجود تھا۔ اس نے بھی ایک گھنٹے بازاروں میں گھوم کر یہ چیک کر لیا تھا کہ اس کا کوئی تعاقب تو نہیں کر رہا ہے، گاڑی رکتے ہی زاہد جاوید کی برابر والی سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا۔ جاوید نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

فیکٹری کی عمارتوں سے کوئی ایک میل کے فاصلے پر ہی زاہد نے کہا۔

"بس گاڑی یہیں روک دو، یہاں سے ہم پیدل چلیں گے۔"

جاوید نے گاڑی سڑک سے اتار دی اور ایک بڑے سے پتھر کی آڑ میں کھڑی کر دی پھر انجن بند کرتے ہوئے بولا۔

"ہمیں وہاں کس کس چیز کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔"

"تم نقب زنوں کی کٹ لائے ہو۔"

"ہاں۔"

"بس وہ کافی رہے گی۔"

"ہمیں فیکٹری کے پیچھے کی طرف سے اندر داخل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔" جاوید بولا۔

www.taemeernews.com

"ہاں۔ ہم پیچھے کی طرف ہی چلیں گے۔"

دونوں مین روڈ چھوڑ کر پتھروں کے بیچ ہوتے ہوئے اندازے سے فیکٹری کی طرف چل دیئے۔ زاہد کے ذہن میں فیکٹری کے اِدھر اُدھر کا علاقہ تھا۔ فیکٹری کی عمارتوں میں روشنی نہیں تھی۔ البتہ گیٹ کی طرف دو تین بلب جل رہے تھے۔

وہ دونوں لمبا چکر کاٹتے ہوئے فیکٹری کے بالکل پیچھے پہنچ گئے۔ زاہد نے جاوید سے کہا۔

"پہلے تاروں کی باڑھ ہے۔ دن میں تو وہ باڑھ بے ضرر لگ رہی تھی لیکن یہ ممکن ہے رات کو اس میں بجلی کا کرنٹ چھوڑ دیا جاتا ہو۔"

"میرے پاس الیکٹرک ٹیسٹر ہے۔" جاوید نے جواب دیا۔

دونوں نے پنسل ٹارچیں نکال لی تھیں۔ ریوالور ان کے بغلی ہولسٹروں میں تھے تار کے قریب پہنچ کر جاوید نے الیکٹرک ٹیسٹر نکالا اور تاروں کو چھو کر دیکھا۔

"نہیں ۔۔۔" اس نے سر ہلاتے ہوئے "کرنٹ نہیں ہے۔"

"تو تار کاٹ دو۔" زاہد نے ہدایت دی۔

جاوید کٹر نکال کر تار کاٹنے لگا۔ باڑھ میں کافی پاس پاس تار لگائے گئے تھے۔ ان کے درمیان سے ایک کتا بھی نہیں گذر سکتا تھا۔ جاوید نے کچھ تار اس طرح کاٹ دیئے کہ ایک آدمی اس سوراخ سے گذر سکے۔

"میرا خیال ہے، اتنا سوراخ کافی رہے گا۔" زاہد بولا۔

"ہاں کافی رہے گا۔"

"تو اندر چلیں۔"

"ہاں ۔۔۔ اب کس بات کا انتظار ہے۔ پہلے تم اندر چلو۔"

جاوید باڑھ کے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے بعد زاہد بھی اندر چلا گیا۔ اُن کے باڑھ اور دیوار کے بیچ کافی اونچی اونچی جھاڑیاں کھڑی تھیں۔ جاوید نے زاہد کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

"ان لوگوں نے اس طرف پہرے کا بالکل بندوبست نہیں کیا۔"

"یہ تو مجھے بھی حیرت ہے" زاہد بولا "یا تو انہیں یقین ہے کہ ان کی انڈر گراؤنڈ فیکٹری کا راز کوئی نہیں جان سکتا۔ یا انہیں یقین ہے کہ فیکٹری کے اس حصے میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔"

www.taemeernews.com

اچانک زاہد کے اس طرف کی جھاڑی میں آواز ہوئی۔ آواز اس طرح کی تھی جیسے اوپر سے جھاڑی میں کچھ گرا ہو ـــــ جاوید چلتے چلتے رُک گیا اور آواز دبا کر بولا۔

"کیا ہوا تھا"۔

زاہد کچھ دیر ساکت کھڑا رہا۔ وہ کوئی آواز سننے کی کوشش کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد اس نے آواز دبا کر کہا۔

"میں نے کوئی آہٹ سنی تھی"۔

"جھاڑی میں"۔

"نہیں۔ اس جھاڑی میں نہیں۔ کچھ فاصلے پر۔ جھاڑی میں، لگتا ہے اُوپر سے کوئی چیز گری ہے"۔

"کتے تو نہیں"۔ جاوید سرگوشی کے لہجے میں بولا۔

"کچھ دیر کے لئے یہیں چھپ کر بیٹھ جاؤ"۔

دونوں ایک پتھر کے اِدھر اُدھر چھپ کر بیٹھ گئے۔ اس وقت ہر طرف سناٹا تھا کبھی کبھی کسی جنگلی جانور کے بولنے کی آواز آجاتی تھی۔

بہت دیر تک دونوں ساکت بیٹھے رہے۔ پھر داہنی جانب کسی جگہ اچانک گیدڑوں کے بولنے کی آوازیں آنے لگیں۔

"کوئی اس طرف معلوم ہوتا ہے" جاوید نے کہا۔

"یہ بھی ہو سکتا ہے کوئی نہ ہو۔ اور میں نے آہٹ کسی گیدڑ کی ہی سنی ہو"۔

"اسے کہتے ہیں صحبت کا اثر" جاوید بولا ـــ "گیدڑوں کے ساتھ رہ کر ہم بھی گیدڑ بن گئے" یہ کہہ جاوید اُٹھ کھڑا ہوا۔ زاہد نے اس سے کہا "تم پہلے فصیل کی دیوار تک جاؤ میں تمہیں یہاں سے کور کئے رہوں گا"۔

"اچھی بات ہے" یہ کہہ کر جاوید احتیاط سے قدم اُٹھاتا ہوا فصیل کی طرف چل دیا فصیل تقریباً دس فٹ اونچی تھی۔ جاوید دیوار کے نیچے جا کر ٹھہر گیا۔ جب زاہد نے دیکھا کہ کوئی خطرہ نہیں تو وہ بھی دیوار کی طرف چل دیا۔ گیدڑوں کے چیخنے کی آوازیں آتی رہیں۔ زاہد بھی جاوید کے پاس پہنچ گیا تو جاوید نے کہا۔

"میں دیوار سے لگ کر کھڑا ہو جاتا ہوں: آپ میرے کندھے پر پاؤں رکھ کر اوپر چڑھ جائیں۔ پھر میں آپ کا ہاتھ پکڑ کر اُوپر آجاؤں گا"۔

"یہ ٹھیک ہے"۔

www.taemeernews.com

جاوید دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔ زاہد اس کی کمر پر پاؤں رکھ کر چڑھنا ہی چاہتا تھا کہ اچانک روشنی کا ایک حلقہ ان دونوں پر پڑا۔ زاہد جلدی سے نیچے کود کر گھوما۔ روشنی سے اس کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ اسی وقت ایک آواز نے کہا۔

" تم دونوں اس وقت اسٹین گن کے نشانے پر ہو۔ بھاگنا یا مقابلہ کرنا فضول ہے۔ اس لئے اپنے ہاتھ اوپر کر لو۔"

اس آواز کے ساتھ ہی گیدڑوں کی آواز رک گئی تھی۔ جاوید نے آواز دبا کر کہا۔

" میں بھاگوں ۔۔۔ آپ دوسری طرف سے نکل جائیے۔"

" نہیں ۔" زاہد جلدی سے بولا " ان لوگوں کے پاس واقعی اسٹین گنیں ہیں تو بھاگنا حماقت ہے ۔۔۔"

" پھر تو پھنس گئے ۔"

" پہلے یہ دیکھنا ہو گا کہ وہ کتنے آدمی ہیں ۔"

اندھیرے سے پھر ایک آواز نے کہا۔ " اپنے ہاتھ اوپر کر لو۔ ورنہ ۔ ۔ ۔ ۔"

بولنے والے نے جملہ ادھورا ہی چھوڑ دیا۔ زاہد نے جاوید سے سرگوشی میں کہا۔

" ہاتھ اوپر کر لو۔ اس کے بعد ہی وہ ہمارے سامنے آئیں گے ۔"

دونوں نے ہاتھ اوپر کر لئے۔ ان دونوں کے چہروں پر ٹارچ کی روشنی مسلسل پڑ رہی تھی جس کی وجہ سے وہ کچھ نہیں دیکھ پا رہے تھے۔ ان کے ہاتھ اوپر ہوئے تو بولنے والے نے کہا ۔۔۔

" اب تم لوگ باڑھ کے اس سوراخ کی طرف ہی بڑھو گے جس سے اندر داخل ہوئے تھے "

اس بار بولنے والے کی آواز مختلف تھی، اور داہنی طرف سے آئی تھی۔ زاہد نے آواز کی طرف مونہہ کر کے دیکھنے کی کوشش کی تو بائیں طرف ایک تیسری آواز نے کہا۔

" تم لوگ اس وقت چاروں طرف سے گھر چکے ہو۔ کسی طرف بھاگنے کا راستہ نہیں اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو جو ہم کہیں وہ کرو ۔"

زاہد نے جاوید سے کہا " یہ بات یقینی ہے کہ وہ کئی آدمی ہیں اور میں سمجھتا ہوں ان کے پاس اسٹین گنیں بھی ہوں گی ۔"

" ایسا لگتا ہے جیسے وہ ہمارا یہاں انتظار کر رہے تھے ۔"

" میرا خیال ہے وہ ہمارے پیچھے آئے ہیں ۔"

" لیکن راستے میں کوئی گاڑی ہمارے تعاقب میں نہیں تھی ۔"

www.taemeernews.com

"بلیز —" پھر ایک آواز نے کہا "ہم آپ کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتے، آپ دونوں آگے بڑھئے۔ لیکن اگر آپ نے ہتھیار نکالنے کی کوشش کی یا بھاگنے کی کوشش کی تو نتیجے کے ذمے دار آپ خود ہوں گے۔"

"آل رائٹ —" زاہد نے پہلی بار بلند آواز میں کہا "ہم لوگ آگے چلتے ہیں۔"

یہ کہہ کر زاہد پھر باڑھ کی طرف چل دیا۔ جاوید اس کے ساتھ ساتھ تھا۔ روشنی کا حلقہ ان پر مسلسل پڑتا رہا۔ دونوں باڑھ کے پاس پہنچ گئے تو پیچھے سے آواز نے کہا۔

"اب تم لوگ باڑھ سے دوسری طرف جاؤ۔ لیکن یہ خیال رکھنا ہمارے مسلح آدمی باڑھ کے اس طرف بھی ہیں۔"

جس طرح ان لوگوں نے دونوں کو گھیرا تھا اس سے زاہد کو یقین ہو گیا تھا کہ وہ تجربے کار لوگ ہیں اور جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں سچ ہے۔ اس لئے دونوں چپ چپ تاروں کے سوراخ سے دوسری طرف پہنچ گئے۔

www.taemeernews.com

۲۸

تھوڑے فاصلے پر ہی ان لوگوں کی دو کاریں کھڑی تھیں۔ وہ کل پانچ آدمی تھے اور واقعی پانچوں کے پاس مشین گنیں تھیں۔ پانچوں شخصوں نے زاہد اور جاوید کو گھیرے میں لے کر ان کے ریوالور نکال لئے تھے پھر ان دونوں سے ایک کار کی اگلی سیٹوں پر بیٹھنے کو کہا گیا۔ ایک شخص نے کہا۔

"تم میں سے ایک شخص کار چلائے گا۔ ہمارے دو آدمی پچھلی سیٹ پر بیٹھیں گے تم اپنی گاڑی ہماری گاڑی کے پیچھے پیچھے لاؤ گے۔ میں نے دونوں آدمیوں کو ہدایت دے دی ہے کہ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو وہ تمہیں گولی مار دیں۔"

زاہد نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا "کیا میں پوچھ سکتا ہوں آپ لوگ کون ہیں؟"

"یہ ابھی تھوڑی دیر میں تمہیں معلوم ہو جائے گا" اس شخص نے جواب دیا۔ پھر اس نے اپنے ساتھی سے پوچھا۔ "کیا تم ٹیپ ریکارڈ کو اٹھا لائے ہو؟"

"ہاں" دوسرے شخص نے جواب دیا۔

"ٹیپ ریکارڈر؟" زاہد حیرت سے بولا "کیا وہ گیدڑوں کی آوازیں ٹیپ ریکارڈر سے پیدا کی گئی تھیں؟"

"تم واقعی ذہین ہو" اس شخص نے کہا "وہ آوازوں کا ریکارڈ اسی لئے بجایا گیا

www.taemeernews.com

تھا تاکہ تمہاری توجہ بٹ جائے اور تم ہمارے قدموں کی چاپ نہ سن سکو۔"
"ویری گڈ۔" زاہد بولا" اس کا مطلب ہے آپ لوگ ہمارا تعاقب کر رہے تھے"
"نہیں۔ ہم لوگ یہاں پہلے سے تمہارا انتظار کر رہے تھے۔"
"حیرت ہے۔ آپ لوگوں کو یہ کیسے پتہ چلا کہ ہم یہاں آئیں گے۔"
"یہ بھی تم لوگوں کو جلد پتہ چل جائے گا۔"
اچھا اتنا تو بتا دو کیا تم مسٹر جیفری یا ان کے کسی پارٹنر کے حکم پر ہمیں گرفتار کر کے لے جا رہے ہو۔"
"میں نے کہا نہ کہ سب کچھ تمہیں ابھی تھوڑی دیر میں معلوم ہو جائے گا۔ اب میں اگلی کار میں جا کر بیٹھتا ہوں تم لوگ ہمارے پیچھے پیچھے آؤ گے۔"
یہ کہہ کر وہ تینوں کار کی طرف بڑھ گئے۔ زاہد نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے پیچھے بیٹھے ہوئے شخصوں سے کہا۔
"ہماری کار بھی یہاں کھڑی ہے۔"
"ہمیں معلوم ہے" جواب ملا" وہ کار ہمارا آدمی لائے گا۔"
"لگتا ہے آپ کو ہمارے ہر پروگرام کا علم تھا۔"
اس بات کا دونوں میں سے کسی نے جواب نہ دیا۔ ان دونوں نے زاہد اور جاوید کے ریوالوروں سے ہی دونوں کو نشانہ بنا لیا تھا۔ اگلی گاڑی چل پڑی تو زاہد بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔
اس وقت اندھیرا تھا۔ پھر بھی قریب آنے پر وہ ان پانچوں کے چہرے دیکھ سکے تھے لیکن ان میں سے کوئی چہرہ ان کی پہچان میں نہیں تھا وہ سب اجنبی شخص تھے۔
تقریباً ایک گھنٹہ بعد اگلی کار ایک بڑی سی عمارت کے پورچ میں جا کر رک گئی۔ اس کے پیچھے پیچھے ہی زاہد نے بھی کار روک دی۔ عمارت کے گیٹ پر دو مسلح آدمی اور کھڑے تھے انھوں نے جلدی سے آگے بڑھ کر پچھلی کار کے دروازے کھولے اور زاہد اور جاوید سے کہا "پلیز۔ باہر آجائیے۔"
پہرے داروں نے بڑے ادب سے ان سے بات کی تھی ——— زاہد حیران تھا کہ آخر وہ کون لوگ ہیں۔ اس وقت تک ان لوگوں نے کوئی سختی یا بدتمیزی نہیں کی تھی، بس ان کو دھمکیاں دیتے رہے تھے۔ جس عمارت کے سامنے کاریں رکی تھیں یہ عمارت بھی ان کے لئے نئی تھی۔ وہ دونوں کار سے باہر آگئے ——— دونوں پہرہ داران کے

www.taemeernews.com

دائیں بائیں آگئے اور دو پیچھے کھڑے ہو گئے۔ گیٹ کے پہرے داروں نے کہا
" اب آپ ہمارے ساتھ آئیے۔ آپ کا انتظار ہو رہا ہے "
معمہ اب حل ہونے والا تھا اس لئے زاہد اور جاوید خاموشی سے ایک ساتھ چل دیئے۔ عمارت میں داخل ہو کر ایک چھوٹے سے کوری ڈور سے گذر کر وہ ایک کمرے میں داخل ہوئے۔
کمرے میں ایک میز کے گرد تین شخص بیٹھے تھے۔ تینوں شخص ان دونوں کے لئے اجنبی تھے لیکن تینوں شخصوں کے چہروں سے ذہانت کا پتہ چلتا تھا۔ جیسے ہی زاہد اور جاوید اندر داخل ہوئے وہ تینوں کھڑے ہو گئے، اور ان کے درمیان دوسرے شخص نے کہا۔
" ویل کم کرنل زاہد اور کیپٹن جاوید "
اس بار زاہد اور جاوید دونوں کے جسموں کو حیرت کا جھٹکا لگا۔
وہ لوگ ان کی اصلی شناخت جانتے تھے۔ یہ حیرت کی بات تھی جب کہ ان کے بارے میں وہ کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ زاہد نے اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے کہا۔
" آپ حضرات سے مل کر ابھی تو خوشی نہیں ہوئی۔ لیکن اگر آپ اپنا تعارف کرادیں تو شاید ہم خوشی کا اظہار کرسکیں "
اس شخص نے میز کے پیچھے سے باہر آکر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔
" میرا نام کمانڈر شروف ہے کرنل۔ اور میں آزونا کی انٹرپول کا چیف ہوں "
" آپ انٹرپول کے چیف ہیں " زاہد نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا لیکن یہاں تو پہلے..."
کمانڈر نے اس کی بات کاٹ کر کہا " پہلے ڈاکٹر رامیر انٹرپول کے چیف تھے۔ میرا تقرر ابھی دو ہفتے پہلے ہوا ہے "
پھر تو آپ سے مل کر خوشی ہوئی " زاہد بولا " کمانڈر نے اپنے دونوں ساتھیوں کا ان سے تعارف کرایا۔ ان میں سے ایک شخص انٹرنل سیکورٹی کا چیف کریگ تھا اور دوسرا شخص پریذیڈنٹ وجی لینس فورس کا کمانڈر پارل تھا۔
پی۔ وی۔ الیف یعنی پریذیڈنٹ وجی لینس فورس آزونا کی سب سے زیادہ طاقتور فورس تھی جس کا چیف خود آزونا کا پریذیڈنٹ تھا۔ مشہور تھا کہ یہ فورس پریذیڈنٹ کے مخالفوں اور حکومت کے منسٹروں پر نظر رکھتی تھی۔ کیوں کہ آزونا کے دو پریذیڈنٹ قتل کر دیئے گئے تھے اور ان کو قتل کرانے والے منسٹر ہی تھے جو بعد میں خود پریذیڈنٹ بنے۔
تعارف مکمل ہو گیا تو ان کو عزت کے ساتھ بٹھا کر کافی منگائی گئی جب رسمی گفتگو ختم ہو گئی تو زاہد نے کہا۔

www.taemeernews.com

آل رائٹ حضرات اب جبکہ ہمارا تعارف ہو چکا ہے اور ہمیں یہ اطمینان ہو گیا کہ ہمیں گرفتار کرنے والے دشمن نہیں اپنے ہی دوست ہیں تو کیا میں کچھ سوال پوچھ سکتا ہوں"

کمانڈر شریف نے مسکرا کر کہا "میں جانتا ہوں آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ سب سے پہلے تو آپ یہ جاننا چاہیں گے کہ ہمیں آپ کی شناخت کیسے معلوم ہوئی اور پھر آپ پوچھیں گے کہ ہم نے آپ کو اس طرح گرفتار کر کے کس لئے بلوایا ہے۔"

"بالکل درست ہے" زاہد بولا۔

تو میں آپ کو جواب دیتا ہوں۔ پہلے میں ذراسی بیک گراؤنڈ بتا دوں، آپ آزونا جس مقصد کے لئے آئے ہیں وہ ہمیں معلوم ہے۔ سچ یہ ہے کہ ہم تینوں بھی اسی مہم پر کام کر رہے جس کے لئے آپ یہاں آئے ہیں یعنی ہم لوگ گلیکسی ٹوائز فرم سے مطمئن نہیں یا یہ کہیے کہ ہمیں یقین نہیں کہ وہ صرف بزنس فرم ہے۔ لیکن چونکہ ہمارے ملک کے ایک منسٹر اس فرم کے ڈائرکٹر بھی ہیں اس لئے ہم کھلے طور پر اس فرم کے خلاف اس وقت تک کچھ نہیں کر سکتے جب تک ہمیں کوئی ایسا ثبوت نہ مل جائے جسے ہم پریذیڈنٹ کے سامنے رکھ سکیں بظاہر اب تک کی ہماری تحقیق سے یہی پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگ واقعی کچھ عجیب و غریب لیکن بے ضرر کھلونے بنا کر انٹرنیشنل مارکیٹ میں پھیلانا چاہتے ہیں لیکن اس کمپنی کے ڈائرکٹروں کا کمپوزیشن ہمیں یہ بات نہ ماننے پر مجبور کرتا ہے۔ آپ اب تک جان چکے ہوں گے کہ مسٹر شنکر ہانگ کانگ کی بدنام تنظیم مافیا کا چیف ہے۔ مسٹر سیموئیل اسرائیلی دولت مند ہے۔ جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے عرب ممالک میں سازشیں کرنے میں اس کا سرمایہ کام کرتا ہے، اور اس کا اسرائیل کے سیاسی حلقوں میں بہت اثر ہے، پروفیسر لاری البتہ بے ضرر آدمی لگتا ہے اس کے بارے میں اب تک جو معلومات ہمیں حاصل ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق وہ بلجیم میں پیدا ہوا تھا۔ دوسری جنگ عظیم میں اس کے والدین امریکہ چلے گئے وہیں اس نے فزکس میں ڈگری لی، اور اٹامک انٹرایکشن کی تھیوری پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری لی۔ دو سال وہ امریکہ کی ایک بہت بڑی فرم کے لئے اونچی پیمانے پر ریسرچ کرتا رہا ہے۔ اس فرم کا مالک بھی ایک یہودی تھا۔

کمپنی کے چوتھے ڈائرکٹر ہمارے شوشل ویلفیئر منسٹر جیفری دوسری جنگ سے پہلے آزونا کی ایک اسٹیٹ کے نواب تھے۔ آزادی کے بعد ہندوستان کی طرح آزونا نے بھی چھوٹی چھوٹی ریاست ختم ہونے کے بعد انہوں نے الیکشن لڑا اور اب وہ منسٹر ہیں۔ اس سے پہلے کئی محکموں کے وزیر رہ چکے ہیں۔

تو کرنل زاہد صاحب اس فرم کا یہ کمپوزیشن بڑا عجیب ہے اسی لئے ہم لوگ بھی

www.taemeernews.com

اپنے طور پر گلیکسی ٹوائز کے بارے میں تحقیق کر رہے ہیں، ابھی تک ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کھلونے بنانے کے علاوہ بھی کچھ کرنا چاہتے ہیں جب کہ ان لوگوں کے پچھلے ریکارڈ دیکھتے ہوئے ہمیں یقین نہیں آتا کہ وہ کوئی ایمان داری کا بزنس کر سکتے ہیں۔"

یہ کہہ کر کمانڈر شروف اپنا پائپ سلگانے لگا۔

---

www.taemeernews.com

۲۵

شروف نے پائپ کے تین چار کش لینے کے بعد کہا "اب سنئے تین دن پہلے اچانک ہمیں پتہ چلا کہ ہندوستان سے ایک شخص سیٹھ بھاسکر اس فرم کے ڈائرکٹروں سے ملنے آیا ہے۔ اس لئے ہم نے ضروری سمجھا کہ سیٹھ بھاسکر کے بارے میں چھان بین کی جائے۔ اتفاق سے سیٹھ بھاسکر کی ایک تصویر ایک بار میں کسی ہندوستانی میگزین میں دیکھ چکا تھا۔ میرے آدمیوں نے آپ کا حلیہ مجھے بتایا تو مجھے شک ہو گیا آپ سیٹھ بھاسکر نہیں ہو سکتے۔ میں نے خود آپ کے ہوٹل جا کر ایک نظر آپ کو دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ سیٹھ بھاسکر نہیں۔ میرے لئے یہ نیا معمہ شروع ہو گیا تھا۔ چنانچہ . . . .''

اس بار زاہد نے کمانڈر کی بات کاٹ کر کہا" چنانچہ اسی روز آپ نے مجھے ہوٹل سے اغوا کرا لیا ۔"

کمانڈر نے مسکرا کر کہا" جی ہاں، مقصد صرف یہ تھا کہ آپ کی اصل شناخت معلوم ہو سکے۔ آپ کی بے ہوشی کے دوران میرے آدمیوں نے آپ کی انگلیوں کے نشان اٹھا لئے۔ میں نے اپنے آدمیوں کو ہدایت کر دی تھی کہ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچائیں۔ یہی وجہ تھی کہ جب کیپٹن جاوید آپ کی مدد کو آئے تو میرے آدمی فوراً بھاگ آئے،

www.taemeernews.com

اس کے بعد ہم نے آپ کی انگلیوں کے نشانات ہندوستان میں محکمہ انٹرپول کے ہیڈکوارٹر بھیجے۔ وہاں سے آج صبح ہی جواب ملا کہ یہ نشان ان ٹلی جنس کے مشہور جاسوس کرنل زاہد کے ہیں۔ لیکن جس وقت تک یہ خبر ہمیں ملی اس وقت تک سیٹھ بھاسکر غائب ہو چکے تھے اور ان کے کمرے سے ہماری ایک ایجنٹ کی لاش برآمد ہو چکی تھی۔"

"آپ کے ایجنٹ کی" زاہد حیرت سے بولا "کیا ریتا انٹرپول کے لئے کام کرتی تھی"

وہ ہماری باقاعدہ ایجنٹ نہیں تھی۔ صرف انفارمر کے بطور کام کرتی تھی ہمارا تعلق چونکہ اسمگلروں سے رہتا ہے جو ہوائی جہازوں میں سفر کرتے ہیں اس لئے ہم ہر ایرلائن میں اپنے انفارمر رکھتے ہیں۔ یہ ہوائی جہاز میں ان مسافروں کا خاص خیال رکھتے ہیں جن کی بیک گراونڈ مشکوک ہو۔ جب ہمیں پہلی بار یہ پتہ چلا کہ ریتا کی لاش آپ کے کمرے میں ملی ہے تو ہمیں بڑی حیرت ہوئی تھی اور ہم ابھی تک نہیں سمجھ سکے کہ ریتا آپ کے کمرے میں کیا کرنے گئی تھی۔"

زاہد نے ایک گہرا سانس لے کر کہا "تھینکس گاڈ کہ آپ سے مل کر کئی الجھنیں دور ہو گئیں۔ بہرحال جہاں تک ریتا کا تعلق ہے میں خود اس کے بارے میں مشکوک تھا کیوں کہ ہوائی جہاز میں وہ میری ذات میں ضرورت سے زیادہ دل چسپی لے رہی تھی پھر کل دوپہر کو اچانک اس کا فون آیا اور اس نے مجھ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ وہ کاک کی منگیتر ہے۔"

کمانڈر شروف نے حیرت سے کہا "کاک وہ شخص جس کی لاش دریا میں پائی گئی تھی"

"جی ہاں۔ کاک دراصل ہمارے لئے کام کرتا تھا اس نے ہمیں اطلاع دی تھی کہ گلیکسی ٹوائز فرم وہ نہیں ہے جو خود کو ظاہر کرتی ہے وہ بہت جلد اس فرم کے بارے میں ایک اہم راز حاصل کر کے ہمیں بھیجنے والا ہے۔ اس کے اس پیغام کے بعد کاک کو قتل کر دیا گیا تو میرے محکمے نے مجھے یہاں بھیجا تھا۔ یہی وجہ تھی جب ریتا نے کہا وہ کاک کی منگیتر تھی اور مجھ سے ملنا چاہتی ہے تو میں فوراً اس سے ملنے کو تیار ہو گیا مگر اس وقت جیفری کی سکریٹری مونا میرے ساتھ تھی اور سیٹھ بھاسکر کی حیثیت سے سیموئل نے مجھے لنچ پر بلایا ہوا تھا اس لئے میں نے ریتا کو شام کے چھ بجے کا وقت دے دیا اور کہہ دیا کہ اگر میں اس وقت تک نہ آؤں تو وہ کاؤنٹر سے میرے کمرے کی چابی لے کر انتظار کرے یہ باتیں میں نے مونا کی موجودگی میں کی تھیں۔ دوپہر کو میں نے فرم کے ڈائرکٹروں کے ساتھ لنچ کھایا۔ وہیں ان لوگوں نے مجھے پارٹنر بنانے کی پیش کش کی اور مجھے فیکٹری دکھانے

www.taemeernews.com

لے گئے۔ واپسی پر ساڑھے چھ بج گئے۔ جب ساڑھے چھ بجے اپنے فلیٹ میں گیا تو ریتا قتل کی جا چکی تھی۔"

"مائی گاڈ" کرنل گریگ کے حلق سے غرانے کی آواز نکلی۔ "اس کا مطلب ہے ریتا کو انہیں لوگوں نے قتل کرایا ہے۔ مونا نے ضرور مسٹر جیفری کو رپورٹ دے دی ہوگی کہ ریتا نام کی کوئی لڑکی چھ بجے آپ سے ملنے آرہی ہے۔ اگر وہ کاک کے بارے میں جان چکے تھے اور کاک کو ان لوگوں نے ہی قتل کرایا تھا تو وہ ریتا کے بارے میں بھی ضرور جانتے ہوں گے۔ کاک کے قتل کا مطلب ہے کہ اس کو ضرور فرم کا کوئی اہم راز معلوم ہو گیا تھا۔ ان لوگوں کو ڈر ہوا ہو گا کہ شاید کاک نے اپنی منگیتر کو بھی وہ راز بتا دیا ہو گا اس لئے اس کو قتل کرا دیا گیا۔"

"جی ہاں۔" زاہد سر ہلاتے ہوئے بولا "میری تھیوری بھی یہی ہے اور میرا خیال ہے واقعی ریتا کو وہ راز معلوم تھا جو کاک نے دریافت کیا تھا۔ ریتا نے مرنے سے پہلے ایک پیغام چھوڑنے کی کوشش کی تھی۔ مگر موت نے اسے مہلت نہ دی۔ اس نے مرتے ہوئے اپنے خون سے اپنی کلائی پر کچھ لکھنے کی کوشش کی تھی وہ انگریزی کے صرف دو حرف اے اور ٹی ہی لکھ پائی تھی کہ مر گئی۔"

انگریزی کے اے اور ٹی۔" کمانڈر بارل بولا " ان سے تو لفظ ایٹ AT بنتا ہے ــــ"

" لفظ نامکمل ہے اس لئے ان دو حرفوں سے بہت سے لفظ بن سکتے ہیں میں بہت سوچ چکا ہوں۔ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ ویسے مجھے یہ حیرت بھی ہے کہ ریتا کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ میں کون ہوں۔"

کمانڈر شروف بولا " ہو سکتا ہے اسے یہ معلوم نہ ہو کہ آپ کرنل زاہد ہیں۔ بلکہ اسے کسی طرح یہ پتہ چل گیا ہو کہ آپ اس فرم کے ڈائرکٹروں سے ملنے آئے ہیں اگر کاک نے اس کو سب کچھ بتا دیا تھا تو وہ جانتی تھی کہ کاک کے قاتل گلیکسی ٹوائز کے ڈائرکٹر ہیں اس لئے اس نے بدلہ لینے کی غرض سے آپ کو خطرے سے خبردار کر دینا چاہا ہو۔"

" ہاں یہ ممکن ہو سکتا ہے۔" زاہد نے سر ہلاتے ہوئے کہا " خیر کمانڈر شروف اب یہ بھی بتا دیجئے کہ میری شناخت جان کر بھی آپ نے مجھے اس طرح گرفتار کر کے کیوں بلوایا؟"

کمانڈر نے مسکرا کر کہا " اس لئے کہ آپ اچانک غائب ہو گئے تھے۔ یہ ہم سمجھ چکے

www.taemeernews.com

تھے کہ آپ گلیکسی ٹوائز میں دل چسپی لے رہے ہیں۔ میں نے سوچا اگر آپ کو اس فرم پر کوئی شک ہو گیا ہے تو جلد یا بدیر آپ اس فیکٹری میں جانے کی ضرور کوشش کریں گے۔ محض احتیاطاً میں نے اپنے چند آدمی فیکٹری کی نگرانی پر چھوڑ دیئے تھے اور ہدایت کر دی تھی کہ اگر کوئی شخص چوری چوری فیکٹری میں داخل ہونے کی کوشش کرے تو وہ اس کو پکڑ کر یہاں لے آئیں۔ آپ نے وہ محاورہ سنا ہو گا کہ دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔ میں نے سوچا تھا فیکٹری میں جو شخص بھی چوری چوری داخل ہونے کی کوشش کرے گا وہ ان لوگوں کا دشمن ہو گا یعنی ہمارا دوست ہو گا۔ میں معذرت چاہتا ہوں آپ کو اس طرح لایا گیا۔ لیکن آپ کو تلاش کرنے کا اس کے علاوہ چارہ نہیں تھا اور میں چاہتا تھا کہ ہم سب لوگ مل کر ایک ساتھ کام کریں۔ آپ کے اچانک غائب ہو جانے سے یہ ہمیں یہ یقین ہو گیا تھا کہ آپ کو گلیکسی فرم کے بارے میں ضرور کوئی اہم راز معلوم ہو گیا ہے۔ اسی لئے آپ اچانک روپوش ہو گئے ہیں۔ میں نے اپنے ان دوستوں سے کہا تھا کہ اگر کرنل زاہد کو فرم پر کوئی شبہ ہو گیا ہے تو وہ فیکٹری میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ میرا نظریہ درست نکلا۔ امید ہے کہ اسی سلسلہ میں آپ کو جو تکلیف ہماری جانب سے پہنچی ہے، اس کے لئے ہمیں معاف فرمائیں گے۔"

زاہد نے پہلی بار اطمینان کا ایک گہرا سانس لے کر کہا "تھینکس گاڈ کہ آپ لوگ درست ثابت ہوئے۔ میں سمجھتا ہوں خدا جو کرتا ہے بہتر ہی کرتا ہے۔ اب ہم سب مل کر کام کرسکتے ہیں اگر میرا شک درست ہے تو جلد یا بدیر مجھے حکومت کی مدد لینا ہی پڑتی۔"

"اس کا مطلب ہے آپ کو واقعی اس فرم کے خلاف کوئی ثبوت مل چکا ہے۔"

"نہیں۔۔ ابھی تک مجھے فرم کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ملا۔ البتہ یہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ کاک اور ریتا کو ان ہی لوگوں نے قتل کرایا ہے۔"

"پھر آپ اس طرح چوری سے فیکٹری میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔"

"اس لئے کہ مجھے ایک شک ہے اور میرا یہ شک ابھی بالکل نظریاتی ہے۔ اس شک کو یقین میں بدلنے کے لئے ہی میں چوری چوری فیکٹری کی تلاشی لینا چاہتا تھا۔"

"وہ شک کیا ہے، کیا آپ ہمیں بتا سکتے ہیں۔"

زاہد نے مسکرا کر کہا۔ "اور جب ہمیں مل کر ہی کام کرنا ہے تو آپ لوگوں سے کچھ چھپانا دیانت داری نہیں۔"

www.taemeernews.com

یہ کہہ کر زاہد ان کو وہ سارے واقعات تفصیل سے سنانے لگا جو اس کے ساتھ پیش آئے تھے جب وہ سارے حالات سنا چکا تو کچھ دیر کے لئے ہر شخص خاموش بیٹھا رہا پھر سب سے پہلے کمانڈر بارل بولا ۔

" میں آپ کی تھیوری سے اتفاق کرتا ہوں کرنل ضرور کھلونے بنانے والی اس فیکٹری کے بیسمنٹ میں وہ لوگ کوئی ایسی چیز بنا رہے ہیں جس کا تعلق ان کھلونوں سے نہیں "

" میں بھی آپ کے نظریے سے متفق ہوں " کمانڈر شروف بولا " اب آپ بتائیے کہ ہم سب مل کر کیا کر سکتے ہیں "

" اب آگے کا پروگرام سب کو مل کر ہی سوچنا چاہیے " زاہد بولا " اور سنا ہے کافی سوچنے میں مدد دیتی ہے ، اس لئے پلیز ایک ایک کپ کافی اور منگا لیجیے "

کمانڈر نے فوراً گھنٹی بجا کر ایک آدمی کو بلایا اور اس کو کافی لانے کا آرڈر دیا ۔

رات کے دو بجے تھے جب زاہد نے مونا کے فلیٹ کی گھنٹی بجائی ۔ اتفاق سے مونا اسی وقت ایک کاک ٹیل پارٹی سے آئی تھی ۔ فوراً ہی اس نے دروازہ کھول دیا ۔ زاہد کو اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے وہ بولی ۔

" کون ہیں آپ ۔۔ رات کے اس وقت کیا چاہتے ہیں "

زاہد نے مسکرا کر کہا " آپ سے ہی ملنے آیا ہوں "

مونا نے زاہد کو گھور کر دیکھتے ہوئے کہا " تمہاری آواز کچھ مانوس لگتی ہے اور نقوش بھی جانے پہچانے سے لگتے ہیں ۔ کون ہو تم "

" سیٹھ بھاسکر " زاہد نے مسکرا کر کہا ۔

مونا کے منہ سے گہرا سانس نکلا اور وہ سہم کر ایک قدم پیچھے ہٹی ، پھر بولی " تم ۔۔ تم ۔۔ تم تو ہندوستانی انٹیلی جنس کے جاسوس کرنل زاہد ہو "

" تو آپ کو پتہ چل گیا "

" ہاں ہمیں آج ہی پتہ چلا ہے ۔ ابھی پارٹی میں میرے باس نے مجھے بتایا تھا "

زاہد نے اس کی بات کاٹ کر کہا " مس مونا میں آپ کا دشمن نہیں ہوں نہ ہی اس وقت آپ کو کوئی نقصان پہنچانے آیا ہوں بلکہ سچ پوچھیے تو آپ کی مدد لینے آیا ہوں ۔۔ "

" میں ۔۔۔۔ میں تمہاری کیا مدد کر سکتی ہوں ۔ وہ ہکلاتے ہوئے بولی ۔ پھر تم

www.taemeernews.com

میرے باس کے دشمن ہو۔"

"پلیز۔ دس منٹ کے لئے میری بات سن لیجئے۔ میں انسانیت کے نام پر آپ سے اپیل کرتا ہوں۔ سچ مانیے میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ اگر میں نقصان پہنچانا چاہتا تو آسانی سے آپ کو بلایا جا سکتا تھا یا خنجر آپ کے سینے میں مار سکتا تھا۔"

مونا نے سہمی ہوئی نظروں سے زاہد کو گھور کر دیکھا۔ پھر مری ہوئی آواز میں بولی ــــ "اچھی بات ہے، اندر آ جاؤ۔"

زاہد نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔"جب میں سیٹھ بھاسکر بنا ہوا تھا تو تم مجھ سے شادی تک کرنے کو تیار تھیں۔"

"مجھے کیا پتہ تھا تم دھوکے باز ہو۔"

میں دھوکے باز نہیں۔" تم یہ بتاؤ اگر تمہیں یہ پتہ چلے کہ تمہارا باس اور اس کے ساتھی ساری دنیا کے خلاف ایک بہت بڑی سازش کر رہے ہیں تو کیا تم ان کا ساتھ دینا پسند کرو گی۔"

"ساری دنیا کے خلاف سازش" مونا حیرت سے بولی " یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ باس ایک باعزت خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ منسٹری جیسے عہدے پر ہیں۔"

"اس کے باوجود وہ لوگ ایک بہت خطرناک سازش کر رہے ہیں۔"

"اور وہ سازش کیا ہے۔"

" یہ ابھی مجھے معلوم نہیں۔ اسی سازش کے بارے میں جاننے کے لئے ہی میں آج رات چوری سے فیکٹری میں جاؤں گا ــ مجھے معلوم ہو چکا ہے فیکٹری میں ایک انڈر گراؤنڈ بھی ہے یعنی فیکٹری کے بیسمنٹ میں رہ کر کوئی ایسی چیز بنا رہے ہیں جس سے پوری انسانیت خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ مجھے بتاؤ اگر میں اس بات کا ثبوت تمہارے سامنے پیش کر دوں کہ وہ صرف کھلونے بنانے کا کام نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ کوئی خطرناک کام بھی کر رہے ہیں تو کیا پھر بھی تم ان کی وفاداری ہو گی۔"

"مگر میں جانتی ہوں تم جھوٹ بول رہے ہو یا تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔"

"کیا میرے کمرے میں پائی جانے والی ریتا کی لاش غلط فہمی تھی۔ کیا اس کے منگیتر کاک کا قتل غلط فہمی تھی۔ مونا تم نہیں جانتیں یہ لوگ کتنے خطرناک ہیں۔ ان کو اگر روکا نہ گیا تو ساری دنیا تباہ ہو جائے گی۔ تمہیں ابھی میری بات کا یقین نہیں آئے گا اس لئے میں اسی وقت فیکٹری میں ان کی سازش کے بارے میں جاننے کے لئے جا رہا ہوں۔ میں

www.taemeernews.com

وہاں سے کوئی ایسا ثبوت لے کر آؤں گا جس سے تمہیں یقین دلا سکوں کہ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ اگر میں تمہیں کوئی ایسا ثبوت لاکر دکھا دوں تو کیا تم میرا ساتھ دو گی؟"
مونا کچھ دیر اس کو گھورتی رہی، پھر بولی "آل رائٹ تم مجھے ثبوت لاکر دکھا دو، اگر تم نے مجھے یقین دلا دیا تو جو تم کہو گے بس وہی کروں گی۔"
"تھینکس" زاہد نے خوش ہو کر کہا "بس میں یہی چاہتا تھا۔ اب میں چلتا ہوں صبح تک میں تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا۔ وعدہ کرو کہ میرے آنے تک تم یہ راز کسی کو نہیں بتاؤں گی۔"
"میں وعدہ کرتی ہوں کہ صبح تک اس بارے میں کسی کو نہیں بتاؤں گی۔"
"اچھا تو میں چلتا ہوں۔ لیکن ہاں یہ تو بتاؤ تمہارے باس کو میری اصل شخصیت کے بارے میں کیسے معلوم ہوا۔"
"تمہارے کمرے سے تمہاری انگلیوں کے جو نشانات ملے تھے ان سے تمہارا بھید کھل گیا باس کے تعلقات ہر ملک میں ہیں۔"
"اوکے مونا ڈارلنگ تھینکس۔ لو اب میں چلتا ہوں۔"
مونا اس کو دروازے تک چھوڑ کر دروازہ بند کرکے واپس چلی گئی۔

زاہد کے جانے کے پانچ منٹ بعد ہی مونا نے جیفری کا نمبر ملایا۔ جواب ملنے پر اس نے کہا۔
"میں مونا بول رہی ہوں، اور باس سے فوراً بات کرنا چاہتی ہوں۔"
"مگر وہ تو سونے کو جا چکے ہیں" جواب ملا۔
"کوئی بات نہیں، تم ان کو جگا دو۔ ذمّے داری میری ہے۔"
"اچھی بات ہے، انتظار کیجئے۔"
چند منٹ بعد ہی جیفری کی آواز فون پر آئی۔ "کیا بات ہے مونا۔"
مونا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا "باس ابھی ابھی کرنل زاہد مجھ سے ملنے آیا تھا"
"کرنل زاہد" جیفری حیرت سے بولا "اس وقت وہ تم سے کیوں ملنے آیا تھا۔"
"وہ کہہ رہا تھا کہ آپ لوگ فیکٹری میں کھلونے بنانے کے علاوہ کوئی ایسی چیز بھی بنا رہے ہیں جو ساری دنیا اور ساری انسانیت کے لئے خطرناک ہو سکتی ہے۔ میں نے کہا کہ یہ غلط ہے تو وہ بولا وہ آج رات ہی آپ لوگوں کے خلاف ثبوت حاصل کرنے

www.taemeernews.com

کے لئے چوری سے فیکٹری میں داخل ہوگا اور صبح مجھے وہ ثبوت لاکر دکھا دے گا۔ وہ مجھ سے کہہ رہا تھا کہ اگر اس نے مجھے ثبوت دکھا دیا تو کیا میں اس کا ساتھ دینے کو تیار ہو جاؤں گی۔ مجھے اس سے بہت ڈر لگ رہا تھا باس اس لئے میں نے اس وقت اس سے وعدہ کر لیا کہ اگر اس نے واقعی آپ لوگوں کے خلاف کوئی ثبوت دکھا دیا تو میں ہر طرح اس کی مدد کروں گی۔"

"یہ تم نے بہت اچھا کیا مونا" جیفری بولا "کیا تمہیں یقین ہے وہ آج رات ہی فیکٹری میں جائے گا۔"

"مجھ سے اس نے یہی کہا ہے۔"

"کیا اس نے یہ بھی بتایا تھا کہ وہ کس قسم کی سازش ہے جو ہم لوگ دنیا کے خلاف کر رہے ہیں۔"

"نہیں ابھی اسے سازش کے بارے میں معلوم نہیں اسی بارے میں جاننے کے لئے تو وہ فیکٹری گیا ہے۔ وہ کہتا تھا آپ لوگوں نے فیکٹری کے نیچے بیسمنٹ بنا رکھے ہیں جن میں آپ کوئی ایسی چیز بنا رہے ہیں جس سے دنیا تباہ ہو سکتی ہے۔"

"گڈ گرل۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ مجھے فون کر دیا۔ تم اس کو ثبوت لانے دو تمہیں خود پتہ چل جائے گا کہ وہ جھوٹا تھا۔"

"تو آپ اس سلسلہ میں کچھ نہیں کریں گے۔"

"ہمیں کچھ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جب فیکٹری میں کچھ ہے ہی نہیں تو ہمیں کیا ڈرنا، دیکھنا وہ شرم کے مارے خود تم سے ملنے نہیں آئے گا۔"

"اور باس وہ کہتا کہ اس کے کمرے میں مرنے والی لڑکی ریتا کو بھی آپ نے قتل کرایا ہے"

جیفری نے ایک قہقہہ لگا کر کہا "اس شخص کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ بہر حال تم اب آرام سے سو جاؤ۔ صبح تمہیں سچائی خود بخود معلوم ہو جائے گی۔ گڈ نائٹ بے بی"

"او کے سر۔ گڈ نائٹ۔"

یہ کہہ کر مونا نے فون رکھ دیا۔

www.taemeernews.com

۲۶

زاہد نے اپنی کار فیکٹری کے باہر اسی پتھر کی آڑ میں کھڑی کر دی جہاں چند گھنٹے پہلے جاوید نے کھڑی کی تھی۔

اس بار وہ اکیلا تھا۔ اس کے پاس پنسل ٹارچ تھی۔ جیب میں ریوالور تھا اور کلائی پر ربڑ بینڈ سے خنجر بندھا ہوا تھا۔ باڑھ کے تار کٹے ہوئے ہی تھے اسے فصیل تک پہنچنے میں ذرا بھی دقت نہ ہوئی۔ فصیل کے پاس پہنچ کر اس نے چھلانگ لگائی اور دونوں ہاتھوں سے منڈیر پکڑ لی۔ پھر دیوار پر پنجے ٹکا کر دوسری بار اچھلا تو منڈیر کے اوپر پہنچ گیا۔

فصیل کے اس طرف بالکل سناٹا تھا۔ وہ آہستہ سے کود گیا، رات کے سناٹے میں اس کے کودنے کا دھماکا کافی پرشور لگا۔ وہ کچھ دیر وہیں بیٹھا رہا کہ شاید کوئی آواز سن کر آئے۔ لیکن جب بہت دیر تک کوئی نہ آیا تو وہ اٹھ کر چل دیا۔

فیکٹری کی پہلی عمارت کے پاس پہنچ کر وہ کچھ دیر سوچتا رہا کہ پہلے کس عمارت میں داخل ہو پھر اس نے دفتر والی عمارت میں ہی پہلے داخل ہونے کا فیصلہ کیا۔

ساری عمارتوں میں اس وقت اندھیرا تھا۔ صرف کچھ فاصلے پر مین گیٹ پر ایک روشنی نظر آ رہی تھی۔ وہ عمارتوں کے سائے میں چلتا ہوا دفتر والی درمیانی عمارت کے دروازے پر پہنچا۔ اس نے دروازے کو دھکیل کر دیکھا دروازے میں تالا لگا ہوا تھا۔

www.taemeernews.com

جیب سے چابیوں کا گچھا نکال کر اور پنسل ٹارچ دانتوں میں پکڑ کر وہ تالا کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔ دو تین منٹ کی کوشش کے بعد ہی تالا کھل گیا۔ زاہد نے اندر داخل ہوکر دروازہ بند کر لیا۔ پھر ٹارچ کی روشنی ڈالتا ہوا وہ آگے بڑھا۔ ایک دن پہلے وہ اس بلڈنگ میں آچکا تھا اس لئے اسے راستوں کا پتہ تھا اور یہ بھی پتہ تھا کہ ڈائرکٹروں کے کمرے کس جگہ ہیں۔ اسے یقین تھا کہ بیسمنٹ میں جانے کا راستہ کسی ڈائرکٹر کے کمرے میں ہی ہو سکتا ہے۔"

ایک ایک کر کے وہ ہر کمرے میں جا کر دیکھتا، ہا اس نے کمرے کی ایک ایک دیوار ٹھونک کر دیکھی۔ قالینوں کے نیچے دیکھا مگر کسی کمرے میں کوئی خفیہ دروازہ نظر نہ آیا۔

سب سے آخر میں وہ دفتر کے ریسٹ روم میں آیا جس میں صوفے پڑے تھے۔ یہ ڈائرکٹروں کے آرام کرنے کا کمرہ تھا۔ اس کمرے میں داخل ہو کر اس نے ٹارچ کی روشنی چاروں طرف ڈالی۔ بجلی وہ اس ڈر سے نہیں جلا رہا تھا کہ باہر کا پہرے دار روشنی نہ دیکھ لے۔

پنسل ٹارچ کی دھار ٹھوس دیواروں سے گذرتی ہوئی شمالی دیوار تک پہنچی تو زاہد کے موہنہ سے ایک گہرا سانس نکل گیا۔

اس دیوار میں ایک چھوٹا سا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ کل دوپہر جب وہ اس کمرے میں آکر بیٹھا تھا تو اس جگہ کوئی دروازہ نہیں تھا بلکہ ایک الماری تھی جس میں سجاوٹ کی چیزیں بھری تھیں۔ اب وہ الماری اس جگہ نہیں تھی۔

"اس کا مطلب ہے نیچے رات کو بھی کام ہوتا ہے۔" یہ کہتے ہوئے زاہد دبے قدموں سے چلتا آگے بڑھا۔ اس پر اسرار دروازے کے پاس جا کر اس نے ٹارچ کی روشنی اندر ڈالی۔ اب اس نے دیکھا کہ وہ پوری الماری کسی میکنزم سے ہٹ کر کوئی ڈیڑھ گز پیچھے چلی گئی تھی اور خالی جگہ میں ایک زینہ نیچے جا رہا تھا۔ نیچے مکمل اندھیرا تھا۔ اس نے جھک کر ٹارچ کی روشنی اندر ڈالی۔ ٹارچ کی روشنی بہت باریک دھار میں پڑتی تھی اس لئے وہ گہرے اندھیرے میں چیزوں کو زیادہ صاف نہیں دکھا سکتی تھی پھر بھی زاہد نے دیکھ لیا کہ نیچے زینہ جہاں ختم ہو جاتا تھا وہاں سے ایک سرنگ جیسا راستہ آگے کی طرف جا رہا تھا۔

زاہد نے اپنا ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا اور زینے پر اترنے لگا۔ آخری سیڑھی پر پہنچ کر اس نے روشنی آگے ڈالی یہ کوری ڈور یا سرنگ نما راستہ کافی لمبا تھا نیچے

www.taemeernews.com

اُس کو پہلی بار اسے ایک آواز محسوس ہوئی جیسے کوئی ایر کنڈیشنر چل رہا ہو یا بہت کم آواز والی کوئی مشین چل رہی ہو۔

وہ آگے بڑھا۔ کوئی دس گز چلنے کے بعد ہی سرنگ بائیں کو مڑ گئی۔ اس نے موڑ پہ پہنچ کر جھانک کر دیکھا۔

پہلی بار نیچے روشنی کی جھلک نظر آئی۔ سامنے ہی کوئی دروازہ تھا جو ذرا سا کھلا ہوا تھا، اور روشنی کی ایک لکیر اندر سے باہر آ رہی تھی —— اس بار زاہد پنجوں کے بل چلتا ہوا اس دروازے تک پہنچا۔ پہلے کچھ دیر وہ دروازے سے کان لگائے سنتا رہا وہ ہلکی سی زناٹے کی آواز اسی کمرے سے آ رہی تھی۔ اس کے علاوہ کوئی آواز نہیں تھی۔ کچھ دیر تک جب کوئی آواز سنائی نہ دی تو اس نے آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر جھانکا۔

اندر روشنی تھی اور اندر کا منظر دیکھ کر زاہد حیران رہ گیا۔

یہ کمرہ کسی طرح کی لیبارٹری لگتا تھا۔ بلکہ یہ کہئے کسی اہم لیبارٹری کا کنٹرول روم لگتا تھا۔ وہ حیرت سے ایک ایک چیز کو دیکھنے لگا۔ کمرہ ہال کی طرح لمبا چوڑا تھا درمیان میں ایک لمبی سی میز پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس میز پہ بہت سی عجیب عجیب مشینیں فٹ تھیں۔ مشینوں میں مختلف سائزوں کے اسکرین لگے ہوئے تھے۔ ان اسکرینوں میں سے بہت سی اسکرینوں پر صرف نمبر گھوم رہے تھے، اور بہت سی اسکرینوں پر لائنیں بھی دکھائی دے رہی تھیں۔

زاہد کو جب اطمینان ہو گیا کہ کمرے میں کوئی نہیں تو وہ اندر داخل ہوا اور پاس جا کر ان مشینوں کو دیکھنے لگا۔ کمرے کی دیوار کے ساتھ ساتھ بھی کچھ مشینیں لگی ہوئی تھیں، ایک دیوار کے ساتھ ساتھ بھی کچھ مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ ایک دیوار کے ساتھ کمپیوٹر لگا ہوا تھا کمپیوٹر کے برابر میں ہی کئی الماریاں رکھی تھیں جن میں گیندوں جیسی کچھ چیزیں بھری ہوئی تھیں، الماریوں کے اوپر لکھا تھا:

"خطرہ — ہاتھ لگانا منع ہے"

وہ گھومتا ہوا کمرے کے دوسرے سرے پہ پہنچا تو اس نے دیکھا کہ وہاں ایک دروازہ بنا ہوا تھا جو دور سے نظر نہیں آ رہا تھا اس دروازے پر ایک تختی لگی تھی جس پر لکھا تھا

"ہاٹ لیب"

زاہد کو اپنے جسم میں سنسنی سی دوڑتی محسوس ہوئی "ہاٹ لیب" کسی لیبارٹری کے اسی حصے

www.taemeernews.com

کو کہا جاتا ہے جس میں ایٹمی قوت پر کام ہو رہا ہو۔

فوراً ہی اس کے ذہن میں ریتا کے ہاتھ پر لکھے ہوئے دونوں حروف AT اُبھر آئے انگریزی میں ایٹم یا اٹامک لکھنے کے لئے پہلے اے اور ٹی ہی لکھا جاتا ہے۔ اس نے سوچا۔

"تو کیا ریتا لفظ ایٹم یا اٹامک ہی لکھنا چاہتی تھی۔۔؟"

"کیا کاک کو بھی راز معلوم ہو گیا تھا کہ فیکٹری کے نیچے اٹامک انرجی پر کسی طرح کا کام ہو رہا ہے؟"

یہ بات واقعی شک والی تھی۔ بھلا کھلونے بنانے کی کسی فیکٹری میں اٹامک انرجی کا کیا کام؟

زاہد کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ اس نے جو کچھ سوچا تھا بالکل درست ثابت ہوا تھا۔ وہ ہاتھ بڑھا کر اس دروازے کو کھولنا چاہتا تھا کہ ایک آواز سُن کر چونک گیا۔

زاہد نے جلدی سے گھوم کر دیکھا۔ اسے حیرت ہوئی کہ کمرے میں کوئی بھی نہیں تھا وہ حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھ ہی رہا تھا کہ آواز پھر سنائی دی۔ اسے ایسا لگا جیسے آواز دیواروں سے آرہی ہو۔ آواز نے کہا۔

"پلیز اپنا ریوالور نیچے ڈال دو۔ پھر تمہاری کلائی پر بھی خنجر کی طرح کی کوئی چیز ہے۔ اس کو بھی نیچے ڈال دو۔ ایکس رے شعاعوں سے ہم نے تمہارے سارے جسم کا جائزہ لیا ہے۔"

زاہد نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔" اور اگر میں حکم ماننے سے انکار کر دوں تو"

جس دروازے سے زاہد اس ہال میں داخل ہوا تھا اس دروازے کے اوپر ایک سوراخ سے اسٹین گن کی ایک نال اندر آگئی، آواز نے کہا۔

"دروازے کی طرف دیکھیے۔ تم اس وقت اسٹین گن کے نشانے پر ہو۔"

زاہد نے اسٹین گن کی نال کی طرف دیکھا اور گہرا سانس لے کر بولا۔

"لگتا ہے واقعی ہتھیار ڈالنے پڑیں گے۔"

"اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔"

زاہد نے اپنا ریوالور وہیں ڈال دیا اور خنجر بھی کلائی سے کھول کر ڈال دیا۔

"ویری گڈ ۔۔۔ اب تم واپس اسی کمرے میں پہنچ جاؤ جس میں نیچے آنے کا زینہ بنا ہے"

"آپ کون ہیں اور سامنے کیوں نہیں آتے۔" زاہد نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

www.taemeernews.com

"جیسا کہا جا رہا ہے ویسا کرو، بہت جلد تمہیں پتہ چل جائے گا ہم کون ہیں۔"

"آل رائٹ" زاہد بولا "لیکن یہ سمجھ لیجیے اگر آپ لوگوں نے مجھے قتل کیا تو آپ لوگ بھی زندہ نہیں رہیں گے۔"

"پلیز جیسا کہا گیا ہے ویسا کرو۔"

زاہد نے کاندھوں کو جھٹکا دیا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

سرنگ نما راستہ اب روشن تھا۔ کوریڈور میں اب بھی کوئی نہیں تھا۔ وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر زینے سے چڑھ کر اوپر کمرے میں پہنچا تو وہیں کمرے میں جھجک کر رہ گیا، کیونکہ سامنے ہی صوفے پر جیفری، شیکر، سیموئیل اور پروفیسر لاری چاروں ڈائرکٹر بیٹھے تھے۔

چند لمحوں تک دونوں طرف خاموشی رہی پھر پہلے مسٹر جیفری نے کہا۔

"آئیے کرنل زاہد۔ دیکھ لی آپ نے ہماری لیبارٹری۔ یا میں آپ کو سیٹھ بھاکر کہہ کر مخاطب کروں۔"

زاہد نے مسکرا کر جواب دیا "سیٹھ بھاسکر کہیے یا کرنل زاہد اب اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔"

"آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ اب کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کامیابی ناکامی میں کس طرح بدل جاتی ہے۔ اس وقت آپ نے ذاتی تجربہ کر لیا ہوگا۔ کچھ دیر پہلے جب آپ اس کمرے ہو کر نیچے تہہ خانے میں گئے تھے تو آپ کو یقین تھا کہ آپ نے ہمارا راز جان کر معرکہ سر کر لیا ہے۔ اس کامیابی کی خوشی میں آپ نے یہ بھی نہیں سوچا کہ اس بیسمنٹ کا دروازہ کس نے کھولا۔ کیوں کھولا۔ آپ نے شاید یہ سمجھا ہوگا کہ دروازہ غلطی سے کھلا رہ گیا ہے۔"

زاہد نے گمبھیر ہوتے ہوئے کہا "جی ہاں میں یہی سمجھا تھا کہ دروازہ غلطی سے کھلا رہ گیا ہے غلطی ضرور ہوئی، چاہے وہ آپ سے ہو یا مجھ سے۔"

پروفیسر لاری کی آنکھوں میں چمک تھی، اس نے کہا "آپ نے لیبارٹری میں کیا دیکھا اور کیا سمجھا۔"

"میں اعتراف کرتا ہوں کہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود میں کچھ نہیں سمجھ سکا۔ یہ ضرور سمجھ لیا ہے کہ نیچے آپ نے کسی طرح کی نیوکلر لیبارٹری بنا رکھی ہے لیکن اس لیبارٹری کا کیا مقصد ہے کس طرح کی ایٹمی قوت وہاں ہے۔ آپ اس قوت سے کیا کام لیتے ہیں۔ یہ

www.taemeernews.com

میں نہیں سمجھ سکا۔ کیوں کہ میں سائنس داں نہیں "
"آپ جاننا چاہتے ہیں" پروفیسر لاری نے سوال کیا۔
"جی ہاں خواہش تو ہے "
"شیکر نے کہا" پروفیسر بتا دیجئے بے چارے کو۔ دستور ہے کہ مرنے والے کی ہر خواہش کا احترام کیا جاتا ہے۔ آپ بھی اس کی آخری خواہش پوری کر دیجئے اب یہ یہاں سے زندہ واپس تو نہ جا سکے گا۔ اس لئے اپنا پلان بتلانے میں بھی کیا حرج ہے "
" تم ٹھیک کہتے ہو شیکر" پروفیسر لاری بولا " سنو کرنل زاہد تم نے نیچے الماری میں گیندیں سی رکھی دیکھی ہوں گی "
" جی ہاں دیکھی ہیں۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا تو یہ ویسی ہی گیند ہے جیسی آپ کے کھلونا میزائل میں لگی تھی جس میں سے رنگین کاغذوں کے ٹکڑے نکل کر بکھرے تھے "
" بالکل ٹھیک " پروفیسر نے فاتحانہ لہجے میں کہا " فرق صرف اتنا ہے کہ یہ گیندیں دراصل ایٹم بم ہیں —"
اس بار زاہد حیرت سے بولا " ایٹم بم "
"جی ہاں " ایٹم بم — نیوکلر وار ہیڈ "
" لیکن میں نے آج تک یہی سنا ہے کہ ایٹم بم پھٹنے کے لئے ایک خاص مقدار میں پلوٹونیم ہونا ضروری ہوتا ہے، سائنس کی اصطلاح میں "کریٹیکل ماس" کہا جاتا ہے "
" درست ہے۔ لیکن وہ تو بیکار مارے کا قدرتی طریق کار ہے —— آپ نے اگر سائنس پڑھی ہے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہر ایٹم میں اتنی قوت پوشیدہ ہے کہ ایٹم بم پھٹنے پر ان ایٹموں کی سو میں صرف دسواں حصہ قوت خارج ہوتی ہے۔ جب سے ایٹم بم بنایا گیا ہے۔ سائنس داں اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ ایٹم بم کی ساری قوت استعمال میں لائی جا سکے اور یہ قوت اپنی مرضی سے خارج کی جا سکے۔ لیکن ابھی تک دنیا کا کوئی سائنس داں کامیاب نہ ہو سکا۔ البتہ ...."
پروفیسر نے اپنا جملہ ادھورا ہی چھوڑ دیا تو زاہد بولا " البتہ آپ نے ایٹم بم کے اندر پوشیدہ ساری قوت اپنی مرضی سے خارج کر کے استعمال کرنے کا طریقہ ایجاد کر لیا ہے "
بالکل ٹھیک۔ یہی میرا کارنامہ ہے۔ اسی لئے ایک غریب سائنس داں ہوتے ہوئے یہ تینوں دولت مند شخص مجھے اپنا پارٹنر بنانے پر مجبور ہوئے۔

www.taemeernews.com

"اس کا مطلب ہے آپ کی فرم کا مقصد صرف کھلونے بنانا نہیں - اصل مقصد کچھ اور ہے کھلونوں کی فیکٹری تو صرف کور اپ ہے"

"بالکل ٹھیک" پروفیسر بولا "لیکن ہماری اسکیم کے لئے وہ کھلونے بھی ضروری ہیں یا یہ کہئے کہ وہ میزائل کھلونے ضروری ہیں"

زاہد حیرت سے بولا "کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ کھلونا میزائل سچ مچ کے ایٹمی میزائلوں کی طرح استعمال کئے جا سکتے ہیں"

"یقیناً۔ یہ منی میزائل سچ مچ کے میزائلوں کی طرح ہی تباہ کار ہیں ہماری اسکیم یہ ہے کہ ہم ہر ملک میں اپنے ایجنٹ بنا رہے ہیں اور ملک پر حکومت کرنے کے لئے اپنا ایک ساتھی مقرر کر رہے ہیں - اس وقت تک دنیا کے اٹھارہ بڑے ملکوں میں ہماری تنظیم مکمل ہو چکی ہے مثلاً امریکہ اور یورپ کے ہر ملک میں ہم نے ایسی بلڈنگیں خریدی ہیں جن پر یہ کھلونا میزائل لگائے جائیں گے - ہر میزائل کا رخ کسی اہم فوجی ٹھکانے کی طرف ہوگا - ہر چھاؤنی، ہر بڑے شہر میں ہمارے کھلونوں کے شوروم ہوں گے ہر شوروم میں میزائل بھی ہوں گے - لیکن ان میزائلوں میں ایٹمی ہتھیار والے میزائل اپنے لانچروں پر ان زاویوں پر لگے رکھے ہوں گے کہ ریموٹ کنٹرول کا بٹن دبتے ہی وہ اڑ کر اپنے اپنے نشانوں پر جا گریں گے - ان میں سے ہر منی ایٹم بم کی تباہ کاری اسی بڑے ایٹم بم جیسی ہوگی، جیسی امریکہ کے بموں نے ہیروشیما پر مچائی تھی - دوسرے لفظوں میں ایک ہی دن ایک ہی وقت میں دنیا کی ہر ملک کی فوج تباہ و برباد کر دی جائے گی، ایٹم بم پھٹنے سے ہر ملک میں یعنی پوری دنیا میں قیامت مچ جائے گی - لوگ سمجھیں گے تیسری ایٹمی جنگ چھڑ گئی ہے - کسی کو کسی کا ہوش نہ رہے گا - ہر ملک کی حکومت اپنی جگہ پریشان ہوگی - ہر ملک کے فوجی ٹھکانے ختم ہو چکے ہوں گے - ہر ملک کی فوجیں تباہ ہو چکی ہوں گی - وہی وقت ہوگا جب ہر ملک میں ہماری تنظیم حرکت میں آئے گی - ہر ملک میں مافیا قسم کی تنظیمیں ہمارے لئے کام کر رہی ہیں افراتفری مچتے ہی وہ وہ تنظیمیں اپنے اپنے ملک کی حکومتوں پر قبضہ کر لیں گی اور پھر ساری دنیا پر ہماری اور صرف ہماری حکومت ہوگی"

زاہد کو اپنے بدن میں سنسنی سی دوڑتی محسوس ہوئی - سازش اگرچہ ناقابلِ یقین تھی لیکن ممکن تھی اور ہر چیز ممکن تھی - میزائلوں کا کمال وہ دیکھ ہی چکا تھا - جس میزائل نے ان کے سروں پر رنگین کاغذوں کے پھول برسائے تھے وہی میزائل

www.taemeernews.com

ڈیم بم بھی گرا سکتے تھے اور اگر پروفیسر لاری نے واقعی ایٹمی قوت کو اپنی مرضی سے خارج کرنے کا طریقہ دریافت کر لیا تھا تو پھر دنیا کی کوئی طاقت ان چار شیطانوں کو نہیں روک سکتی تھی۔ اس کو خاموش دیکھ کر سیموئل بولا "شاید کرنل زاہد کو ہماری باتوں پر یقین نہیں آیا —— افسوس اب وقت نہیں ورنہ ہم ایک شہر پہ اپنا منی ایٹم بم گرا کر بھی دکھا دیتے۔"

"یقین آگیا" زاہد بولا "لیکن دنیا بہت بڑی ہے۔ آپ چار شخص پوری دنیا پر کنٹرول نہیں کر سکتے۔"

"یہ آپ کا خیال ہے، ہمارا نہیں" شیکر بولا "آپ کو شاید اب تک معلوم ہو چکا ہوگا پورے ہانگ کانگ انڈر ورلڈ یعنی ہانگ کانگ کے تمام جرائم پیشہ لوگ میری مٹھی میں ہیں۔"

"جی ہاں — مجھے معلوم ہے، آپ ہانگ کانگ کے مافیا کے کنگ ہیں۔"

بس اسی طرح دنیا کے ہر بڑے شہر میں ایک مافیا بنا دی گئی اور بنائی جا رہی ہے جس کی کچھ فوجی اہمیت ہے تاکہ ہم بیک وقت ہر فوجی ٹھکانے کو ختم کر سکیں۔ ایک مرتبہ بم پھٹنے لگیں گے اور لوگوں میں ہل چل مچ جائے گی تو مافیا کے ممبر حکومت کے اہم ٹھکانوں پر قبضہ کر لیں گے۔"

"آپ کو اپنی اسکیم مکمل کرنے میں کتنا عرصہ لگے گا۔"

"زیادہ سے زیادہ دو سال اور اس وقت تک ہم اپنے کھلونے بیچ کر ہر ملک کے ہر بڑے شہر میں اپنی برانچیں قائم کر لیں گے۔"

"تو اس کا مطلب ہے دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے آپ کو دو سال سے پہلے ہی ختم کرنا ضروری ہے۔"

جیفری نے ایک قہقہہ لگا کر کہا "ہمیں کون کر سکتا ہے۔"

زاہد نے گمبھیرتا سے کہا "ایک طاقت ایسی ہے جو آپ سب کو ختم کر سکتی ہے" پروفیسر لاری نے ہنس کر کہا "تمہارا مطلب خدا سے ہے جس کا کوئی وجود نہیں"

"جی ہاں میرا مقصد خدا سے ہی ہے۔"

"تو پھر اپنے خدا کو بلاؤ تاکہ وہ تمہاری مدد کر سکے۔ سچ بات یہ ہے مجھے خوشی ہوتی اگر تم اس وقت تک زندہ رہتے۔ کرنل جب اس دنیا پر ہمارا قبضہ ہوتا۔"

زاہد نے بہت دیر کے بعد مسکراتے ہوئے کہا "یہ ممکن ہے دو سال تک

www.taemeernews.com

میں زندہ رہوں اور آپ مر چکے ہوں۔"

جیفری بولا "اس میں شک نہیں تم بہادر ہو کرنل۔ کاش ہم تمہیں اپنے گروہ میں شامل کر سکتے۔ میں نے بہت کم لوگ ایسے دیکھے ہیں جو موت کے اتنا قریب ہوتے ہوئے بھی مذاق کر سکتے ہیں۔"

زاہد نے کہا "مسٹر جیفری مذاق میں نہیں کر رہا ہوں بلکہ مذاق قدرت نے آپ کے ساتھ کیا ہے۔ آپ نے شاید شداد نام کے ایک شخص کا ذکر سنا ہو گا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اور ایک جنت بنائی تھی لیکن جب جنت بن گئی اور وہ اپنی جنت میں داخل ہونے لگا تو اوپر والے خدا نے عین دروازے پر اس کی روح قبض کر لی اور وہ بے چارہ اپنی جنت کو ایک نظر دیکھنے کی حسرت لئے اس دنیا سے سدھار گیا۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ بھی قدرت نے وہی مذاق کیا ہے جو شداد کے ساتھ کیا تھا۔ فرق صرف یہ ہے کہ آپ کے کیس میں وہ دو سال پہلے آپ کی روحیں قبض کرنے والا ہے۔"

جیفری نے ایک قہقہہ لگایا اور بولا "اب شاید صدمے سے تمہارا دماغی توازن بگڑ گیا ہے کرنل زاہد۔"

یہ کہہ کر اس نے ایک قہقہہ لگایا اور خود پاگلوں کی طرح ہنسنے لگا۔

زاہد خاموش کھڑا رہا۔ جب جیفری کا ہنسنا بند ہو گیا تو زاہد نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔ "آپ ہنس چکے۔"

"ہنسنے کی بات ہی تھی۔"

"انسان کی سب سے بڑی کمزوری یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے زعم میں یہ بھول جاتا ہے کہ اس سے بڑا بھی کوئی ہو سکتا ہے۔ اب آپ خود کو ہی دیکھ لیجئے۔ آپ سنجیدگی سے یہ سمجھ رہے ہیں کہ آپ نے میرے لئے جال پھیلایا تھا اور میں اس میں پھنس گیا ہوں۔"

"کیا اس میں کسی شک کی گنجائش ہے۔" جیفری بولا "تم مونا کو ہمارے خلاف مہرہ بنا کر استعمال کرنا چاہتے تھے۔"

"یہی آپ کی غلط فہمی ہے مسٹر جیفری" زاہد بولا "پھنسا میں نہیں ہوں بلکہ آپ پھنسے ہیں۔"

"اب پھر تم مجھے ہنسنے پر مجبور کر رہے ہو۔"

"ذرا ایک منٹ ۔۔۔" پروفیسر لاری بولا ۔۔۔ "کرنل زاہد میں ایک سوال تم سے پوچھنا چاہتا ہوں۔"

www.taemeernews.com

پوچھیئے" زاہد بولا۔

"میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہیں ہماری انڈر گراؤنڈ لیبارٹری کا پتہ کیسے چلا"
"یہ بھی قدرت کا ہی کرشمہ تھا" زاہد نے جواب دیا "یا یہ کہئیے کہ قدرت کو میرے ہاتھوں تمہارا خاتمہ کرانا تھا اس لئے پرسوں جب ہم یہاں تھے تو کچھ عرصے کو بجلی چلی گئی تھی اور جب بجلی چلی گئی تھی اس وقت میرا ہاتھ ایک مشین پر رکھا تھا۔ بجلی جانے سے ساری فیکٹری بند ہو گئی تھی۔ تمام مشینیں رک گئی تھیں لیکن ساکت مشین پر رکھے میرے ہاتھ نے مشین میں ارتعاش محسوس کیا۔

بعد میں جا کر میں سوچتا رہا جب بجلی چلی گئی تھی اور مشینیں بند ہو گئی تھیں تو اس مشین میں تھرتھراہٹ کیسی تھی۔

"اس کا ایک ہی جواب تھا کہ فیکٹری کے نیچے کوئی مشین چل رہی تھی۔"

جیفری بولا "بائی گاڈ، تم واقعی خطرناک حد تک ذہین ہو کرنل زاہد اس لئے تمہارا مر جانا ہی اچھا ہے۔"

"افسوس میری موت آپ کے بس میں نہیں مسٹر جیفری۔ ابھی میں آپ سے کہہ رہا تھا کہ جال میں میں نہیں پھنسا بلکہ آپ پھنسے ہیں، آپ جانتے ہیں مجھے آزونا خاص طور پر آپ لوگوں کو ختم کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ کاک ہمارا ایجنٹ تھا۔ اس نے ہمیں ایک ہفتہ پہلے آپ کے بارے میں رپورٹ بھیجی تھی کہ آپ لوگ کسی خطرناک سازش میں مصروف ہیں اور وہ بہت جلد ہمیں تفصیلی رپورٹ بھیجنے والا ہے۔ اس کے بعد کاک قتل ہو گیا جس سے ہمیں یقین ہو گیا کہ واقعی یہاں کوئی سازش ہو رہی ہے" میں یہاں آپ کو ختم کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ میں اور میرا محکمہ جانتا تھا کہ آپ لوگ بے حد ذہین اور بہت طاقت ور افراد ہیں اس کے باوجود مجھے اکیلے ہی آپ کے مقابلے کے لئے بھیجا گیا تھا میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ میرے افسران پاگل نہیں تھے جو آپ لوگوں کے مقابلے میں مجھے تنہا بھیجتے۔ انہوں نے کچھ سوچ کر ہی مجھے بھیجا تھا۔

اور آپ لوگوں کی حماقت یہ ہے کہ آپ بڑی آسانی سے میرے جال میں آ گئے۔ مونا آپ کی سکریٹری ہے مسٹر جیفری آپ کی ساتھی ہے۔ آپ نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ میں آپ کے خلاف مونا کو بھڑکانے یا ہوٹل مدد لینے گیا تھا۔ مسٹر جیفری یہ میری چال تھی، شطرنج میں جس طرح گھوڑا ڈھائی گھر پر مارتا ہے۔ اسی طرح میں نے بھی گھوڑے کی چال چلی تھی۔ میں مونا کو بھڑکانے نہیں گیا تھا بلکہ گیا ہی اس لئے تھا کہ مونا میری بات آپ تک

www.taemeernews.com

پہنچا دے۔ اور آپ مجھے وہاں پہنچ کر پھانسنے کے لئے جال بچھا دیں جب کہ اصل بات یہ تھی کہ جال آپ کے لئے میں بہت پہلے بچھا چکا تھا۔

"جس وقت میں مونا سے بات کر رہا تھا اس وقت انٹرپول کے افسر آزونا کی انٹرنل سیکورٹی کے افسر اور پی ڈی۔ ایف کے جاسوس یہاں تمہاری پوری فیکٹری کو اپنے نرغے میں لے رہے تھے۔ مجھے یقین تھا مونا آپ لوگوں کو فون کر کے یہ بات ضرور بتلائے گی کہ میں آج رات فیکٹری کے تہہ خانوں کی تلاشی لینے جا رہا ہوں اور آپ لوگ یہ سنتے ہی یہاں ضرور آئیں گے۔ میرا اندازہ درست نکلا۔ آپ لوگ میرے جال میں آ گئے۔ آپ کے آنے سے پہلے اس فیکٹری کو فوج گھیر چکی تھی۔ پھر جیسے ہی آپ لوگ فیکٹری کے پھاٹک سے اندر داخل ہوئے۔ پھاٹک کے پہرے داروں پر میرے ساتھی قبضہ کر چکے تھے۔ لیکن اب آپ لوگ میری قید میں ہیں۔ اسی لئے میں نے کہا تھا قدرت نے مذاق میرے ساتھ نہیں کیا بلکہ آپ کے ساتھ کیا ہے۔"

جیفری حقارت سے بولا "تم کیا سمجھتے ہو ہم تمہاری اس دھمکی میں آ جائیں گے۔"

"میں ثبوت پیش کر سکتا ہوں" زاہد بولا "اس وقت میرے جسم پر ایک ریموٹ کنٹرول مائک ہے جس نے ہماری ساری باتیں ریلے کر کے نشر کر دی ہیں اور وہ سب باتیں باہر ایک فوجی ٹرک میں رکھے ٹیپ ریکارڈر پر ریکارڈ ہو چکی ہیں میں اپنے ساتھیوں سے کہتا ہوں کہ وہ تین فائر کریں تاکہ آپ لوگ فائروں کی آواز سن لیں۔"

یہ کہہ کر زاہد خاموش ہو گیا۔

ٹھیک ایک منٹ بعد باہر سے تین فائر ہونے کی آواز سنائی دی۔ وہ آوازیں سنتے ہی سیمویل گھبرا کر کھڑا ہو گیا اور خوف زدہ آواز میں بولا۔

"یہ ٹھیک کہتا ہے۔ ہمیں کچھ کرنا چاہیے۔"

زاہد نے مسکرا کر کہا "مسٹر جیفری اگر اب بھی یقین نہیں آیا۔ تو مجھے بتائیے کس طرح آپ کو یقین دلاؤں۔"

جیفری نے کہا "اگر یہ سچ بھی ہے تو کرنل زاہد تم بھی اس کمرے سے زندہ بچ کر نہیں جا سکتے۔"

"میں تو اس کمرے سے زندہ ہی جاؤں گا مسٹر جیفری۔ آپ چاروں البتہ اب اس کمرے سے زندہ نہیں جا سکتے۔ اصولاً مجھے آپ کو فوج کے حوالے کر دینا چاہیے۔ لیکن آپ لوگ ذہین ہیں اور دولت مند اور دنیا کے ہر ملک کے قانون میں بہت سی

www.taemeernews.com

کمزوریاں ہوتی ہیں اس لئے ممکن ہے کہ آپ کو وہ سزا نہ مل سکے جس کے آپ مستحق ہیں اس لئے پہلی بار میں نے قانون اپنے ہاتھ میں لینے کا فیصلہ کیا ہے یعنی آپ کو وہ سزا دینے کا فیصلہ کیا ہے جس کے آپ مستحق ہیں "

یہ کہتے کہتے زاہد کو کھانسی اٹھی ۔ زاہد جب بھی کسی خطرناک مہم پر جاتا تھا تو آخری ہتھیار کے بطور ہمیشہ زہریلی گیس کی چھوٹی چھوٹی گولیاں حلق کے ایک حصے میں چھپا کر لے جاتا تھا ۔ ان چھوٹی گینادوں یا گولیوں میں ایک گھنڈی لگی رہتی تھی ۔

زاہد نے کھانسنے کے بہانے زہریلی گیس والی ایک گولی حلق سے نکال کر ہاتھ میں لے لی اور بولا " دیکھئے یہ گولی آپ کی توجہ چاہتی ہے "

یہ کہہ کر اس نے اپنا سانس روک لیا اور گیس نکلنے والی گھنڈی دبا کر گولی کو اُن کی طرف لڑھکا دیا ۔

گولی سے سبز رنگ کا دھواں سا نکلا ، اچانک جیفری نے دیکھتے ہوئے کہا ۔

" گیس "

ساتھ ہی اس نے فائر کیا ۔ زاہد کو توقع تھی ، اس نے جلدی سے خود کو نیچے گرا دیا تھا ۔ باقی تینوں بھی گھبرا کر اٹھے ۔ سب کے ہاتھ اپنے حلق کی طرف گئے اور پھر چاروں ایک کے بعد ایک نیچے گرتے چلے گئے ۔

زاہد دو چھلانگوں میں کمرے سے باہر ہو گیا اور دروازہ بند کر دیا ۔

باہر آ کر اس نے گہرا سانس لیا اور سیٹی بجا کر سگنل دیا ۔

فوج کے سپاہی جو چاروں طرف چھپے ہوئے تھے ۔ چاروں طرف سے فیکٹری میں گھس گئے اور ساری فیکٹری میں پھیل گئے ۔

■■